هو العزیز

مناظرِ کارزارِ طرابلس با تصویر

یعنے

وِد دی ٹرکس اِن ٹریپولی

کا

مکمل اور بامحاورہ اردو ترجمہ

مترجمہ

جناب منشی محمد عبد اللہ خان صاحب

رئیس خورجہ ممالک متحدہ

باہتمام خاکسار فضل حسین بماہ نومبر ۱۹۱۲ء

دہلی پریس دار الخلافہ دہلی میں چھپا

تمہید از مصنف

اس سیدھی سادھی تصنیف کا بڑا حصہ ایسی حالتوں میں تحریر کیا گیا ہے جبکہ عربی کیمپ کے اونٹوں اور آدمیوں وغیرہ کے شور و غل کی وجہ سے سکون طبیعت حاصل نہونیکی حالت میں مجھے اپنے چھوٹے سے عربی خیمہ پر ٹھہرنے کا تھوڑا بہت وقت میسر ہو جاتا تھا اور کبھی کبھی سواری اور پیدل دونوں صورتوں کے طولانی سفروں کے اثنا میں ایک کتاب کو لکھنا پڑا ہے جو پہلے سے بھی زیادہ پریشان حالت میں تحریر کیا جانا متصور ہو سکتا ہے مزید براں میرے دامان طرابلس چھوڑنے کے بعد کچھ عرصہ تک بخار دامن گیر رہا اور کوئی پرسکون موقعہ اس کتاب کی تصنیف کے متعلق نصیب نہوسکا حتی کہ نظر ثانی پروف بھی بیرون از امکان ہوگئی ظاہر ہے کہ ایسی صورتوں کی کوئی تصنیف بحیثیت ادبی دعوی وقعت نہیں کر سکتی لیکن صرف اس غرض سے یہ کتاب ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے کہ اگر ان کو کوئی جھلک ان امیدوں اور کامیابیوں کے متعلق محسوس ہو جو انصاف کی خاطر ہر ایک امکانی شریفانہ قربانی پر کمربستہ قلیل التعداد مگر کثیر الشہامت فوج سے وابستہ ہیں تو مجھے میری محنت کے ضایع نہ جانے پر اطمینان ہو جائیگا میرا ذاتی تجربہ مدافعت کی لڑائیوں اور ان قصبات تک محدود ہے جو سر دست ترکی مقبوضات میں داخل ہیں اور ان اطلاعوں کی بابت جو سرچ لائٹ سے منور ہونیوالے حصہ زمین کے متعلق مجھے حاصل ہوئے ہیں میں اخبار ٹیمس اور دوسرے اخبارات کا جو میدان جنگ میں بھی داخل اسباب دلبستگی رہے ونیز اڈیٹران اخبارات متذکرہ کا ممنونیت کیساتھ شکر گذار ہوں جنگ ہنوز اپنی پہلی ہی منزل پر جاری ہے لہذا غیر مناسب ہے کہ ترکی افواج کے رجحان طبع تعداد ارادوں اور تدبیروں کے متعلق اپنے طرز عمل کے خلاف کوئی ایسا اشارہ کیا جائے جس سے بنظر احتیاط میدان جنگ سے بھیجے ہوئے خطوں میں بھی حذف کیا گیا ہو مگر اسکے ساتھ ہی اسقدر عرض کرنیکی جرات پر نادم نہیں ہوں کہ ترک صدر مقامات کے حالات اور ان واقعات سے بالکل بے خبر نہیں ہیں جو انکے زیر اثر حلقوں سے باہر واقع ہوتے رہتے ہیں ۔

(ای۔ایت۔بی۔ مصنف)

معذرتِ مُترجم

سب سے بڑا نقص یا کمی اس ترجمہ مین یہ ہے کہ بجاے ایک کے دو شخصون نے اردو مسودہ صاف کیا ہے
چنانچہ یہ دو رنگی صاف نمایان ہے گو ناظرین کو اس سے مطالعہ مین کوئی دقت محسوس نہین ہو سکتی
تاہم کسی کتاب مین اس قسم کی کمی ضرور قابل گرفت ہے ناظرین معاف فرمائین گے
جب انھین یہ معلوم ہوگا کہ یہ فرو گذاشت محض بدین وجہ قصداً عمل مین لائی گئی ہے۔
کہ جہان تک ممکن ہو اس ترجمہ کو جلد شایع کیا جاے کیونکہ بصورت تاخیر
ناظرین کو مطالعہ سے وہ لطف حاصل نہین ہو سکتا جو ہر ایک چیز کے برمحل تازہ بتازہ
حصول سے مخصوص ہے۔ بہرحال آئندہ اڈیشن مین اس نقص کے بھی دور کرنے کی
کوشش کیجاے گی مین اپنے مکرم جناب ایاز محمد خان صاحب کا کسی طرح شکریہ
ادا نہین کر سکتا جنھون نے کمال بے غرضی سے اپنی اہلیہ صاحبہ کے دیرینہ
تیمارداری اور خود اپنے جسم پر اپریشن کرانے کی پریشان کن حالتون مین میرے
مسودے کو شاندار بنانے مین بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے مقرر کو درد گلو اور
مصنف مترجم یا مؤلف کو عدیم الفرصتی اور غیر دلجمعی کی بسا اوقات شکایت
ہوتی ہے چنانچہ مجھے بھی کم فرصتی کی واقعی شکایت ہے۔ علاوہ ازین چونکہ
مجھے ترجمہ کرنیکا پہلا اتفاق ہے لہذا اجنبیت اور ناواقفیت بھی قابل سماعت
عذر ہین۔

احقر

عبداللہ خان

سولہ برس کی عمر کا ایک عثمانی مجـاہد حسنی بک

ALHILAL PRESS.

بعض واقعات موجودہ اور ممکنات آئندہ

یہ تقریبًا ناممکن ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب مین موجودہ جنگ اٹلی و ٹرکی کے وجوہات کی نسبت کسیقدر مفصل بحث کیجا سکے۔

تاہم یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت سے فرانسیسیون نے ٹیونس پر قبضہ کیا اوسی وقت سے اطالیون نے بزعم خود اپنے آپ کو ولایت طرابلس کا آخری قابض و حقدار سمجھنا شروع کر دیا۔

کرسپی سابق وزیر اعظم اٹلی یہ دیکھکر کہ سلطنت جمہوریہ فرانس نے ایک ایسے صوبہ مین جہان بہ نسبت فرانسیسیون کے اطالیون کی تعداد زیادہ ہے اپنی حکومت قائم کر رکھی ہے نہایت بیچین ہوا اور طرابلس الغرب پر

قبضہ کرنے کے لیے طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگا اگر اس کی وزارت چند ماہ اور قائم رہتی تو یہ جنگ آج سے بیس سال قبل شروع ہوگئی ہوتی ۱۸۵۷ء مین بمقام آزبرن نپولین سوم شہنشاہ فرانس نے اثنائے گفتگو مین سے کہا تہا کہ طرابلس الغرب کا کچہہ حصہ سارڈینیا کو دیا جا سکتا تھا۔

بعدازان جب کرسپی کو موقع ملا تو اُس نے بہت کوشش کی کہ دول عظام اٹلی کے حقوق کو طرابلس مین تسلیم کرلین۔

فرانس کی سرپرستی ٹیونس کا اعلان ایک ایسا امر تھا جس نے کرسپی کی امیدون کو کم اور خوف کو زیادہ کردیا کہ مبادا سلطنت جمہوریہ اپنی الحاقی کارروائی کو شمالی افریقہ مین زیادہ وسعت دیکر بحر متوسط کو فرانسیسی جھیل نہ بنالے

بعض اقتباسات جو کرسپی کی خط وکتابت سے اخذ کیے گئے ہین وہ کرسپی کی اُمیدون اور اندیشون کو نہایت وضاحت سے ظاہر کرتے ہین مثلاً وہ اٹالین سفیر متعینہ برلن کو لکھتا ہے کہ اب جبکہ ٹیونس مین فرانسیسی اثر متحدہ فوجون کی مخالفت کے بغیر قائم ہوگیا ہے تو ہمارا طرابلس پر قابض ہونیکا ارادہ ایسی مشتبہ حالت مین زیادہ عرصہ تک ملتوی نہین رکھا جاسکتا۔ اس لیے ہمکو ایسے وسائل معلوم کرنے چاہئین جن کی وجہ سے ٹیونس پر فرانس کا کامل اقتدار قائم نہ ہوسکے یا ایسے انتظامات کیے جانے چاہئین جن کی رو سے طرابلس الغرب کے ہم بلاخدشہ مالک بنجائین۔ کیونکہ صرف یہی ایک صورت بطور قابل اعتبار ضمانت کے ایسی ہوسکتی ہے جس کے ذریعہ سے آئندہ فرانس کی بری وبحری قوت کی ترقی مین مزاحمت کیجاسکے۔

سلہ مراد بہ شوہر ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصرہ ہند ۱۲ سلہ مراد بہ سلطنت اٹلی ۱۲

کرسپی نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم برطانیہ کو بھی لکھا کہ سرحد طرابلس پر فرانس کی دست درازکرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت جمہوریہ طرابلس پر بھی قبضہ کرنے کے بے تلی بیٹھی ہے ایسی صورت مین ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم طرابلس پر پیشتر اسکے کہ فرانس اور کوئی مزید کارروائی کرے قابض ہو جاوین تاکہ بائیزرٹا سے اٹلی یا برطانیہ عظمی کو کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔ اِس کا جواب اطالین سفارتخانہ لندن کی معرفت وہ یا گیا یور ایکسلنسی کی تحریر نے لارڈ سالسبری پر گہرا اثر کیا ہے چنانچہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ مین بذریعہ تار اطلاع دون کہ جب بحر متوسط مین جلد یا بدیر کسی تبدیلی کا وقت آئے تو طرابلس پر اٹلی کو بطور لازم قبضہ حاصل کرنا چاہیے۔ مگر لارڈ موصوف آپکے اس خیال سے متفق نہین ہین کہ قبضہ کرنے مین عجلت سے کام لیا جائے کیونکہ انکا خیال ہے کہ طرابلس پر قبضہ کرنیکا وقت ابھی تک نہین آیا ہے چنانچہ وہ آخیر مین کہتے ہین کہ اٹلی کی گورنمنٹ طرابلس کو حاصل کرنے لیکن اُس شکاری کو جو پارہ سینگے کا شکار کرنا چاہتا ہے اسوقت تک صبر سے انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ شکار پورے طور پر بندوق کی زد مین نہ آجائے ایسی صورت مین عموماً شکاری کامیاب ہی ہو جاتا ہے ورنہ کم سے کم شکار زخمی ہوئے بدون نہین بچ سکتا۔

یہ بات نہین بھولنی چاہیے کہ جب کرسپی اور اُس کے ہم نوا دوست باہم بدمشورے کر رہے تھے اُسوقت سلطنت عثمانیہ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی اور ٹرکی کا بڑے سے بڑا دوست بھی سلطنت کے جلد ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کی علامات بین طور پر دیکھ رہا تھا اور یورپ مین مردبیمار

سلہ نام بندرگاہ تیونس جو بحر متوسط پر واقع ہے ۱۲

کی میراث کی تقسیم قریب تر دکھائی دے رہی تھی اس حالت میں شمالی افریقہ کی
دُور اُفتادہ ولایت قدرتی طور پر یورپین صوبجات سے پہلے حصہ بخرے
ہوجانے والی متصور ہوسکتی تھی گزشتہ چند سالوں میں ترکوں کی ترقی نے
دُنیا کو حیران کردیا ہے ۱۸۹۶ء میں باب عالی نے یونان کی جنگ اور
دوسری ضروریات کی سرانجام دہی کے لیے باوجود استبدادی حکومت کے
پانچ لاکھ سپاہی ایسی سہولیت اور خاموشی سے جمع کرلیے کہ یورپ کی دوسری
سلطنتیں حیران رہ گئیں۔ اور ابتو سلطنت عثمانیہ کا فوجی بازو استقدر زبردست
ہے کہ جس کی قدر ہر ایک شخص کو سنجیدگی سے کرنی چاہیے۔ علاوہ ازیں نیابتی
گورنمنٹ پوری قوت سے قائم ہوچکی ہے اور باوجود بہت سی دقتوں اور چند
بُرے نتائج پیدا کرنیوالی غلطیوں کے ایسی اصلاحات عمل میں لائی جاچکی
ہیں جنکا اثر دور تک پہونچنے والا ہے۔ یورپ کے اعلی محسوسات نے
ترکی رجال سیاست کی شریفانہ کوششوں کو قدر کی نگاہوں سے
دیکھا ہے اور اسوقت تُرک ہر طرح تعریف اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں
مگر عین اُسی وقت میں جبکہ ترک ترقی کا پہلا مرحلہ طے کرچکے تھے یورپ کے
سیاسی حلقوں نے اُن کے مقبوضات میں سے بوسینیا اور ہرزیگوینیا
ہضم کرکے اُن کے مفید اصلاحات کو بیکار کرنیکی کوشش کی اور اسی
ضمن میں اٹلی کو اسکے بے شرمانہ ڈاکہ طرابلس میں بڑھاوا دیا گیا ہے ایک ترکی
افسر نے مجھسے کہا کہ عین اُسیوقت جبکہ ہمنے اصلاح کی تحریک کو آگے بڑھایا
یورپ نے اُسے کمزور کرنیکی کوشش کی۔ یورپ بچہ کا پیدا ہوتے ہی۔

سلہ یہ وہ دو صوبے ہیں جنہیں سلطنت آسٹریا نے اپنی سلطنت میں ل سلطان عبدالحمید خان
کے عزل کے بعد ملحق کرلیے ہیں۔ ۱۲

گلا گھونٹنا چاہتا ہے اور اُسکو کوئی موقع ترقی کرنے کا نہین دینا چاہتا۔

اٹلی نے جنگ جاری کرنے کے لیے جو عذر ہمارے پیش کیے ہین میرے نزدیک اُن پر بحث کرنا ہی بیکار ہے۔ گو ہماری فارن پالیسی کم و بیش ہموار و مسطح ہے مگر انگریزی ٹیکس دہندہ بھی انگلستان کے تعلقات خارجہ کی نسبت اُس سے زیادہ واقفیت نہین رکھتا جو شام کا ایک جاہل کاشتکار باب عالی کی تجاویز کے متعلق رکھتا ہے۔ مگر ہم یہ کہے بدون نہین رہ سکتے کہ دول یورپ جس مین برطانیہ عظمیٰ بھی شریک ہے صرف اٹلی کے قابل نفرت ارادون سے آگاہ ہی نہین تھے بلکہ خاموشی کے ساتھ اُسے اِس ناپاک کام کی جرأت بھی دلائی گئی۔

یہ خیال کس قدر بدنما ہے کہ برٹش فارن آفس جس کو ایک لبرل گورنمنٹ کی ماتحتی کا فخر حاصل ہے اِس بین الاقوامی ڈاکہ کو جس سے نوے فیصدی آبادی نے نفرت کا اظہار کیا ہے بغیر کسی عذر و معذرت کے پسندیدہ نگاہون سے دیکھتا ہے۔ اسپارہ مین کاؤر[۱] کا بیان کس قدر قابل قبول ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُس نے ایسے موقون کے واسطے کہا تھا کہ ہم سلطنت کی خاطر ایسے افعال قبیحہ کے مرتکب ہو جاتے ہین جن کو اپنی ذات کے واسطے بھی کبھی کسی حالت مین گوارا نہین کر سکتے۔

عہدنامون کی نسبت کچھ نہین کہا جا سکتا جو آج کل صرف اس غرض سے مرتب کیے جاتے ہین کہ جب وہ مقاصد مین حارج ہوتے ہوئے پائے جائین تو اُس سلطنت کے ہاتھ سے چاک کر دئیے جائین جو دست درازی

[۱] اطالوی مدبر پیدائش سنہ ۱۸۱۰ء وفات سنہ ۱۸۶۱ء

کرنے پر آمادہ اور شرائط کے توڑنے کے واسطے کافی مضبوط ہو۔

۹ جون ۱۹۱۱ء کو اٹلی کی پارلیمنٹ کے اجلاس مین مارکوئس سان گیولی سنے وزیر خارجہ اٹلی نے ایک سابق وزیر خارجہ کی تقریر کو دُہراتے ہوئے بیان کیا کہ اٹلی کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ نہ صرف یورپ مین بلکہ افریقہ مین بھی سلطنت عثمانیہ کی مضبوطی کی پاسداری کرے اور یہ پالیسی جن وجوہات کی بنا پر قائم کی گئی ہے اور جن کا اظہار میرے پیشرو نے کیا تھا اُن مین اب تک کسی قسم کی تبدیلی واقع نہین ہوئی ہے مگر تعجب ہوتا ہے کہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کو یعنی صرف سولہ ہفتہ بعد اُسی ایماندار وزیر نے اپنی دھوکا دینے والی تقریر کے خلاف ترکی کو بدین مضمون اعلان جنگ دیا کہ اٹلی کا پاک ارادہ صوبجات طرابلس و برقۃ الحمرا پر قبضہ کرنے کا ہے۔

آخیر سہ ماہی ۱۹۱۰ء کی ابتدا کو جنگی امتیاز ملنے کے اسباب مین علاوہ اُس دیرینہ آرزو کے جو زیادہ مستقل طور سے کرسپی کے زمانہ سے اہل اٹلی کو بطور سیاسی میراث کے ملتی چلی آتی تھی۔ اور چند امور بھی شامل تھے

ایک طرف تو کنسرویٹو فرقہ اور طبقہ امرا اسبات کے خواہشمند تھے کہ گلیوٹی کی گورنمنٹ کی توجہ سوشیل ریفارم کے محتاج توجہ پروگرام سے ہٹاکر کسی دوسری جانب منعطف کرائی جا سکے چنانچہ شروع جنگ سے اب تک اٹلی مین سرکاری بیمہ اور پارلیمنٹ مین عام رائے کو وزن دار بنانے کے متعلق کوئی چرچا نہین سُنا جاتا۔

دوسری طرف پبلک کی ادوا سے اکا داغ بدنامی مٹانے کی شرمسارانہ خواہش مثل ہماری اُس ننتمانہ آواز کے مشتعل تھی جو ہم نے لا تذ ہیا

ؔ موجودہ وزیر اعظم اٹلی ۱۲ ؔ اصلاح تمدن ۱۲ ؔ براعظم افریقہ مین ملک حبش کا ایک شہر ۱۲

طریقہ سے مجبور کے واقع کا بدلہ لینے کے لیے بلند کی تھی اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمنے سوڈان کا بدلہ سوڈان سے لینا چاہا تھا لیکن اطالیون نے ابی سینیا کی کلونس کو طرابلس کے خون سے دھونے کی کوشش کی ہے۔

اور اسی موقعہ پر مہاجنون نے طرابلس کے مفروضہ مال و دولت کے متعلق حریصانہ مقاصد کو چھپاتے ہوئے حب الوطنی کا اظہار کیا۔

طرابلس کی معدنی دولت اور زراعتی ذرایع آمدنی کی اٹلی مین بہت کچھہ تعریف کیجاتی ہے اور اس مضمون پر اٹلی کے اخبارون نے سالہا سال تک خامہ فرسائی کی ہے۔ اٹلی مین سب سے زیادہ ہر دل عزیز گیت جو گایا جاتا ہے وہ خوبصورت طرابلس کے نام سے مشہور ہے فی الحقیقت ایسے غیر آباد حصص اور بنجر کے بڑے بڑے قطعات رکھنے والے ملک کے لیے جیسے کہ طرابلس کے اندرون ملک مین واقع ہین خوبصورتی ہی ایک ایسی صفت ہے کہ ملک کو رغبت دلانے کے لیے اس سے زیادہ اور کوئی موزون صفت نہین مل سکتی۔ مگر جنگ کا بخار اترتے ہی عام طور پر معلوم ہو جایگا کہ اٹلی کی آبادی کو شمالی افریقہ کی دولت کے باب مین مبالغہ آمیز حکایات کے ذریعہ سے بڑی بیدردی کے ساتھ دھوکا دیا گیا ہے جیسا کہ اسوقت بھی علامات سے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ آبادی کے عقلمند حصہ نے ایسا ہی محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔

طرابلس کی دولت کے بارہ مین عام طور پر جو بیانات شایع کئے گئے ہین اُن مین سے مثال کے طور پر ایک طویل مضمون کا جو ۷، ۸ جنوری کو اٹلی کے اخبار موسومہ گیورنیل ڈی سیسیلیا مین شایع ہوا ہے ہم اقتباس پیش کرتے ہین۔ اِس کا مصنف سینیٹر ڈی فیلس ہے جو پارلیمنٹ کا ممبر

ل‍ه جنوبی افریقہ مین نٹال کے شمال و مغرب مین اس نام کا ایک پہاڑ ہے جہان بوئرون نے انگریزون کو شکست دی تھی ۱۲

ہونے کے علاوہ سسلی کے مشہور فرقہ اشتراکیہ کا ممبر بھی ہے اور جس کے حملہ
اور اتہ جنگ کے جوش نے تمام سچے اشتراکی ممبروں کو نفرت آمیز حقارت سے
بھر دیا ہے۔

حسب بیان مصنف سینٹر ڈی فیلس اور اُس کے تین دوست گذشتہ
جنوری میں طرابلس پہونچے تاکہ زمین کی قوت پیداوار اور ترقی زراعت کے
متعلق تحقیقات کریں اس ڈیپوٹیشن میں سینٹر ڈی فیلس۔ لانگی۔ گلوتی۔
اور بولوگ نیسی شریک تھے جن میں سے کم دو شخص فرقہ اشتراکیہ
سے تعلق رکھتے ہیں۔ سینٹر ڈی فیلس کے یقین دلانے کے مطابق ڈیپوٹیشن کے
اور ممبروں نے بھی اپنا پورا پورا اطمینان ظاہر کیا کہ زراعت کی ترقی طرابلس
میں کامیاب ثابت ہوگی۔ چنانچہ یہ بھی جنگ کے طرفدار فرقہ کا ساتھ دینے
کے لیے ہر طرح امادہ ہو گئے۔ لیکن جنگ کے اخلاقی پہلو کی نسبت اپنے
آپ کو غیر مکلف سمجھتے ہوئے فرقہ اشتراکیہ کے یہ عجیب ممبر بھی صرف اس
اصول پر کاربند تھے کہ جنگ کے نتائج سے کیا مادّی فائدہ حاصل ہوگا؟
ایسی صورت میں کس قدر مشکل ہے کہ ان ممبروں کے اُس تیقن کی نسبت
جو اُن کو فرقہ اشتراکیہ کے عقائد کے متعلق ہے کوئی نیک رائے قائم
کیجائے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس طریقہ تحقیقات کی نسبت بھی جس سے
اس ڈیپوٹیشن کو طرابلس کی زرخیزی کی نسبت اطمینان ہوا ہے کچھ عرض
کیا جائے شکر کی جگہ ہے کہ اطالیوں نے جس ملک کے الحاق کا ارادہ کیا

لے اشتراکیہ وہ فرقہ ہے جو دولت اور محنت کی منصفانہ تقسیم کا خواہشمند اور مساوات
و انصاف کا سختی سے جانبدار ہے ۱۲

ہے اُس کا بہت ہی تھوڑا حصہ ان ممبرون کو چہل قدمی کے لیے میسر آیا اولاً ممبران
ڈیپوٹیشن سیدھے ہی مصری گئے اور اپنی خندقون سے تھوڑی دور آگے بڑھکر ریتیلے
میدانون کا ملاحظہ کیا - اور اپنی گاڑی ہی مین سے اوچک اوچک کر آنکھین
پھاڑنی شروع کین تا کہ وہ دور تک نظر سے کام لے سکین اور انھون نے ان ناہموار
میدانون مین جسے اپنی تحریر مین ہموار بیان کیا ہے عجیب وغریب چیزین دیکھین
مین بذات خود اُن گھاس دار جنگلون سے واقفیت رکھتا ہون ان وسیع خطون
مین اٹھارہ انچ اونچی بکثرت ایک خاص قسم کی گھاس پیدا ہوتی ہے جسے اونٹ
بھی بجز اُس حالت کے کہ بھوک سے اس کی جان نکل رہی ہو کبھی نہین
کھاتا -

ان عجیب وغریب اشیار کے ملاحظہ کے بعد ممبرون نے آب رسانی کے
سوال پر توجہ کی اور انھین اپنے رہنما سے معلوم ہوا کہ پانی کی قلت نہین ہے
نخلستان مین ہر ایک عرب کے مکان مین کنوان ہے اور اس ضلع کے باہر قدرتی
طور پر برسات کی کمی کا عوض شبنم کی کثرت سے ہوتا رہتا ہے اس احمقانہ بیان
کے علاوہ ایک اور امر بھی ہے جسکی بنیاد پر وفد کا بظاہر اُس ملک کی آب رسانی
کے متعلق اطمینان ہو گیا جو اٹلی سے پانچ گنا زیادہ وسیع ہے اور وہ امر یہ ہے
کہ طرابلس کے نخلستانون مین پانی بافراط ہے اور پانی کے بے مثل ذخیرے
موجود ہین کیونکہ گھاس دار جنگلون اور چٹانون کا پانی اُن بہت سے چکنی مٹی کے
قطعات پر جانب سمندر بہتا ہوا پایا جاتا ہے جو اطراف شہر مین واقع ہین سینڈ ڈی
فیلس پانی کی کثرت اس امر سے بھی ثابت کرتے ہین کہ الجیریا مین اوسطاً پیدا والے
کنوؤن سے ایک منٹ کے اندر ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل پانی حاصل کیا جا سکتا ہے

۵ مساوی ہے ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل کے - رطل ۲ سیر کا ہوتا ہے -

وہ اس موقعہ پر اسقدر باتوں کو بالکل نظر انداز کر گئے ہیں کہ شمالی افریقہ کا وہ حصہ جسمیں
مراکو ٹیونس اور الجیریا شامل ہیں طبعی طور پر طرابلس سے مختلف ہے طرابلس صحرا
لیبیا کے ایک کنارہ پر واقع ہونے کی وجہ سے اُس کی عام حالتوں سے متاثر
پایا جاتا ہے چنانچہ بخلاف اسکے علم حیوانات کے ماہرین کے بیان کے مطابق
کہا جاسکتا ہے کہ مراکو ٹیونس اور الجیریا اُسی سطح میں شامل ہیں جس میں یورپ
واقع ہے۔

میرے بیان کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ مراکو ٹیونس یا الجیریا کی بارش
کا اوسط بیس انچہ سے چالیس انچہ تک ہے اور فرانسیسی سفیر متعینہ ٹیونس
کے سرکاری بیان کے مطابق برقہ الحمرا میں جو طرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز
صوبہ ہے بارش کا اوسط گیارہ انچہ سے بھی کم ہے تاہم سبنر ڈی فیلس نے اپنی
تحقیقات کے نتیجہ کو ایک دلکش تاریخ میں اس طرح پر ادا کیا ہے کہ ریگستان کی
ہیئت جل بجھ گئی اور اسے قابل کاشت پایا۔

میرے نزدیک سینر ڈی فیلس کی پارٹی کی تحقیقات جو طرابلس کی زمین سے
تعلق رکھتی ہے الائس کی عجائیانی سرزمین سے زیادہ وثوق نہیں رکھتی جب سے
فرانس کا ٹیونس پر اقتدار قائم ہوا ہے اسوقت سے طرابلس اٹلی کے لیے نابطہ[1]
کے انگور کا باغ ہو رہا ہے۔

متواتر تیس سال سے اسبات کی کوشش کی گئی ہے کہ جس طرح ممکن ہو ولایت
طرابلس کی زرخیزی کے تیقن کو عام طور پر مستحکم کیا جاوے مسلسل یکے بعد دیگرے

---

[1] ملک فلسطین میں بیت المقدس سے ۳۵ میل شمال کی طرف ایک شہر آباد تھا جو خاندان اہیب
کے ماتحت اسرائیلیوں کا دار الخلافہ تھا یہاں ایک شخص نابطہ نامی رہتا تھا جس کے پاس علاوہ جائداد
کثیر کے ایک انگورستان بھی تھا بادشاہ وقت نے نابطہ کو قتل کر کے اسکے مال و انگورستان پر قبضہ کر لیا۔ ۱۲

ایجنٹون سے جو طرابلس اور حصہ وسطی برقتہ الحمرا کے متعلق شاندار کیفیتین شایع
کی ہین جو سب فرضی ہین کیونکہ بقول ڈاکٹر گیبری گوری طرابلس مین زمین کی
نا قابلیت پیداوار اور پانی کی قلت عام ہے مین اپنی ذاتی تجربہ سے
کہہ سکتا ہون کہ زمین کا وہ حصہ جو جبل اور ساحل سمندر کے درمیان واقع ہے
اسقدر بیکار ہے کہ اُس کے لیے کوئی ملک کسی طرح جان ومال کا نقصان گوارا
نہین کرسکتا کیونکہ جنگ کا نتیجہ حسب مراد نکلنے پر بھی ایسے خوفناک بیابان قبضہ میں
ہون گے جن کی نظیر طرابلس کے علاوہ اور کسی سرزمین مین نہین مل سکتی اگر اٹلی
کے ناتجربہ کار کاشتکار اخبار نویسون کی مبالغہ آمیز نظم و نثر سے متاثر ہوکر
کبھی طرابلس کو جلا وطنی اختیار کرین تو مین بہت بڑے وثوق سے کہتا ہون کہ
وہ بقول لارڈ سالسبری کے زمین کو بہت ہی کم قیمت پائین گے۔
ڈاکٹر گیبری گوری اپنے قابل تعریف اور پر معلومات مضمون مین جو دسمبر
کے کان ٹمپوریری ریویو مین بعنوان ذرایع آمدنی طرابلس شایع ہو چکا ہے
اطالیون کو اُنکے پر فضا خیالات مین کچھہ مدد نہین دیتے۔
ڈاکٹر گیبری گوری بالکل غیر جانبدار اور طرابلس کے بارہ مین رائے
دینے کی پوری پوری قابلیت رکھتے ہین کیونکہ وہ ۱۹۰۸ء مین بحیثیت اُس
وفد کے ممبر ہونے کی طرابلس گئے تھے جس کو زانگ وِل نے برقتہ الحمرا کی
جانچ کے لیے مرتب کیا تھا تاکہ دریافت کیا جائے کہ یہودیون کی نوآباد
کے لیے یہ جگہ کسقدر موزون ہے اس وفد کے پانچون ممبر اس کام کے
لیے ممتاز طریقہ سے موزون تھے ان مین ایک مسٹر ایم۔ بی۔ ڈف بھی
شریک تھے جو آب رسانی کے کام کے ماہر ہین اور ڈاکٹر ٹرٹر اڈنبرا کے
زراعتی کالج کے گراجوئیت جنہون نے سوڈان مین کاشت کا تجربہ عملی طور پر

حاصل کیا تھا ان لوگون کی تحقیقات کا نتیجہ بالکل مایوسی بخش ثابت ہوا ڈاکٹر گیری گوری کا بیان ہے کہ اگرچہ برقۃ الحمر اطرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز حصہ ہے لیکن ہمین خلاف توقع رپورٹ کرنی پڑی کیونکہ یہ حصہ ملک بھی اسوجہ سے کہ اسکا بڑا حصہ بیکار ہے آب رسانی کے وسائل ناکافی ہین اور زراعت کی ناقابل اطمینان حالت ہے لہذا زراعت کرنے والی بڑی بڑی نوآبادیون کے لیے بالکل ناموزون ہے۔

شمالی افریقہ مین زراعت اور خصوصاً آب رسانی کا مسئلہ بڑا دلچسپ ہے، کہا جاتا ہے کہ اسکندریہ کے غلہ کا جہاز جو سینٹ پال[1] کو روما کیطرف لے گیا تھا معہ کثیر تعداد جہازون کے بیڑے کے اٹلی کے شہرون کی آبادی کے لیے طرابلس سے غلہ مہیا کرنے کے کام پر مامور تھا۔ سیرین خصوصیت سے ایک مشہور غلہ کا گودام تھا جہان سے حسب ضرورت روما اور بزنطین کو غلہ بھیجا جاتا تھا۔

اور شہنشاہی افسرون کے لیے اس تجارت کی بندش کا خطرہ جبکہ شاہی قوت کی بنیاد غلہ کی درآمد پر مبنی ہو کچھ کم نہ تھا ایک مرتبہ جبکہ فلاسفر سوپارٹر پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُس نے جادو کے زور سے غلہ کے جہازون کی آمد مین تاخیر کردی ہے تو عقلمند قسطنطین نے فوراً اُس کا سر کٹوا لیا ایسے ہی ایک الزام پر اتھاناسی ایس گرفتار ہونے سے بال بال بچ گیا۔

لیکن یہ پرانے زمانہ کے کھیت اب کہان۔ کیا آب و ہوا کے اندر کوئی عظیم تغیر شمالی افریقہ مین بیس صدی کے دراز زمانہ مین ہو چکا ہے؟

---

[1] حواری پولوس ۱۲ سنہ ۵۳ مشہور و معروف عابد و زاہد پادری جو سنہ ۲۹۶ مین پیدا ہوا اور سنہ ۳۷۳ مین وفات پائی۔ ہر سال ۲ مئی کو اس کی یادگار ایشیائی اور لاطینی گرجاؤن مین منائی جاتی ہے ۱۲

سیاح کو پہلی ہی نظر میں اِس امر کی صحت کا یقین ہو جاتا ہے کہ ایک صحرائی میدان میں تمغاد کے شکستہ و تباہ شدہ آثار نمودار ہیں جس کا تھیٹر چار ہزار تماشیون کی نشست کی وسعت رکھنے کے لیے مشہور تھا اور اُسکے عبادت خانے اور بازار بھی اسی مناسبت سے وسیع تھے اور جس کے حماموں کو افریقہ مین سب سے بڑے ہونے کی حیثیت سے خاص برتری حاصل تھی ۔

اسجگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی بڑی آبادی کے لیے جو کسی زمانہ میں ان شکستہ و خاموش دیوارون کے اندر سکونت پذیر تھی ان حمامون کے لیے پانی کے فراہمی کے سوال کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ صرف پینے کے لیے پانی کہان سے میسر آتا ہوگا ۔

تقریباً چھہ سو میل جانب جنوب طرابلس مقام غات واقع ہے و نیز ریپسا جو کسی زمانہ مین رومیونکا تجارتی اور فوجی مرکز رہا ہے کیا فوج اور اُن شہریون کی جوان بڑے بڑے شہرون مین آباد تھے ضروریات زندگی ان شہرون کے اندرہی سے دستیاب ہوتی تھین جواب پہلے سے زیادہ سادہ طریقہ بود و باش رکھنے والی آبادی کو بھی میسر نہین ہوتی ہین ۔

یہ مسلمہ ہے کہ زمین کے بعض حصون مین عظیم الشان تغیر آب و ہوا مین ہو چکا ہے ۔ عربیبیا فلکس ایک زمانہ مین اسم بامسمیٰ شہر تھا اور وسط ایشیائی کے ریتیلے میدانون کے وہ نیم دفن شدہ امصار جنھین ڈاکٹر سیون ہیڈن نے حال ہی مین دریافت کیے ہے آج سے سات سو سال قبل ان مین آدمی آباد تھے اور کافی طریقہ پر ان شہرون مین آب سانی کے ذرایع کی موجودگی بھی مسلمہ ہے مگر اب بجز عبرت کے وہان پانی ہے نہ آدمی ۔

کیا ہمارا کرۂ ارض بتدریج سوکھتا جاتا ہے ؟ ۔

اور ہماری آئیندہ نسلین ایسے ہی خوفناک اسباب کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کی جائیں گی جیسے اسباب کہ پروفیسر لاول کے اصول کے مطابق سیارہ مریخ کی باشندگان کی قوتون کو برابر سلب کر رہے ہین -

بہرحال مقامی اور تحریری شہادت سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ سرزمین طرابلس پر گزشتہ دو ہزار سال کے عرصہ مین بہت بڑے تغیرات آب و ہوا کے اندر پیدا ہو چکے ہین مجھے خود ایک مرتبہ سے زیادہ دفعہ بنجر قطعات مین رومیون کے بنائے ہوئے حوض دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور ڈاکٹر گیری گوری بھی بیان کرتے ہین کہ قدیم زمانہ مین ساحل سمندر پر ایک شہر لپتول اللتا نامی آباد تھا جس کی آبادی کی بہی ضرورتون کے کفیل وہ راجبہے تھے جو اندرون قطعہ ارض سے لائے گئے تھے کچھ شہادتین ایسی بھی ہین جو تصویر کے تاریک رخ پر روشنی ڈالتی ہین اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر قسم کے قدیم بیانات کو ناظرین کے روبرو پیش کرین کسی زمانہ مین طرابلس کی غیر معمولی حالت کا اندازہ ہیرودیس کے بیانات سے کیا جا سکتا ہے اس کی حقیقت اس امر سے مشتبہ ہو جاتی ہے کہ یہی مصنف اسٹر یبیو کے حوالے سے نقل کرتا ہے کہ مارکس کیٹو کے زمانہ مین شمالی طرابلس کے اندر ٹھیک ایسے ہی جغرافیائی حالات موجود تھے جیسے کہ آج موجود ہین یعنی تودہ ہائے ریت اور جھلس دینے والی گرمی معہ کہین کہین نخلستانون مین کنوون کے -

اسی تصنیف مین ایک اور بیان بھی پایا جاتا ہے جو ہیروڈوٹس کے زمانہ سے بہت پہلے کا ہے اور جس کا صحیح خلاصہ یہ ہے کہ شمالی افریقہ کے شمالی حصہ مین درندے بڑی کثرت سے ہین اور اسکے پرلی طرف صرف غیر آباد ریتیلے میدان ہین جہان پانی کی خوفناک کمی ہے مصنف موصوف نے مشتبہ حالت مین کچھ بیانات شمالی افریقہ کے باشندون کے بھی نقل کئے ہین جنمین

قوم پسیلی کی ایک عجیب حکایت مشہور ہے کہ جس نے جنوبی ہوا سے جس کیوجہ سے تمام پانی کے تالاب خشک ہوگئے تھے لڑنیکا ارادہ کیا اور جبکہ وہ لوگ ریت پر پہونچے تو یکایک جنوبی ہوا چلی اور انھین ڈھک دیا۔

مختصراً یہ قیاس مین آسکتا ہے کہ بے انتہا محنت اور مصارف برداشت کرنے کے بعد زمانہ حال کے رومی بڑے بڑے تالابون اور پمپ دار کنوؤن وغیرہ پانی کی مناسب تقسیم کے ذریعہ سے طرابلس کے بعض قطعات کو ایسا زرخیز بنا سکتے ہین جیسے کہ پہلے کبھی تھے لیکن موجودہ حالت مین باربرداری کی کمی اور مصارف کی زیادتی کی موجودگی مین ایسے خطۂ ارض پر جہان مصنوعی اور بیش قیمت ذرایع آبپاشی کو ملکی آب ہوا کی مخالفت اور تلون کا مقابلہ کرنا پڑے کیا سرسبزی حاصل ہوسکتی ہے اور اُس کا زیادہ خوش قسمت ممالک سے کس طرح مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

طرابلس کی زیتون کی کاشت کے متعلق اٹلی مین مبالغہ آمیز مضامین شایع کیے گئے ہین لیکن بارآور زیتون کے درختون کی تعداد طرابلس مین بہت ہی کم ہے زیتون کا درخت سالہا سال مین جوان ہوتا ہے اور اسپر بھی اس کے تیل کی خالص قیمت فی درخت بارہ آنہ سالانہ سے زیادہ نہین ہوتی۔

ڈاکٹر گیبری گوری کی رائے مین اس بدنصیب ملک کی بڑی سے بڑی تعریف جو کیجا سکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ اس صوبہ مین کسیقدر جو کی پیداوار مین اضافہ کرنے کی گنجایش ہے موجودہ حالت مین اس غلہ کی پیداوار آبادی کو کافی ہوکر اسکاٹ لینڈ مین وسکی بنا نیوالون کے کام آتی ہے۔

دسمبر کے مہینے مین دو ایسے واقعات ظہور پذیر ہوے جنکی وجہ سے

دارالسلطنت روما مین بڑی پریشانی پھیل گئی یکے بعد دیگرے اٹلی مین اطلاعین پہونچین کہ فرانسیسی فوجون نے نخلستان جنات پر قبضہ کر لیا ہے اور خلیج و بندر سوطم کے الحاق کا اعلان جائز طریقہ سے مصری گورنمنٹ نے سلطان کی پوری پوری رضامندی حاصل کر کے کر دیا ہے فرانس اور برطانیہ کے اس دو رخے پن سے اٹلی والے غصہ سے دیوانہ ہو گئے کیونکہ ایک طرف تو یہ دیکھنے مین آیا کہ جس ملک پر اٹلی نے دندان آز تیز کر رکھے تھے اسکے دو چھوٹے حصون پر خاموشی سے بلا استمزاج دو دیگر یورپین سلطنتون نے قبضہ کر لیا جبکہ دوسری طرف معلوم تھا کہ اٹلی کا قزاقانہ ارادہ ایک حد تک دول عظام کی منظوری کے بعد عمل مین لایا گیا تھا وہ قوم جو کہ سراسر قزاقانہ جنگ کو خود پسند کرتی تھی ایک ایسے ہی کم درجہ کے بیے اصول پن سے غصہ مین از خود رفتہ ہو گئی بہت سے مضامین و خطوط اخبارات مین غصہ کا اظہار کرنے کے لیے شایع کیے گیے از انجملہ ایک خط سینر ڈی سرمتی کا ہے جو کہ اٹلی کا ایک مشہور مدبر ہے اُس نے لکھا ہے کہ سوطم برقتہ الحمرا کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق قبل ازین اٹلی نے اپنے شاہانہ حق کا اعلان کر دیا ہے تو پھر کس طرح جائز ہے کہ ایسی صورت مین مصر و انگلینڈ سوطم کو سلطان سے بطور تحفہ کے قبول کر سکتے ہین مصر کی سرحد کا متواتر رد و بدل جس کی غرض برقتہ الحمرا کی سرحد کو توڑنا ہے مصر اور سلطان کے درمیان اوسی وقت تک جائز تھے جبتک جنگ کا آغاز نہین ہوا تھا۔

بنر ہیہ کہ سب سے پہلے انگلستان نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے جنگی جہازون کی ناکہ بندی جو سرحد مصر تک پھیلی ہوئی تھی علیحدہ کر دی جاے اس وقت اس ناکہ بندی سے ہمارا منشا طرابلس کے اس حصہ کی نگرانی کرنا تھا جس پر

مصر کی طرف سے دست درازی کا اندیشہ تھا بس ہمنے اعتراض مذکور کی بنا پر انگلینڈ کی حسب مرضی ناکہ بندی موقوف کر دی جسکو نقشوں کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا تھا اور آج ہم دیکھتے ہین کہ سلطان کی عظیم الشان مہربانی اور رعایت سے حالانکہ اب سلطان ایسی رعایت کرنے کے مجاز نہین ہین مصری سرحد کو بندرگاہ سولم تک وسیع کر دیا گیا ہے۔ ایسی صورت مین کہ ہمارے اور ترکی کے درمیان جنگ ہو رہی ہے انگلینڈ کسی قسم کے فائدہ اٹھانیکا مستحق نہین ہے۔

کسی ایک شخص کو بھی اٹلی کے اخبارات کی غصہ آمیز تحریرات سے اتفاق نہین ہو سکتا کیونکہ طرابلس کے اُن چند شہرون مین جو ساحل سمندر پر واقع ہین۔ اٹلی کی کثیر التعداد فوج پڑی ہوئی ہے اور باوجود کثیر جان و مال کے نقصان برداشت کرنے کے اُن تین میل سے جہان تک کہ جہازی توپون کی زد مددگار ہے آگے نہین بڑھ سکتی ایسی صورت مین اس بیہودہ اعلان کی بنا پر جو الحاق طرابلس کے متعلق ہے اور جس پر تمام دنیا ہنس رہی ہے کسی قسم کا دعویٰ کرنا کس طرح حق بجانب ہو سکتا ہے اسکے برخلاف فرانس و انگلستان بلا وقت و حرج ٹھنڈے دل سے ایک ایسے حصہ کے مالک ہو گئے ہین جس کی پہلے سے کوئی حد بندی نہین تھی۔ فرانس کا حصہ جنوب مغرب مین واقع ہے اور انگلستان شمال مشرق مین دو سو میل ساحل سمندر کا مالک بنگیا ہے۔

نخلستان جنات پر ۲۷ نومبر کو ایک دیسی پلٹن نے جو الجیریا کے انتہائی جنوبی مرکز سے بھیجی گئی تھی۔ اور جس مرکز پر بقاعدہ عرب کیولیری بطور زر رو متعین تھے قبضہ کیا۔ اس خطہ ارض پر قبضہ کرنے کے لیے فرانسیسی گورنمنٹ کا بہانہ کسیقدر کمزور اور معمول کے مطابق یہ تھا کہ

ملک مین بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ چونکہ ابتدا لے جنگ سے ترکی فوج نے غات و غداس چھوڑ دیئے تھے۔ تا کہ ساحلی عثمانی فوج سے ملکر اٹلی کے مقابلہ مین کامیاب کارروائی کیجا سکے۔ اور چیلہ حکام ایک عظیم مہم مین مشغول تھے لہذا فرانسیسیون کو نخلستان جنات پر اپنی قوت قائم کرنیکا ایک عمدہ موقعہ تھا جسکو انھون نے ہاتھ سے نہین کھویا۔

طرابلس کے سب سے آخری نقشہ کے مطابق جو نوارہ مین شایع ہوا ہے۔ واخیات کی فرزو عرض زمین سو کیلومیٹر[1] غات کے جنوب مغرب مین تفیلی پہاڑ کے نیچے واقع ہے گو یہ ساٹھ[60] میل کا وسیع قطعہ بڑے کاروان کے راستہ کے قریب ہے جو جنوب سے غداس اور غات سے مغربی صحرا کو جاتا ہے مگر اسپر بھی اس کم آباد اور مرکز سے دور دراز واقع شدہ نخلستان پر فرانس کو قبضہ پانے سے جو فوائد مرکوز ہون گے اُن کا یقینی ہونا مشکل ہے۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مراکو کے اندرون ملک کی بردہ فروشی کا تعلق جنات سے وابستہ ہے اور اکثر جماعتین مراکو کو اسی غرض کی تکمیل کے واسطے بھیجی جاتی ہین یہ بہانہ ۱۹۰۵ء مین جبکہ فرانسیسی کپتان ٹمو چارڈ نے نخلستان پر قبضہ کر لیا تھا پیش کیا گیا تھا اسی بنا پر ۱۹۰۶ء مین سلطان نے ایک فرزانہ ارادہ کے ذریعہ سے مشروطی طور پر جنات کو اسوقت تک کے لیے کہ مکمل طریقہ سے حدبندی نہو جائے غیر جانبدار قرار دیا مگر حدبندی کا کچھہ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ سنہ ۱۹۱۰ء مین فرانسیسی ناراضگی کیساتھ اس امر سے متعجب ہوئے کہ ترکی بینرول نے غات کے اطراف والی زمینون پر قبضہ کر لیا ہے۔ فرانسیسی زور دیتے ہین کہ خود ترکون نے ہی ارادہ

---

[1] ایک کیلومیٹر مساوی ہے تین ہزار دو سو اسی اعشاریہ آٹھ فٹ کے ۱۲

مذکور کے شرائط کی خلاف ورزی صرف سنہ ۱۹۱۰ء مین ہی نہین بلکہ سنہ ۱۹۰۸ء
مین بھی کی تھی۔ پس اُنہون نے ہمیشہ کے واسطے اس بحث طلب سوال
کا خاتمہ کردیا ہے۔

فرانس کی اس مشتبہ کارروائی کے مقابلہ مین جو اُس سے جنات
کے متعلق سرزد ہوئی ہے ہمارا الحاق سولم سراسر انصاف پر مبنی ہے کیونکہ
یہ خود سلطان نے برٹش گورمنٹ کو دیا ہے۔ معاملہ دراصل یہ ہے کہ
سلطنت عثمانیہ نے برٹش گورمنٹ کو صلاح دی تھی کہ تمام طرابلس کو مصر سے
ملحق کرلے لیکن یہ ذمہ واری شکریہ کے ساتھ واپس کردی گئی۔ زمانہ دراز سے
خلیج سولم باب عالی اور مصر کے درمیان دوستانہ شکوہ شکایت کا باعث
رہا ہے حتی کہ طرابلس اور مصر کے درمیان کی سرحد ابھی تک مکمل طور سے
واضح نہین ہوئی ہے۔

سنہ ۱۸۴۱ء کے اُس شہنشاہی ارادہ مین جس کی بنا پر مصر مین محمد علی
کی گورنمنٹ تسلیم کی گئی ہے مسطور تھا کہ منسلکہ نقشہ مین سرحد دکھائی جائے گی
مگر ایسا کوئی نقشہ ارادہ کے ساتھ نہین پایا گیا بہرحال سلطنت ترکی نے
اب تک زور دیا ہے کہ سرحد راس الکناس کی اونچی سرزمین سے شروع ہوتی
ہے برخلاف اس کے مصر کہتا ہے کہ خلیج سولم اس ملک کی مغربی حد ہے۔ اس
ما بہ البحث اراضی کا رقبہ تین سو کیلومیٹر ہے۔

مصر کی نظر مین سولم کی قدر اس وجہ سے بڑھی ہوئی ہے کہ سولم کے سوا باستثنار
طبروق اور کسی جگہ اس غیر آباد و ناقابل کاشت طولانی اور بیابانی ساحل
سمندر مین اچھا بندرگاہ قائم نہین کیا جاسکتا۔ اور موقعہ کے لحاظ سے معلوم
ہوتا ہے کہ ایک کارآمد بندرگاہ کی جس کی حفاظت صرف ایک ہی قلعہ سے

بآسانی ہو سکے تعمیر کے لیے سولم بہت موزون جگہ ہے۔ اگر اسّی میل کے فاصلہ کے اندر برطانیہ کے مضبوط جہاز بلا اندیشہ سولم کے گہرے پانی مین سفر کر سکین۔ تو طبروق جس کی بہت تعریف کیجاتی ہے اپنی قدر و قیمت مین بحیثیت جنگی اغراض کے آدھا رہ جائیگا۔

اس سوال کے دوسرے پہلو پر غور کرنے سے مصر کی آئندہ سرسبزی اس نئے ملک کے لحاظ سے جو خلیج سولم کے اطراف مین واقع ہے ترقی کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اُدہر مالٹا کی بڑہتی ہوئی آبادی کا مسئلہ مدت سے قابل اندیشہ بن رہا ہے اس نئے حصہ ملک کے مصر سے متعلق ہو جانے کے بعد کوئی وجہ مخالف نہین معلوم ہوتی کہ یہ نیا بندرگاہ مالٹا کی حد سے بڑہی ہوئی آبادی کے قبول کرنے کا کافی طور سے کفیل نہو جائے۔ گو ابھی تک سولم کاروان کی گذرگاہ ہونے کے اعزاز سے محروم ہے لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ وہان تازہ پانی بکثرت ہے اور یہ ممکن ہے کہ کامیاب طریقہ پر تجارت کیجا سکے اسلیے یہ اغلب ہے کہ رفتہ رفتہ خلیج کے اطراف و جوانب مین مالٹا کے پرہیزگار اور محنتی باشندون کے لیے جنھین اُن۔ حد سے زیادہ بڑہے ہوے آباد ساحل سے بھیجا جاوے معاش کے لئے ذرایع دستیاب ہو سکین۔

خدیو کی ساحلی ریل کو تو بلا شبہ سولم تک وسیع کیا جائیگا اور اگر ایک دوسری ریلوے لائن مصر کو عبور کرتی ہوئی بندرگاہ سولم و بندرگاہ سوڈان کو ملانے کے لیے نکالی گئی تو بہت بڑی تجارتی سرسبزی اُس نئے شہر کو حاصل ہو جائے گی۔

سلطنت ٹرکی جنگ کے لیے بالکل تیار نہین تھی اور اس الزام کی بڑی ذمہ واری حقی پاشا کے سر ہے جبکہ بری قوت کے مقابلہ مین بحری طاقت

کا عمدہ رکھنا ٹرکی سے زیادہ مالدار دول کے واسطے بھی ناقابل برداشت بوجھ ہو رہا ہے تو ترکی نے مناسب سمجھکر ہی ایک وسیع بحری بیڑے کے خیال کو ترک اور اپنی تمام قوتوں کو ایک عظیم اور قابل بری فوج کی تیاری پر مجتمع کر دیا ہے۔ اِس فوج کا خاص مقصد یورپین ترکی کی حفاظت ہے جسکی ضرورت کا روس اور بلغاریہ سے لازمی جنگ کی صورت میں شاذ و نادر یقینی ہے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ ابتدا ئے بغاوت یمن میں عرب کے باغیوں کی سرکوبی کے لیے شوکت پاشا وزیر جنگ نے ایڈریانوپل اور قسطنطنیہ سے فوجوں کا بھیجا جانا پسند کیا طرابلس کی پندرہ ہزار فوج میں بہت سے سپاہی عربی بولنے والے تھے اور تمام فوج ایسی رائفلوں سے مسلح تھی جو یورپین ترکی کی فوج کے رائفلوں سے مختلف تھیں انھیں وجوہات کی بنا پر طرابلس سے عرب کو فوجوں کا پہنچانا ضروری معلوم ہونے لگا۔ مگر اسپر بھی بغرض اطمینان ایک مشہور گفتگو کے درمیان میں وزیر جنگ نے حقی پاشا سے دریافت کیا کہ آیا وہ کسی ایسے خطرہ کی عدم موجودگی کی ذمہ واری کرتے ہیں جس کے اٹلی کی طرف سے طرابلس میں پیدا ہونیکا احتمال ہو۔

حقی پاشا نے جو حال ہی میں اٹلی کی تاش کھیلنے والی پارٹیوں کی صحبت سے علحدہ ہوا تھا اور جس کے ذاتی تعلقات اٹلی میں موجود تھے بیان کیا کہ شوکت پاشا بلا خدشہ طرابلس کی فوج کی بڑی تعداد کو عرب منتقل کرسکتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا مزید براں زاید کمک بعض فوجوں کی جگہ پر کرنے کے لیے اُس فوج کو بھی بھیجی گئی جو یورپین ٹرکی میں تعینات تھی۔ اور اس طرح طرابلس کی فوجی قوت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ البتہ ترکی کی خوش قسمتی تھی کہ جو فوج طرابلس سے منتقل کی گئی تھی اُس نے اپنا گولہ بارود طرابلس مین ہی چھوڑ دیا جو لڑتے وقت

ہین خاطر خواہ کارآمد ثابت ہوا علاوہ ازین رائفلون اور کارتوسون کے اور ستے ذخیرے اعلان جنگ سے صرف چند ہی روز پیشتر ورنہ نامی جہاز کے ذریعہ طرابلس مین پہونچ گئے تھے کہ اٹلی کی شیخی بگھارنیوالی بحری فوج نے دو بڑی بھاری غلطیون سے جنگ کی ابتدا کی ۔ اولاً ۔ تو ترکی کے ادنیٰ درجہ کے جنگی جہازون کو اجازت دی گئی کہ بیروت سے درد انیال کو بحفاظت پہونچ جائین ۔ دوم رسد رسانی کے جہاز درنہ کو اجازت دی گئی کہ بندرگاہ طرابلس مین داخل ہو جائے حالانکہ یہ امر اٹلی کے قزاقانہ اصول کے عین مطابق تھا کہ وہ درنہ کو گرفتار کرکے جنگ کا جلد خاتمہ کردیتی ۔

موجودہ صورت مین فی الحقیقت مشکل ہے کہ اس مہمل لڑائی کے نتیجے کے بابت کوئی پیشین گوئی کیجا سکے کیونکہ اٹلی کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج طرابلس مین موجود ہے ۔ اس صورت سے کہ اپنی خندقون کو چھوڑکر کوئی جنگی کارروائی نہین کرسکتی ایسی صورت مین ترکی کی طرف سے ایسی شرائط پر صلح کی خواہش ظاہر کرنے کی توقع نہین ہے جنہین اٹلی منظور کرسکے ۔

اٹلی کی خاص مشکلات مین ایک یہ بات بھی ہے کہ جلد یا بدیر طرابلس کے بیابان مین اس کی حالت منحوس نہو جائے ۔ اس کے علاوہ ایک طولانی جنگ کے اخراجات غالباً مالی ذرایع پر ایسا اثر ڈال سکتے ہین کہ بصورت جنگ کے بے نتیجہ رہنے اور غیر ضروری طول کھینچ جانے کے عام رائے مخالفت مین بھڑک اٹھے ۔

اس کے مقابلہ مین ترکی کے سامنے بھی ایک اہم سوال درپیش ہے ۔ وہ یہ ہے کہ آیا عرب وفادار رہین گے ۔ حقیقتاً موجودہ حالت مین اس قسم کے علامات نہین پائے جاتے ہین جن کی وجہ سے عربون کی وفاداری مین

ذرہ بھر بھی شک کیا جا سکے بخلاف اسکے طرابلس کے مصروف پیکار عربون کی
وفاداری کا سخت امتحان گذشتہ نومبر مین ہو چکا ہے جبکہ کثرت بارش نے تمام
ملک کو سیراب کر دیا تھا - اور جسکو ذرا تفصیل کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اوس سے قبل
مین قلت بارش کی وجہ سے فصل بالکل تباہ ہو گئی تھی - بہت عرب قبائل نے
فاقہ کشی سے بچنے کے لیے ٹیوبس ناکر الوطنی اختیار کی اب جبکہ نومبر مین مردہ
قالب مین روح پہونکنے والی بارش کافی مقدار مین ہوئی تو مصروف کارزار عرب
اپنے چھوٹے چھوٹے کھیتون سے میل ہا میل دور تھے بعض نے تھوڑے عرصہ
کیواسطے اپنے کھیتون کو واپسی اختیار کی مگر کثیر التعداد نے حب الوطنی کو مالی فائدہ
پر ترجیح دیکر اور یہ گوارا کر کے کہ اُن کے اور اُن خاندانون کے لیے لیسے سنہری زمانہ
کو ہاتھ سے چھوڑ دینے پر فاقہ کشی کا بھی خطرہ ہے - اپنی اپنی جنگی ڈیوٹی پر بھی ثابت
قدم رہے ہے - بلا شبہ اٹلی والے رشوت کے ذریعہ سے اُس چیز کو حاصل کرنے کی
کوشش کرین گے جو بزور تلوار ان کو میسر نہین ہوئی ہے لیکن جیسا کہ مین
خیال کرتا ہون بہ نسبت عربون کی خودغرضانہ چال چلن کے اسلام کی قوت
زیادہ مضبوط ثابت ہوگی -

سلطنت عثمانیہ کی مخالفت مین جو امور پیش کئے جا سکتے ہین اُن مین سے
ایک اندرونی اختلاف ہے - اگر ترک صرف اپنی پولیٹیکل سازشون اور اُن اختلافات
کو جو اُن کے وطن مین موجود ہین ترک کر دین اور دشمن کی مدافعت مین متفقہ
کوشش کرین تو ایسی جنگ سالہا سال تک جاری رہ سکتی ہے جو اطالیون
کو بمقابلہ ترکون کے جلد تھکا دیگی -

غالبًا اسوقت تک اٹلی پورے دس[1] ملین یعنی ایک کروڑ جنگ پر خرچ

[1] یہان مصنف نے سکہ ظاہر نہین کیا ہے لیکن قیاس یہ چاہتی ہے کہ مطلب ایک کروڑ پونڈ سے ہے -

گر چکی ہے اور باوجود اسکے کہ سرکاری رپورٹین دل خوش کن ہین حال ہی مین
قرضہ حاصل کرنے کی پیرس مین ناکامیاب کوشش کی گئی تھی۔ اس کے مقابلہ
مین ترکون کا ابھی تک بہت ہی کم صرف ہوا ہے۔ مصر و ٹیونس سے جو بڑی
بڑی مقدار کے چندے موصول ہوئے ہین وہ اسوقت تک کیواسطے کافی
ہین۔ کیونکہ عربون کی روزانہ خوراک اور تنخواہ کا خرچ چھ پنس فی کس سے
زیادہ نہین ہے۔

بیکار قلعون پر گولہ باری کرنے اور کسی جزیرہ پر قبضہ کر لینے سے ترکون کی
ہمت پر کوئی برا اثر نہین پڑ سکتا جبکہ اٹلی کی فوج یورپ یا ایشیا مین سلطان
کی سرزمین پر قدم دھرنے کی بھی جرأت نہین کر سکتی۔ بخلاف اسکے یہ ممکن ہے کہ
اس بدقسمتی کا جو بحر احمر مین ترکون کی اکثر دامنگیر رہ چکی ہے تقدان ہو جائے تو
صرف چند بٹالینون کے پہونچ جانے پر ہی آرتھیریا اور اسکے ساتھ اٹلی کی
حالت بدل جائے گی اور پھر اٹلی کی اس نوآبادی کی حالت مین سلطان کے باثر
الحاق سے کیسا عجیب و غریب تغیر واقع ہوگا۔؟

جنگ کے نو ایجاد پہلو یعنی ہوائی جہازون کے ذریعہ سے بھی بجز اسکے
کہ غبارون کی سراغرسانی بیش قیمت ثابت ہوئی ہے اطالیون کو اور کسی قسم
کی کامیابی حاصل نہین ہوئی گو ان بیلونون مین بڑے تیز بھک سے اڑجانیوالے
مادہ سے بنائے ہوئے ڈھائی سو فولادی گولے جنکا قطر $2\frac{1}{2}$ انچہ ہوتا ہی
رکھے جا سکتے ہین مگر ان مین سے صرف چند ہی گولے ایک نال کے ذریعہ
سے جس کو ہوا باز اپنے گھٹنون کے درمیان دبائے رکھتا ہے نیچے پھینکے
جا سکتے ہین کیونکہ ہوا باز کا ایک ہاتھ تو مشین کو درست حالت مین رکھتے

سلہ ایک پنس مساوی ہے ایک آنہ کے ۱۲

کے لیے وقف ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے بم کے گولے کو دونوں ہاتھوں زانون میں دبا کر نشانہ لگانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے زیادہ گولے نہیں پھینکے جا سکتے۔ اس پر گولیوں سے بچنے کی خاطر اور بعض اوقات بڑی بڑی توپوں کے چلنے کی وجہ سے فضا میں گرمی بڑھ کر جو ہوا میں زبردست لہریں پیدا ہو جاتی ہیں اسکے باعث ہوا باز کو مجبوری زمین سے دو ہزار فیٹ بلندی پر رہنا پڑتا ہے علاوہ ازیں ہوابازوں کی ناکامیابی کے لیے طرابلس اس لیے بھی خصوصیت رکھتا ہے کہ اسکے ریگستان میں جہاں شناخت کے ذرایع معدوم ہیں سمت کا پہچاننا مشکل ہے گو یہ صحیح ہے کہ آئندہ جون جون ہوابازوں کی تعداد اور تجربہ بڑھتا جائے گا یہ ہوائی جہاز اور کارآمد نیز زیادہ خوفناک ثابت ہوتے جائیں گے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ترک اپنے دشمن سے جنگ کے اس نئے پہلو میں مقابلہ کرنے کے لیے جلد یا بدیر ہوائی جہاز حاصل کرنے کی کامیاب کوشش نہیں کر سکتے جنگ کے موجودہ اور بیہودہ قوانین میں پھٹنے والی گولی کا استعمال ناجائز ہے۔ لیکن پھٹنے والے بم کے گولے ایسی سرزمین پر جہاں عورتیں مرد بچے اور اسپتالوں کے مریض موجود ہوں عام طور پر پھینکنے کی اجازت ہے اس قابل مضحکہ قانون جنگ سے اطالیوں نے جو فائدہ حاصل کیا ہے اس سے اسقدر بھی فائدہ حاصل نہیں ہوا کہ عرب ہوائی جہازوں سے صرف ڈرنے ہی لگتے۔

لڑائی کا ایک اور پہلو جو ممکن ہے کہ اخیر میں فیصلہ کن ثابت ہو شیخ سنوسی کا رجحان ہے افواہ ہے کہ اٹلی والوں نے ایک ڈپوٹیشن مذہبی آزادی انعامات اور مخصوص حقوق شیخ سنوسی کو دیے جانے کے وعدہ

کے ساتھ بشر طیکہ شیخ موصوف ترکون کے خلاف مدد دیں شیخ سنوسی کی خدمت مین بھیجا تھا۔ مگر یہ سفارت اگر فی الحقیقت کبھی روانہ بھی کی گئی تھی۔ اپنے مقصد میں ناکامیاب رہی کیونکہ بقول ڈاکٹر گیری گوری وہ پرانا اختلاف جو کفرہ اور قسطنطنیہ کے درمیان بوجہ شیخ سنوسی کی جماعت کے پرجوش عقاید کے موجود تھا اب عام خطرہ کی حالت میں کافرون کا مقابلہ کرنے کے لئے علیحدہ رکھ دیا گیا ہے۔

دو مختلف خیال شیخ سنوسی کی قوت کے بارے میں ظاہر کئے جاتے اول تو وہ رپورٹین جو فرانس کے محکمہ جنگ کی خبر رسانی کے صیغہ نے بھیجین ہین فوجی حیثیت سے اس فرقہ کی جنگی قابلیت کی رفاقت کو کم قیمت و بے قدر ظاہر کرتی ہیں جسکی بنا پر یقین کیا جاتا ہے کہ کفرہ میں کثیر التعداد مسلح اور قابل فوج موجودگی کی حکایت بہت مبالغہ آمیز ہے اس کے مقابلہ مین عرب خصوصیت سے معاملہ کو اخفا رکھنے مین ماہر ہیں جس کا تجربہ نخلستان میں گران قیمت پا لگی والون کو حاصل ہوا ہے۔ وہ ہتیار جو حال میں فرانسیسیون کے خلاف وادی میں استعمال کئے گئے تھے کفرہ سے آئے تھے اس کے ساتھ ہی یہ بہت ممکن ہے کہ کثیر التعداد گولہ بارود سنوسی آبادیون میں مخفی رکھا گیا ہو۔

مجھے خود یہ خصوصیت حاصل ہے کہ میں ایک ایسے مسلمان سے لمبی چوڑی گفتگو کر چکا ہون جو سنوسیون مین رہ چکا ہے اور غالباً اُن کے متعلق اُن تنخواہ دار ایجنٹون سے زیادہ معلومات رکھتا ہے۔ جو اجنبی دولتون نے مقرر کر رکھے ہیں گو میں اپنے آپ کو موجودہ حالت جنگ میں شیخ سنوسی کی واقعی قوت کے ظاہر کرنے میں آزاد نہین سمجھتا ہون مگر یہ ضرور کہونگا کہ یہ زیر دست فرقہ

طرابلس کو حملہ آور کی دست برد سے بچانے میں سلطنت عثمانیہ سے پوری ہمدردی رکھتا ہے مجھے شبہ ہے کہ ملکے تو پخانہ کا کچھ حصہ بنغازی کے مقابلہ میں موجود ہے اونٹوں کے ذریعہ کفرہ کے نخلستانوں سے بھیجا گیا ہے اور یہ امر تو مسلم ہے کہ یہ فرقہ برقتہ الحمرا میں انور بے کو کافی مدد دیچکا ہے۔

اب یہ سوال باقی رہجاتا ہے کہ آیا شیخ سنوسی ایک بڑے پیمانہ پر آخری مدد دیں گے یا نہیں دو قباحتیں مدد نہ دینے کے خیال کو تقویت دینے کے لئے کہی جاسکتی ہیں ایک تو یہ کہ سمندر سے کفرہ کا فاصلہ لا متناہی کہنے کے قابل ہے بنغازی سے سنوسی کا ہیڈ کوارٹر ہزار کیلومیٹر کے فصل پر واقع ہے اور انشاللہ پاشا کے کسب سے الضاعف دوسرے یہ کہ عربوں پر فوجی قواعد کے مطابق حکومت نہیں کیجاسکتی اس کے خلاف یہ امر واقعی ہے کہ اسوقت جو عرب باضابطہ طریقہ سے ترکوں کی ماتحتی میں مصروف پیکار ہیں وہ اُن جنگجو سپاہیوں کی تعداد کثیر کے مقابلہ میں جو اندرون ملک سے حاصل کئے جاسکتے ہیں قلیل التعداد کہے جاسکتے ہیں میرے نزدیک جبکہ ایسے وسیع ذرایع کی قیمت سے گورنمنٹ عثمانیہ پوری طرح خبردار ہے تو اس بیان میں کچھ مبالغہ نہیں ہے کہ طرابلس میں اخیر اپیل پر ہتھیار اٹھانے کے قابل ایک لاکھ عرب بآسانی جمع ہوجائیں گے۔

فی الحال عربوں کی بڑی بڑی اور چھوٹی مسلح جماعتیں میدان جنگ میں آرہی ہیں اور متواتر حملوں میں حصہ لیتی ہیں جس کی وجہ سے اٹلی والے ساحلی شہروں میں بطور محصور کے بند ہیں اور جب ایسی ہی اور دوسری جماعتیں شریک جنگ ہونے کو ہوتی ہیں تو پہلی آئی ہوئی جماعتیں کچھ عرصہ کے لئے

سے اپنے مواضعات کو واپسی اختیار کرتی ہین تاکہ کچھ عرصہ اپنے کھیتون اور گلون اور خاندانون کی نگرانی کر سکین۔

اس نظام کی کم و بیش کامل مطابقت بوئرون کے اُس دستور العمل سے پائی جاتی ہے جو انھون نے ایک جنرل کی تدابیر بگاڑنے کے لیے مقرر کیا تھا اور جو آخر تک کامیاب ثابت ہوتا رہا اسی طرح بوئر جماعتین ایک دوسرے کو سبکدوش کرتی رہتی تھین تاکہ چند ہفتون کے لیے مصروف پیکار جماعتون کو اپنے کھیتون مین کام کرنیکا موقعہ ملتا ہے اس کامیاب اور غیر ضرر رسان طریقہ کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہین کہ علاوہ اُن لکھون کے جو سنوسی برقتہ الحمر ابھیج چکے ہین باقیماندہ سنوسی ررز و ہین شمار کئے جا سکتے ہین جو کسی روز طرابلس کی حفاظت کے لیے صف آرا کئے جائین گے۔

کسی وقت مین شیخ سنوسی کی ہمدردی ترکون کے حق مین تقریبًا لامحدود قدر و قیمت کی ثابت ہو گی جیسا کہ میرے اطلاع دینے والے کے بیان کے مطابق جو شیخ سنوسی کے متعلق ذاتی معلومات رکھنے کے علاوہ صدر مقام کفرہ اور افریقہ کے بہت سے سفر کر چکا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے خلاف شیخ سنوسی کا فرمان جنگ مصر و ٹیونس کے علاوہ جنوب کے دور دراز حصص سے جنگجو مسلمانون کو جمع کرنے مین کامیاب ثابت ہو گا کیونکہ اس جماعت کا مذہبی اثر بہت وسیع ہے اور اُن کے مشنری مشرقی مغربی اور شمالی افریقہ کے علاوہ نائجیریا اور یوگنڈا مین بھی پھیل چکے ہین۔

ایک اور مسئلہ یورپ کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کے قابل ہے جس کی بنا پر خیال کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی اخباری شہنشاہی پسند جماعت جنگ کے خلاف قبل اسکے کہ اس کی قوم نہ ختم ہونیوالی دقتون مین بالکل غرق ہو جائے جلد

آواز بلند کرکے جنگ کو روک دیگی۔ کیونکہ اگر اٹلی کو طرابلس کے بیابانوں پر بہت سی جان و مال کے نقصان کے بعد اقتدار بھی حاصل ہو گیا تو وہ اس سنئے صوبہ پر تصرف رکھنے میں انگلینڈ اور فرانس کے لیے باعث دقت ثابت ہوگا اس لیے یہ خوف ہمیشہ دامنگیر رہنا چاہیے کہ جب دول یورپ ایک ہنگامہ عظیم میں مبتلا ہوں گے۔ تو یہ دونوں قومی ہمسایہ سیپیو[1] کے فوجی ورثا کو معہ یورپ بد بینے کے بآسانی شمالی افریقہ سے باہر نکالدیں گے مصر برقتہ الحمرا پر قابض ہو جائیگا اور فرانس اپنی سرحد کو غدامس سے آگے بڑھاکر مغربی طرابلس تک وسیع کر دیگا۔ کیونکہ اس صورت میں سولم اور بائنرزٹا بحیثیت بحری پوزیشن کے اٹلی کو بآسانی افریقہ بدر کرسکتے ہیں مزید براں فرانس کے وہ فوجی ذرایع جو اسے تیونس میں حاصل ہیں اور وبال جان ہوں گے۔

[1] رومیوں کا جنرل جس نے افریقہ پر حملہ کیا تھا اور ہنی بال کو شکست دی تھی۔ پیدائش ۲۳۷ قبل مسیح۔ وفات ۱۸۳ قبل مسیح ۱۲

باب دوم

میدان جنگ کو روانگی

طرابلس کا اندرونی حصہ ابھی تک زیادہ تر ایسے راز سربستہ زمین کی صورت میں کتابی دنیا کی علمی نظروں سے پوشیدہ ہے جس سے عام طور پر جغرافیہ دان اور سفرناموں کے ناظرین واقفیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ اولاً تو اندرون ملک کا کوئی ایسا صحیح نقشہ دستیاب نہیں ہوتا جس پر پورا پورا وثوق کیا جا سکے ثانیاً بہت سیاح ایسے ہیں جنہوں نے ساحل سمندر کے شہروں سے آگے اپنی سیاحت کے دائرہ کو وسیع کرنے کی تکلیف گوارا کی ہو۔ حتیٰ کہ رالف۔ بارتھ۔ ڈگسن اور ڈاویریر جیسے جہان گشت سیاحوں نے بھی صحرا اور سوڈان کے ان معمولی راستوں سے جو کاروان کے بڑے راستوں سے ملتے ہیں علیحدہ ہونے کی جرأت نہیں کی اس لئے گزشتہ اکتوبر میں جبکہ مجھے مانچسٹر گارڈن کے ایڈیٹر کی مہربانی سے یہ حق حاصل ہو چکا تھا کہ میں اس کے نامہ نگار کی حیثیت سے ترکی فوج کے ساتھ رہوں یعنے طرابلس جانیکا مصمم ارادہ کیا تو مجھے اندرون ملک کے راستوں ذرایع نقل و حرکت اور وہاں کی ضروریات زندگی کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوئی۔

طرابلس لندن سے چھ روز کی مسافت پر بحر متوسط کے کنارہ ایک ایسے ملک کی حیثیت میں واقع ہے جس کے حالات مثل لیر بڈیر اور اندرونی حصہ جزیرہ

نمائے عربیا کے خفیہ اور پُر اسرار ہیں۔ لیکن میں اُس تجربہ کی بنا پر جو مجھے ذاتی طور پر دُور
افتادہ عرب فرقون کے متعلق حاصل ہے اور جس کی سفارتی اور اور رپورٹون سے
جو اس نجیر معظمہ ولایت کے صرف ساحلی خطون کی بابت شایع ہوچکی ہین ثابت
ہوتی ہے یہ یقین رکھتا ہوا کہ اس بیابانی جنگ میں مجھے تکالیف اور دقتون
سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ طرابلس کو روانہ ہوگیا اور فی الحقیقت جیسا کہ پیشتر خیال
کیا تھا ہمیں بھی عثمانی لشکر کو ایک غریب بدو سے لیکر نشانہ بیٹے تک کو
مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

اُن صاحبون کے لئے جو طرابلس براہ مارسیلز اور ٹیونس جانا چاہین
یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ ایسے اصحاب جمعرات کو سفر شروع نکریں کیونکہ اس دن
لندن سے روانہ ہونیوالے مسافرون کی کثرت کے باعث پایٹ فارم پر تل دھرنے
کو جگہ نہین ملتی مزید بران اُن کے ساتھ اسباب بھی اس کثرت سے ہوتا ہے
کہ بلا مبالغہ اُسکے ڈھیر چھوٹے چھوٹے ٹیلے معلوم ہوتے ہیں اُن معمولی دقتون
سے جو بصورت اژدہام ہر ایک مسافر کو جہاز اور ریل کے سفر میں پیش آتی ہین
پین سولر اینڈ اورین ٹل وہبی اور ریو تین کیبل کے جہازون پر مارسیلز مین سوار
ہونے کی تکلیفین بہت بڑھی ہوئی ہین جمعرات کے روز سفر شروع کرنے کے
یاداشت مین علاوہ ان تمام دقتون اور تکلیفون کے جو ناگزیر تھیں ایک اور ہلکی سی
مصیبت مجھپر نازل ہوئی یعنی اُس بڑی بے ترتیبی کے باعث جو ہمارے کیلیے جہاز
والے جہاز کو مجبورًا بولون مین داخل کرنے کے سبب پھیل گئی تھی مجھے
اپنی مرضی کے خلاف بغیر رجسٹری شدہ اسباب کے ٹیونس تک
سفر کرنا پڑا جو مجھے چوتھے روز ٹیونس جاکر ملا۔ یہ ہی ہلکی سی مصیبت
اُس شخص کے لئے جو جاپان یا ہندوستان جا رہا ہوتا

کسی بھاری معصیبت ثابت ہوتی جبکہ اُسکا ضروری اسباب ہفتون کے
بعد دستیاب ہوتا۔ ہمارے ہمسفرون مین مشرق جانیوالے کچھ ایسے صحاب
بھی تھے جن کے اسباب سفر مین صرف ایک ایک گرم سوٹ اور ایک ایک
چھوٹا سا کپڑے رکھنے کا بکس تھا۔ مجھے اُن کی بے سروسامانی پہ ہمدردانہ
افسوس محسوس ہوتا تھا۔ یوگنڈا جانے والے آٹھ ایسے نوجوان ارسیلز تک ہمارے
ہمسفر رہے جو اپنے اپنے اسکولون کے نشانات پہنے ہوئے تھے اِن مین
ایک اخلاقی قوت جو برطانیہ عظمی کے ہر ایک نائب مین ہونی چاہیے یعنی
مستقل مزاجی موجود تھی اور اُن خیالات سے متاثر معلوم ہوتے تھے۔ جو
کالجون کی مباحثہ کرنے والی سوسائٹیون اور لندن کلب سے تعلق رکھنے کی
صورت مین گوش گزار ہوتے رہتے ہین باوجودیکہ اس سے پہلے اِن مین سے
کبھی کسی ایک نے بھی عملاً رود بار انگلستان کو عبور نہین کیا تھا اور وہ سب
کے سب ایک زیتون کے درخت کو دیکھکر یہ نہ سمجھہ سکے کہ یہ کیا درخت ہے۔ جو
مگر وہ تنقیدی خیال رکھتے تھے اور ہر ایک معاملہ مین فیصلہ کُن رائے پیش
کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کالے آدمیون پہ مہربانی کرنا عبث ہے اور اسی
بنا پر انکی رائے تھی کہ نوآبادیون کے معاملات مین گورنرون کو بالکل خودمختار
ہونا چاہیے۔ علاوہ اسکے وہ ارسیات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور توہین
سمجھتے تھے کہ غیر سرکاری اسٹیمرون کی رقم کثیر ادا نکرنے کے باعث برٹش ٹیکس
دہندگان کے مقابلہ مین جرمنون نے شرقی افریقہ کے ساحلون پہ ایک
تجارتی راستہ قائم کرنے مین کامیابی حاصل کرلی ہے وہ مسٹر گالبرتھ یول کی
جلاوطنی کے بھی مخالف تھے۔ اِن نوجوانون کی بابت میری تمنا ہے کہ یہ
عمر کے ساتھ ساتھ عقل مین بھی ترقی کرین۔ کیونکہ ایسے خیالات سے ہماری

وسیع سلطنت کو بہت نقصان پہونچتا ہے اور ہمارے بعض نوجوان سپاہی اور سول سرونٹ اصحاب کا اپنی غیر انگریز رعایا سے حقارتانہ برتاؤ اگر خطرناک نہیں تو بیہودہ ضرور ہے۔

سنا جاتا ہے کہ کسی زمانہ مین اُس باغ ہسپرائیڈس کی حفاظت کے لیے جس کی شادابی اور سرسبزی بر محل وقوع ہونے کے باعث ساحل سمندر کو بھی ناز تھا خوفناک درندے تعینات تھے اسی طرح اب شمالی افریقہ کے اطراف برقہ اور اُسکے جانب غرب پھیلے ہوئے قطعات کی نگرانی پر زمانۂ حال کی فوجی قوت تعینات ہے۔ اطالین کروزر مصری پولیس اور فرانس کی الجیرین فوج کی حاسدانہ نگرانی کے باعث فریقین کی کسی ایک حلقہ تک رسائی دشوار ہو رہی ہے اور فرانسیسی افسرون نے اٹلی کی پیہم شکایتون سے متاثر ہو کر بغرض بندش سامان ممنوعہ جنگ اپنی نگہبانی کو اور زیادہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے بعض حالتون مین جنگی نامہ نگارون کو بھی تکلیف دہ دیر برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مجھے قبل روانگی ہی اس قسم کی شکایتین ایک نامہ نگار کی تحریر سے جس نے فرانسیسی افسرون کے مشورہ کے خلاف کہلا ہوا راستہ اختیار نہین کیا تھا معلوم ہو چکی تھین اس لیے مین ایسی دشواریون کے برداشت کرنے کے لیے بالکل تیار تھا مگر مین بخلاف اس کے فرانسیسی افسرون کی ہر ایک ممکن خوش اخلاقی کے برتاؤ کا معترف ہون۔ خوبی قسمت سے جنوبی سفر مین مجھے تین معقول ہمراہیون کی لطف صحبت سے مستفیض ہونیکا موقعہ ملا جن مین ایک ٹیونس کے مسٹر پرتل دوسر مسٹر بورس امریکن جو ٹیونس کے جنوب مشرق کو بغرض شکار جانا چاہتے تھے تیسرے ایک مصنف مسٹر ایبٹ جو شل میرے طرابلس جاتے تھے اور جن کی رفاقت مجھے ترکی کیمپ تک میسر رہی۔ البتہ ہمین ٹیونس کے بنکون سے غائب

شدہ ٹیونسی سکہ کی فراہمی مین کسی قدر ضرور تردد کرنا پڑا کیونکہ نوٹ اور ہنڈی طرابلس مین بیکار چیزین ہین اور طلائی سکہ فرانس کی مسلمان رعایا ٹیونس کی اُس فیاضانہ دلی ہمدردی کی نذر ہو چکا تھا جو اُنھون نے سلطنت عثمانیہ کو ترکی افسرون کی معرفت ستر ہزار پونڈ گرانقدر چندہ کی صورت مین بطور فرید عملی ثبوت دلی تعلق کے پیش کیا تھا۔

میرے زمانہ قیام ٹیونس مین پانچہزار ایسے خانمان برباد باشندگان مالٹا پناہ گزین تھے جو غریب اٹلی کی گولہ باری اور ساحل سمندر پر قبضہ کرنے کے ایام مین طرح طرح کے مصائب و شدائد کا شکار ہو چکے تھے۔ اُن کی دوکانین لوٹی گئین مکانات برباد کئے گئے اور اُن مین سے کم سے کم آٹھ شخص اٹلی کے پھٹنے والے گولون کے نذر ہو چکے تھے۔ مجھے اکثر مالٹیون سے ملنے کا اتفاق ہوا جو برٹش گورمنٹ کے تغافل شعارانہ برتاؤ سے سخت ناراض تھے اُن کا بیان تھا کہ ایسے سخت وقت مین جبکہ یہودیون نے بھی اپنے ہم مذہبون کی مدد کی برٹش گورمنٹ نے ہمین ہمارے ہی حال پر چھوڑ دیا اور اُن پناہ گزینون مین سے بعض نے جو زیادہ غصہ مین بھرے ہوئے تھے بیان کیا کہ اُنھین کس مپرسی کی حالت مین چھوڑ دینے کا اسقدر افسوس نہین ہے جسقدر اسکا کہ کیون کبھی اپنر انگریزی جھنڈا سایہ افگن ہوا تھا میرے خیال مین اُن کی تمام ناراضی اور اعتراضات بالکل حق بجانب تھے اس پر خطرناک طرہ یہ ہے کہ دار العوام مین برٹش فارن آفس کا لہجہ باشندگان مالٹا کے حق بجانب غصہ کو کم کرنیوالا نہین تھا۔

ٹیونس سے مذہین تک ہمارا سفر پر لطف رہا۔ جونہی ریلوے لائن شوشہ سے سفاکس تک جاری کی گئی ہے اس نے ہمین آرام کے علاوہ الدحیم کے اُس برباد شدہ ایمفی تھیٹر کے جوانوٹا این طرز کا بہترین نمونہ ہے

دیکھنے کے لیے کافی وقت بھی دیا گو انگلستان مین ہمین ٹیونس کے متعلق کافی معلومات میسر نہو نگر دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ بعض لحاظ سے مصر کے مقابلہ مین جہان بغرض سیر و تفریح یورپین اصحاب جاتے ہین ٹیونس کی دلچسپیان بہت بڑھی ہوئی ہین - آب و ہوا خوشگوار آثار قدیمہ کی دلچسپی بیمثل اور انتظام اچھا ہونے کے علاوہ ٹیونس مین ریلوے لائن بھی بڑے رقبون پر پھیلی ہوئی ہے۔

وبائی ہیضہ تھوڑی ہی سی پھیلنے پائی تھی کہ اپنی ابتدائی حالت مین دبا دی گئی اور موجودہ حالت مین یہ خطرہ بالکل بے بنیاد ہے مگر اس کی وجہ سے ٹیونس کے بہت سے آنیوالے اصحاب رُک گئے۔ سفاکس سے مدنین تک - جن گڑگڑاتی ہوئی چھ پہیہ گاڑیون کی آمد و رفت جاری ہے وہ معمولاً مسافت جلد طے نہین کرسکتین ۔

اِس لیے ہمنے سفاکس سے بنی غردان تک چھہ چھہ پونڈ کرایہ کی موٹر کارون پر بیٹھکر ایسی سرعت سے اُن فرانسیسی سڑکون پر جنھین طرابلس مین آنکھین ڈھونڈھتی تھین گذرنا شروع کیا غبیض مین ناشتہ کرنے کے بعد جہان ہیضہ پھوٹ پڑا تھا رات کے کھانے کے وقت مدنین پہونچ گئے، یہان ہمنے عربون کا اوسی قسم کا ناچ دیکھا جیسا کہ قبل ازین بسکرہ مین جہان بہت آدمیون سے بھرے ہوئے عربی قہوہ خانون مین ۔ بدنام کنندہ نکونامی چند انگریزی سیاح معہ اپنی اُن بیٹیون کے جنھین یورپ میں بغرض تحفظ منظر بد نقاب پوش رکھا جاتا ہے طبقہ والدینل کی بدنام عورتون کے دوش بدوش بیٹھے ہوئے عربون کا ناچ دیکھنے مین جو مشرقیون کی منظر مین خواہ کتنا ہی پر لطف کیون نہو مگر مغربی اُسے بیہودہ حرکات سے زیادہ معزز خطاب

نہین دیسکتے۔

مدین پہونچنے سے ذرا پیشتر سرحد عبور کئے ہوئے اور براہ سفاکس قسطنطنیہ جانیوالے تین ترک جو یہ گاڑی مین بیٹھے ہوئے ہمین ملے جو میدان جنگ سے تابنی گردان پچیس روز کے عرصہ مین براہ دیہات دوری کے راستہ سے پہونچے تھے گو جنگ اٹلی کے باعث بظاہر ہر ایک چیز سے جو دولت مین شمار کیجا سکے محروم ہو چکے تھے مزید برآن دو شخصون کی ٹانگون مین زخم بھی موجود تھے مگر اس پر بھی باوجود حفظ مراتب کی پابندی کے اُن کی ہر ایک بات سے زندہ دلی مترشح ہوتی تھی اور وہ یہ سُنکر بہت خوش ہوئے کہ مین اُنکی قوم سے ہمدردی رکھتا ہوا طرابلس جا رہا تھا۔ سفاکس سے تا اختتام سفر تمام عرب اس سے مطلع معلوم ہوتے تھے کہ ہم کہان جا رہے ہین کیونکہ اُنکا ہمارے ساتھ غیر معمولی دوستانہ برتاؤ رہا اور حتی المقدور اُنھون نے ہر ایک ممکن موقع کو اپنی دوستی کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

حمہ سے کچھ فاصلہ پر وہ خوبصورت جبل متمتہ کی پہاڑیان سینہ اُبھارے میدان مین کھڑی دکھائی دیتی تھین جن کی اپلندیون پر سایون کی کثرت مشرقی شاعرانہ نکتہ منظر سے چوٹیون کا کام کرتی ہے اور جن کی وجہ سے سیاحون کو رہبری کے لیے مقامی عربون کا حاصل کرنا دشوار ہو رہا ہے یہ وہی پہاڑیان تھین جہان پر مسٹر یورس بہت سے بارہ سنگون کے شکار کرنے کی اُمید رکھتے تھے مگر باوجود تکملہ جملہ انتظامات متعلق بہ شکار اُنکی رائفلین ابھی تک نہین آئی تھین اس سبب اُنھون نے تابنی گردان بطور مزید عنایت لطف صحبت سے ہمین محروم نہین کیا۔

دو ترکی افسر بہ تبدیل لباس غیر مصرت رسان سیاحون کی وضع سے

مدین کی ایک گلی میں کھڑے ہوئے سرحد عبور کرنے کے موقع کا انتظار کر رہے تھے میرے خیال میں تقریباً ساٹھ افسر اسی ترکیب سے نکلکر اپنے رفقا کے شریک حال ہو چکے ہیں۔ ہمنے سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا ڈھیر اُن یورپین ٹوپیوں کا دیکھا جنھیں عثمانی سپاہیوں نے اپنی سرزمین کا یقین ہوتے پر اپنی جیبوں سے چھپی ہوئی طربوش نکالکر پہنتے اور اپنی کارروائی کے بخیر وخوبی انجام پانے کی مسرت میں قہقہہ لگاتے ہوئے پھینکدیا تھا۔

میں خصوصیت سے اُس عجیب اور زیر تربیت جائیو فوج کے دیکھنے کا متمنی تھا جس کا ایک حصہ مدین کے قریب تعینات ہے اور جس کے سپاہیوں کے زیب تن ہونے سے اُس معمولی آسمانی و سُرخ وردی کو جو فرانس کی عام پلٹنوں میں مروج ہے اسوجہ سے عار ہے کہ اسکے سپاہی چور اوچکے اور قاتل ہونے کے سبب قواعد وغیرہ کے بعد شام کو حفاظت سے مقفل کر دئے جاتے ہیں۔

اس جائیو فوج سے وہ فارن لیجن (غیر ملکی) فوج متعینہ جنوبی الجیریا جس میں کسی زمانہ میں ایک بشپ معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہوا تھا اور بالفعل نصف جرمن اور نصف باستثنا انگریزی قوم کے دیگر اقوام کے سپاہی ملازم ہیں مختلف ہے۔

آج کل جنوبی ٹیونس میں یہ پُر نتائج حکایت بہت مشہور ہو رہی ہے کہ ایک شریف علم حیوانات کے شایق انگریز سیاح نے غفسہ کے غاروں میں رہنے والی چمگادڑوں کے نمونے لانیوالوں کو فی چمگادڑ پچاس سانٹیم انعام دینے کا اعلان کیا تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک عرب زندہ چمگادڑوں کی چار بھری ہوئی بوریاں لے آیا جنھیں دیکھکر یہ نادان سیاح بہت گھبرایا

اور اُس دقت سے بچنے کی کوئی سبیل نہ معلوم ہونے پر اُسکو مجبوراً حسب وعدہ آٹھ پونڈ کی گرانقدر رقم ادا کرنے پڑی۔

بنی غردان کو جانیوالی سڑک سرکاری طور پر لیبیٹ کھلاتی ہے جسکی شکستہ حالت دیکھکر میرا موٹر کار و ٹکو زیادہ کرایہ پر حاصل کرنے کا افسوس جاتا رہا کیونکہ مالکان کے لیے اپنی مشین اور ٹائٹروں کو ایسے ناہموار سڑک پر لیجاتا خالی از خطرہ نہ تھا۔

طغیانی کے آثار سے جو ہر ایک جانب نمایان تھے ظاہر ہوتا تھا کہ زمانہ برسات مین یہ سڑک تقریباً ناقابل گذر ہوتی ہوگی۔ راستہ مین ہمین ایک ایسی خشک ندی بھی ملی جس مین کماحقہ طغیانی کے آثار پائے جاتے تھے اور جو سڑک کے ایک پُل کے نصف حصہ کو بہالے گئی تھی جس کی وجہ سے پانی کو دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑا تھا۔

بنی غردان کے جسپر شیوخ حکومت کرتے ہین ایک فوجی حلقہ مین واقع ہونے کے باعث جہان ہم دوپہر کو پہونچ گئے تھے۔ گھوڑون اور اونٹون کے لیے کمان ڈینٹ سے احکام حاصل کرنے پڑے یہان خوش قسمتی سے انجمن ہلال احمر کے چہہ ترکی ڈاکٹرون کی ایک ایسی جماعت سے ملاقات ہوئی جو معہ بہت سے شفاخانہ کے اردلیون ذخیرون اور تیماردار مردون کے بسرکردگی نہایت ملنسار اور ذی علم ڈاکٹر عبدالکریم سباطیر سے پروفیسر طب استنبول یونیورسٹی جلد میدان جنگ کو روانہ ہونیوالی تھی۔ زمرۂ ملازمان مین پیرٹ فیشن کی اونچی ہیٹ اور بکری کی کھال کا کوٹ پہنے ہوئے ایک البانی عثمان نامی شخص بھی تھا جو مستعد اور شہسوار ہونے کے ساتھ یونانی اور ترکی زبانین جانتا اور مجسم تمسخر ہونے کی وجہ سے سب کی دلبستگی کا باعث

تھا۔ اسی ہلال احمر کی پارٹی کے ساتھ میرے لندن کے متعارف کپتان ٹیلیہم بھی تھے جو قبل ازین بماتحتی جنرل فرنچ جنوبی افریقہ کی جنگ مین شریک ہو چکے تھے انکو دوبارہ اور پھر ایسے موقعہ پر دیکھنا بہت زیادہ پُرمسرت تھا۔

اس پارٹی کو بہت دقتین برداشت کرنے کی وجہ سے سرحد تک پہونچنے مین ایک ماہ کا عرصہ صرف کرنا پڑا اور جبکہ سفر کی ابتدا پُرآرام اور سینٹ ایکسپریس ریلوے سے کی گئی تھی تو اس کی انتہا ذلیل اور تکلیف دہ کاروائی ظفر پرطے مراحل کی صورت مین ختم ہونیوالی تھی یہ جماعت قسطنطنیہ سے براہِ مارسیلز جب ٹیونس پہونچی تو تیمارداروں کی تعداد مین زیادتی کا شبہ ہونے پر سرکاری کاغذات کی گہری جانچ پرتال کے بعد تقریباً ایک درجن ترک روک دئے اور واپسی پر مجبور کئے گئے۔

ہماری انجمن صلیب احمر کو بھی براہِ انسانی ہمدردی قابل ڈاکٹرون اور تیمارداروں کا انگریزی اسٹاف طرابلس ضرور بھیجنا چاہیے جبکہ ایسی مدد عثمانیون کے حق مین نعمت غیر مترقبہ اور ہماری کروڑون مسلمان رعایا ہند کی منظر مین مستحسن قرار پائیگی۔

غبیض مین ایک عرب رہنما محمد کا چھوٹا سا مکان سرراہ واقع تھا جسکی وجہ سے مکین کو اپنے پیشۂ رہنمائی کی ضرورت یعنی مسافرون کی آمد و رفت کی خبرگیری مین خاص سہولیت حاصل تھی محمد اپنے چست لباس مین خوبصورت معلوم ہوتا تھا اور حسب بیان نامبردہ اس کی پھندنے دار ٹیولس کی ٹوپی ساڑھے چار فرانک اور ریشمی لبادہ معہ ٹوپ جو باہم سلے ہوتے تھے ساٹھ فرانک کی قیمت کے تھے۔

رہنما مذکور عزیزیہ تک میری اور مسٹر ایبٹ کی خدمتگاری کا معاملہ طے

کرکے اپنی بیوی اور رشتہ کے بھائی سے رخصت ہوئے اور سامان سفر درست کرنے کے لیے اپنے مکان میں چلا گیا جہاں سے وہ الوداع کہہ کر تھوڑی دیر میں معہ اپنے روزانہ پہنے کے کپڑوں کی گٹھری کے واپس آکے ہمارے اسباب کی بوری پر سفر کرنے کے لیے تیار ہو کر بیٹھ گیا۔ ہم معہ اُس نئے ملازم کے سرحد کے قریب ہوتے جارہے تھے جس کی بابت مجھے بہت اندیشہ تھا کہ بدون صریح اجازت کے سرحد کیونکر عبور کر سکیگا لیکن اُس نے مجھے یہ کہکر مطمئن کردیا کہ اگر محافظان سرحد اُسے واپسی پر مجبور کرینگے تو وہ بظاہر رنجیدہ حالت میں اُن کے احکام کی تعمیل کریگا مگر رات کو خرگوش کی طرح پوشیدہ طور سے سرزمین طرابلس کے کسی قریبی مقام پر آکر ہم سے ملجاویگا۔

پانچ دن کے سخت سفر کے بعد مسافر بنی غردان سے عزیزیہ تک پہونچ سکتا ہے یہ امر آسان نہیں ہے کہ کوئی شخص یکے بعد دیگرے منازل کی ٹھیک ٹھیک کیفیت بیان کرسکے کیونکہ جہانتک مجھے معلوم ہے طرابلس کا کوئی قابل اعتبار اور صحیح نقشہ موجود نہیں ہے حتی کہ جو نقشے دستیاب ہوتے ہیں اُن میں باہم مختلف مقامات کے ناموں میں بھی اختلاف ہے حال ہی میں جو دو نقشے لندن اور فرانس میں مرتب ہوئے ہیں اُن میں بنی گردان تک کا پتہ نہیں حالانکہ یہ شہر سترہ سال سے آباد ہے بہرحال اُس شخص کی رہنمائی کے لیے جو براہ سمندر ٹیونس پہونچے یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ اسکے واسطے سب سے سیدھا وہ راستہ ہے جسکا طول دو سو چالیس کیلو میٹر یا ڈیڑھ سو میل ہے اور جو شوشہ بوغماش زوارہ اور زاویہ ہوتا ہوا بنی گردان جاتا ہے۔

دوسری سمت کے متعلق مجھے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ جو شخص براہ مصر شرقی سرحد کو عبور کر کے ولایت طرابلس میں داخل ہونا چاہے اُسے

بہت زیادہ وقت کا ناکافی ہو سکے علاوہ اپنے کافی نفری بیابانی سفر کے واسطے تیار رہنا چاہیے جیسا کہ طرابلس یا شمالی افریقہ کی زندگی کی غیر دستیابی کی صورت مین کم سے کم چھ ہفتہ تک جاری رہیگا

یہ امر تصور کیا جانا ممکن ہے کہ نشاطبے کی فوج کا تعلق بیرونی دنیا سے کسی وقت مین بھی منقطع کیا جا سکے کیونکہ ایک توٹیونس کی تمام مسلمان آبادی دوسرے باشندگان ایک لاکھ اطالیون کے براعظم یورپ کے ہر حظہ کے اُن کثیر باشندگان کا بہت بڑا حصہ جو ٹیونس مین اقامت پذیر ہین ترکون سے اُن کی موجودہ کوششون مین دلی ہمدردی رکھتے ہین - اور ایسے ہی محسوسات مصر کے طول وعرض مین پھیلے ہوئے پائے جاتے ہین اس صورت مین اگر ٹیونس اور مصر کی گورنمنٹین صرف ایک قسم کی احتیاط عمل مین لاتے ہوئے بھی اپنے تمام لیدہین سپاہی صرف اسی خدمت کی انجام دہی کے واسطے مامور کردین تو بھی ان وسیع اور ناقابل تسخیر سرحدونکا بہت چھوٹا سا حصہ کسیقدر قابل اطمینان نگرانی کے تحت مین داخل فرض کئے جانے کے قابل ہوگا اور بہت بڑے حصہ کے واسطے انکین مصری سوڈانی اور عربون کی ضرورت واقع ہوگی جن کی اپنے ہم مذہبون سے گرم جوشانہ ہمدردی مسلمہ ہے -

بخلاف اسکے فرانس کو خود بھی خور مقامی اطالیون نے اپنے سفیہانہ چال چلن سے اس قابل نہین چھوڑا کہ وہ بخوف بدامنی اپنا ایک سپاہی بھی زیادہ عرصہ کیواسطے سرحد پر بھیج سکے - کیونکہ مقامی اطالیون نے اپنے ہموطنون کی بآسانی حاصل ہونیوالی ابتدائی فتوحات کی تقریب پر برانگیختہ کن طریقون سے اظہار مسرت کیا جس کی وجہ سے قصبات و مواضعات کے عربون مین سخت اور نفرت آمیز اشتعال پیدا ہوگیا -

ٹیونس کے حکام پر بالکل بیخبری اور لاچاری کے عالم مین اُس قومی تنفر کے نتیجہ کا اظہار ہوا جبکہ وہ اپنی عربی لباس رکھنے والی فرانسیسی زواوفوج کو بتعداد کثیر مراکو، اور ٹیونس کے ہیضہ سے متاثر ہونے کے سبب دیگر قسم کی تمام فوجون کو بطور عارضی دار الحکومت سے دُور دراز فاصلہ پر پہنچ چکے تھے چنانچہ عربون اور اطالیون کے درمیان تشویش ناک ہنگامہ برپا ہونے پر صرف ڈھائی سو زواوفوج کے سپاہی میسر آسکے اور بغیر بندش ظلم وقتل تمام دن جاری رہا۔ بائنرٹا سے بذریعہ تار مدد طلب کی گئی اور چار سو زواوفوج کے اور سپاہی بہم پہونچنے پر شہر مین معمولی امن قائم کیا جا سکا۔ لیکن اسپر بھی - یورپیون کو مقررہ وقت کے خلاف دیسی حلقون مین جانے کی اجازت ہفتون نہ دیجا سکی۔

طرابلس کے متعلق عام طور پر گفتگو کرنیکا اشتیاق تمام سرحدیون مین پایا جاتا تھا۔ کیونکہ آج کل جنگی کارروائی بالکل بند تھی اور اس کے ساتھ ہی یہ بات صاف نظر آتی تھی کہ اطالیون کو بڑی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اُنکے کمانڈر نے ہر ایک ممکن کوشش اس امر کی کی تھی۔ کہ عام طور سے یورپ اور خصوصیت سے اٹلی مین اس کی دقتون کی خبرین نہ پہونچنے پائین -

طرابلس کا ہیضہ اور پانی کا قحط اطالین حکام کی بڑی پریشانی کا باعث ہورہے تھے حتی کہ شمالی افریقہ مین اس صلیبی جنگ کرنیوالی کثیر التعداد فوج کو بناچاری سرزمین اٹلی سے پینے کا پانی منگانا پڑا۔

فریقین کی فوجون کے باہمی فرق کے متعلق کوئی اختلاف نہین ہے ایک ترک خواہ نظام سے تعلق رکھتا ہو یا ردیف سے حتی کہ ایک بیقاعدہ عرب بھی اٹلی کے کمزور اور جلد گھبرا جانے والے سپاہی سے ہر طرح برتر ہے۔

ایک مسن ترکی جنرل نے اعلان دیا تھا کہ اطالین اپنی جس فوج کو پسند کرین لے آوین اور ایک مقررہ میدان مین مساوی التعداد عثمانی بہادرون سے نبرد آزما ہوکر جنگ کا فیصلہ کرلین۔ اگرچہ یہ طریقۂ جنگ فی زمانہ بیقاعدہ ہے مگر اسکے اندر ایک ایسی خوبصورتی پنہان ہے جس کی قدر سچا بہادر ہی جان سکتا ہے۔

اٹلی کی طرابلس مین غیر حالت ہونے پر فرانسیسیون کے علاوہ یہودیون بحر روم والون اور نامعلوم القوم کے بہت سے باشندون نے جو ٹیونس اور الجیریا مین سکونت رکھتے ہین کھلے طور پر اٹلی کی جانب داری شروع کردی ان لوگون کی جانب داری بعض حالتون مین خود غرضی اور لالچ سے پاک بتلائی جائے مگر مصلحت اور موقع کا خیال انکے طریقہ عمل کو اسکے خلاف ظاہر کرتا ہے کیونکہ اول الذکر یعنی فرانسیسی حکمران جماعت سے تعلق رکھتے ہین اور موخر الذکر تمام اقوام تجارتی جماعت سے جبکہ ایک طرف فرینچ افسر ترکون کی ہمدردی پر ملکی مصلحت کو ترجیح دینے پر اس لیے مجبور تھے کہ انھین دیسی عربون سے کسیقدر خوف آمیز بے اعتباری ہے تو دوسری طرف اطالین فوجی ضروریات کے باعث ٹیونس و الجیریا کی تجارت کو کثیر التعداد جانورون اور کثیر المقدار گوشت و ترکاریون کی گرانقدر قیمت پر برآمد کا زرین موقع ہاتھ آیا ہے اس لیے لامحالہ ٹیونس کی حکمران اور تجارت پیشہ جماعتین خوف زدہ ہوئین کہ اٹلی کو مبادا طرابلس مین ناکامیابی نہو جائے۔

آج کل ٹیونس و مصر مین یہ اہم سوال درپیش ہے کہ اگر عرب یورپ کی ایک دول عظام مین شمار ہونیوالی طاقت کے حملہ کو غیر مؤثر ثابت کردین۔ تو اس حالت مین ان کے لکھوکھا شمالی افریقہ کے ہم مذہبون پر جو صرف

تلوار کے زور سے مطیع رکھے جاتے اور مختلف مقدار مین اپنے عیسائی حاکمون
سے نفرت کرتے ہین کیا اثر پڑیگا۔

ایبٹ اور مجھ سے ایک عرب نے اولًا بار برداری کے دو اونٹون کا
کرایہ بارہ بارہ فرانک طے کیا بعد ازان صرف ایک ہی اونٹ پر ہمارا
سب اسباب بار کرکے چوبیس فرانک کا طالب ہوا مگر یہ عربی وضع کا دہوکا
ہمپر کارگر نہو سکا۔

گھوڑون کی سواری پر ہمنے صحرا کا کاروانی سفر شروع کیا ہماسے پیچھے
سواری کو تیز رفتار و پر آرام موٹر کارین تھین نیکو زمانہ حال کے خوش اسلوب
مسافرخانے اور کھانے پینے کو لذیذ و لطیف غذائین قسم قسم کے پانی اور
شرابین غرضیکہ یقینی آسائش حاصل ہونیوالے اور آرام وہ سامان موجود تھے لیکن
ہمارے سامنے صرف بظاہر نہ ختم ہونیوالا صحرا تھا سامان راحت کو چھوڑ کر
تکلیف دہ صحرائی سفر اختیار کرنے کا باعث اُس نئے علم کو حاصل کرنیکا شوق
تھا جسے بصورت سوال اس طرح کہہ سکتے ہین کہ وہان ہم کیا دیکھین گے
اُس کے ساتھ ہی دو اور سوالات وجہ پریشانی ہو سکتے تھے کہ کس طرح سے
زندگی بسر کرین گے اور کب واپس ہون گے اُسوقت ان تمام سوالات کے
جوابات طاقت بشری سے باہر تھے اور اُن کی نسبت صحیح حالات آیندہ کا
علم رکھنے والا خدا ہی خوب جانتا تھا۔

ہمارا بڑا قافلہ بنی معردان سے شام کے تین بجے روانہ ہو کر تقریبًا آٹھ بجے
شوشہ پہونچا جہان ہمنے نکھری ہوئی چاندنی مین اپنے سامان کا انتظار کیا یہ
فرانسیسی آخری مقام ایک محفوظ پڑاؤ و تار گھر رکھتا ہے جہان ایک ٹھیکہ دار
اور ایک عرب محرر تار سے ملاقات ہوئی یہین ہمین یہ افسوسناک واقعہ پیش

آیا کہ یکایک چھ عرب افسر ایک جرمن ڈاکٹر کو جو انجمن ہلال احمر کے بردہ مین
سفر کر رہا تھا اور جس کی نسبت جرمنی فوج کے طبی اسٹاف سے تعلق رکھنے
کا شبہ تھا روکدینے کے احکام لیے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ یہ قلیل رقم اور ایک
چھوٹے سے چرمی بکس کے ساتھ بلا کسی خیمہ یا کسی اور ضروری چیز کے بہزار
وقت سرحد تک پہونچ چکا تھا تو ایسی صورت مین احکام کی تعمیل کا زیادہ
گران ہونا ایک قدرتی امر تھا اور اُس سے ڈاکٹر کا پریشان ہوتا فطرۃ لازمی
دُنیا کو یونانی زبان کے مٹی پر کندہ کیے ہوئے پُرانے الہامی الفاظ یاد ہین
جنکا لفظی ترجمہ بطریق تصرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو الیسس مین اتنی دیر کرکے
آئے کہ صلح کے شرائط پر بحث ہونی شروع ہو گئی ہو تو اسے اپنی غلطی کے لیے
افسوس کرنا پڑیگا۔ سب قافلہ والے اپنے سفر کو جاری رکھنے کے خواہشمند تھے
لیکن اسباب کا بہت پیچھے چھوڑ دینا بھی تکلیف دہ تھا مجبوراً شوشہ ہی مین
شب باش ہونا پڑا جب کوئی شخص جنگ کے جادو سے مسحور ہونے کیلیے
میدان جنگ کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی اہلیت کا بڑی سختی سے امتحان
کیا جاتا ہے چنانچہ کاروانی طریقہ کی پہلی ہی منزل پر شوشہ مین مجھے معہ اور
آٹھ آدمیون کے ایک کمرہ کی زمین پر سونا نصیب ہوا جسکی وجہ سے صبح پانچ
بجے بیدار ہونے پر مجھے کپکپا دینے والی سردی معلوم ہوئی گو خوش قسمتی سے
مینے عزیزیہ مین ایک عرب سے سفری بستر خرید کر لیا تھا مگر بدقسمتی سے اسکے
اکثر پیچھے رہ جانے کی وجہ سے اس سفر مین مجھے بہت دفعہ زمین پر سونے
اور کبھی کبھی پڑ رہنے کا اتفاق ہوا کیونکہ زمین کے پتھریلی ہونے کیوجہ سے
مین بخوبی نیند کا آنا دشوار ہے رات ہی کو روانگی کا وقت ساڑھے پانچ بجے
طلوع آفتاب قرار دیا گیا تھا۔ لیکن جہان عربون سے واسطہ ہوا وہان بہتر

سے بہتر تدابیر بھی کارآمد نہایت نہیں ہوتین چنانچہ ساڑھے آٹھ بجے صبح سے پہلے ہم روانہ نہو سکے۔

زمین کی نمی اور آسمان کا کہر مانع تیز رفتاری تھے ہی کہ شوشد کی مسطح دن سے غائب ہوتے ہی موسلا دہار مینہ برسنے لگا اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کھائی کھڈے اسقدر بھرگئے کہ ہم گھوڑون کو بخوبی پانی پلا سکین عربون کی حالت بری تھی گھوڑون کے قدم ہر قدم پر پھسلتے اور عزیب اونٹ چپکنے والی ریت میں دہنسنے لگے۔

سرزمین طرابلس پر بوقماش لب ساحل انگنی آباد ہے جس جگہ پہلے کسی زمانہ مین رومیون کا شہر لپیڈن آباد تھا یہان پرانا ترکی قلعہ بھی ساحل کے قریب پہاڑی پر واقع ہے اور ایک کم بلند چٹانون کا سلسلہ ساحل کے متوازی دو میل تک پھیلا ہوا اور اُس جگہ کو گھیرے ہوئے ہے جہان ایک عمدہ بندرگاہ تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ بحالت موجودہ چند کشتیان ترکی بلاک ہوس کے دائین جانب پھیلی ہوئی تھین۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ پرانی لنگراندازی کی جگہ شمالی افریقہ کے اور بندرگاہون کی بدقسمتی مین شامل ہو چکی ہے اور اُنھین کی طرح اُس ریت کی کیچ نے جو اس خطرناک کنارہ مین بکثرت پائی جاتی ہے اسجگہ کو بھی خراب کردیا ہے۔

یہ مجھے پہلا ہی موقعہ تھا کہ مینے بوقماش مین ترکون کے مقابلہ مین اٹلی کی فوجی طاقت ان نیچی نیچی چٹانون سے تھوڑے ہی فاصلہ پہ ایک اطالین کروزر کی شکل مین دیکھی جس کے دو دو کشون سے دہوان نکلتا ہوا ہمین دکھائی دے رہا تھا ہمارے بوقماش پہونچنے سے پانچ دن پہلے پرانے ترکی قلعہ پہ اِس حالت مین کہ اُس کے محافظون مین صرف ایک ترک اور دو عرب

سپاہی تھے اطالیون کی اس تنگ ظرفی کے باعث گولہ باری کی گئی تھی جس کی
نسبت اس صورت مین کہ یہ قلعہ فوجی نظر سے کچھہ خصوصیت نہین رکھتا
تنگ ظرفی کے سوا اور دوسرا خیال قائم نہین کیا جا سکتا۔ اس گولہ باری کا فائدہ
صرف اسقدر ہوا کہ قلعہ کی عمارت مین دو یا تین سوراخ ہوگئے۔ مینے بچشم خود
بارہ پونڈ وزنی پھٹنے والے گولے کے اجزا ادہر ادہر بکھرے ہوئے دیکھے
قلعہ کے محافظون کی یہ چھوٹی سی تعداد بظاہر جنگی جہاز کی موجودگی سے ہراسان
تھی نہ دوبارہ گولہ باری کے خیال سے خوف زدہ۔

انجمن ہلال احمر کی پارٹی جس مین اکثر اشخاص طربوش سے پہنے ہوئے
تھے بیس آدمیون پر مشتمل اور اٹلی کی بحری توپون کے لیے ایک للچانیوالا نشانہ
تھے اس لیے ڈاکٹر عبدالکریم بے نے ازراہ دانشمندی یوقماش سے روانگی
اور پہیر کا راستہ اختیار کر کے ہلال احمر کی پارٹی کے کاروان کو اطالیون کی نظر
اور توپون کی زد سے محفوظ کر لیا ورنہ وہ گولے جو بعد مین پھینکے گئے اگر طبی ذخیرہ
کے اونٹون کے قریب گرتے تو انکا راہ گریز اختیار کرنا بہت زیادہ باعث
نقصان و دلشکن ہوتا قبل روانگی ڈاکٹر دن کو عربون سے معلوم ہوا تھا کہ زوارہ
پر بھی جو ہماری دوسری منزل مقصود تھا اکثر اوقات گولہ باری کیجاتی ہے۔
چنانچہ اس معقول وجہ کی بنا پر جس کے باعث یوقماش ترک کرنا لازم تھا
وہ زوارہ سے سات میل جانب جنوب رگدالین مین رات بسر کرنے اور صبح کو
جو راہ مناسب معلوم ہوائے اختیار کرنے کا ارادہ کر کے ہمارے جلد جمع کرنے پر
روانہ ہوگئے۔ کپتان ٹیلیہم مسٹر لیبٹ اور مین بلاک ہوس مین مقیم رہے
جس کی بوجہہ شکستگی و کہنگی آواز دینے والی چوبی دیوارون کے نیچے بیٹھکر ہم نے
ناشتہ کیا جہاز والون نے ہمین اچھی طرح دیکھا مگر گولہ باری نہین کی اسکا سبب

جیساکہ ترکون کا خیال ہے یا تو میری انگریزی ٹوپی تھی جسکو ابھی تک طربوش سے نہین بدلا تھا یا اغلباً یہ کہ دشمن کے ایجنٹون نے بے سلسلہ کی تار برقی یا کسی دوسرے ذریعہ سے اُنکین مطلع کر دیا تھا کہ یہ انجمن ہلال احمر کا کاروان ہے۔

اُن عربون کے پاس جنہون نے گولہ باری زوارہ کی اطلاع دی تھی سب قسم کے اسلحہ بین شمار ہوتیہوالے ایک ایسے قرابین ساختہ بر اشیاء بھی تھی جس پر پندرہ سو میٹر کے دیدوان لگے ہوئے تھے اور جس کے نال کے نیچے چارون طرف گھومنے والی سنگین قائم تھی۔ اس بندوق کے کندے مین ایک بظاہر نہ معلوم ہونیوالا خانہ تھا جس کے اندر تیل کی کپی اور بندوق صاف کرنیکا سامان پوشیدہ طور پر موجود تھا جب مینے اس پر اسرار خانہ و سامان کی نسبت اسکے فخر کنان مالک کو مطلع کیا تو وہ عرب اس خفیہ خبر اپنے کے علم پر بہت ہی خوش ہوا

مجھے طرابلس مین ہمیشہ اس بات کا افسوس رہا کہ مینے بجائے سپاٹ عربی زین کے جس کے رکاب ڈال اسقدر چھوٹے تھے کہ بحالت استعمال گھوڑدوڑ کے سوار کی طرح تکلیف مین رہنا پڑتا تھا اور استعمال نکرنے پر گھوڑے کو دُلکی یا پاشنا دوڑانے کی صورت مین اس کی رکابین کھٹاکھٹ کی آواز کے ساتھ گھوڑے کے دونون پہلوؤن مین لگتی تھین جو مرکب کی تکلیف اور راکب کی ناگواری کا باعث یقین آرام دہ فرانسیسی فوجی زین کیون نہ خریدا جس کے قبور اپنے بیحد کارآمد ہونیکا ثبوت بار بار دیتے رہتے اور میرے افسوس کو تازہ کرتے رہتے مین اپنی تمام عمر مین۔

---

۵۱ یکے از امصار ولایت اطالیہ ۱۲

جسقدر پر مصائب سفر کیے ہین اُن سب مین عام تکلیف کے لحاظ سے شوشہ
سے رگدالن تک گیارہ گھنٹے کا سفر بہت سخت تھا۔

طرابلس مین ہمارے سفر کی اکثر منزلین ایسا اوقات نہ ختم ہونیوالی
معلوم ہوتی تھین۔ ایسی صورت مین تاریکی ہو جانے کے بعد کھجورون
کے جھنڈ دیکھنے یا کتے کی آواز سُننے سے منزل کے قریب الاختتام ہونیکا
یقین کرتے ہوئے بغرض مزید اطمینان قیام گاہ کی نسبت کسی بدو سے سوال
کرنے پر جواب یہ سنکر کہ منزل مقصود کچھہ دور نہین ہے ہم بہت ہی مایوس ہو جاتے
تھے کیونکہ یہ فقرہ طرابلس جیسے ملک مین جہان وقت اور فاصلہ کی کچھہ
پرواہ نہین کیجاتی ہے منزل مقصود کے دور ہونیکا مرادف ہونے کے لحاظ
سے ناگوار خاطر ہونے کے قابل ہے لیکن عرب اُسکی پرواہ نکرکے اوپر آسمان
کی طرف آنکھین اُٹھا کر اور پھر نیچے زمین کی طرف دیکھکر مطمئن صورت سے
بلیساختہ کہدیتا ہے کہ اللہ بزرگ ہے اور ریگستان وسیع۔

زوارہ سے جہان گولہ باری ہوتی رہتی تھی رگدالن مین بغرض حفاظت
آئے ہوئے اسقدر عورتین اور بچے بھرے پڑے تھے کہ قصبہ مین کوئی خالی مکان
روپیہ یا مروت کی خاطر حاصل نہین ہو سکتا تھا لیکن قصبہ کے افسرون
نے ہماری ہر طرح خاطر کی اور ہمین ایک عربی ڈیرا اور دو کمرے دیے گئے۔
جنمیں سے ایک کی عجیب قسم کی تختہ بندی ہو رہی تھی اور دوسرے مین
ایک فرنچ انجنیر مقیم تھا رات سرد تھی اور ہمارے اونٹ بہت پیچھے
اس لیے ہمین کوئی آرام کا موقع نہین تھا اور ہمنے رات بڑی تکلیف سے
گذاری صرف اونٹون کے بالون کا ایک کمبل زمین پر بچھانے کو ملا اور
اوڑھنے کے لیے بجز اُوور کوٹون کے ہمارے پاس کچھہ نہ تھا بجز میرے تمام

آدمی رات بھر سردی محسوس کرتے رہے کیونکہ مین آٹھ سوتے ہوئے آدمیون
کے اوپر سے گزرتا ہوا ایک ایسے کونے مین پہونچ گیا تھا جہان مجھے اپنے
اوپر چٹائی ڈال لینے کا موقعہ ملگیا۔

ہلال احمر کے ڈاکٹرون کے پاس ایک ٹین مسلّ[1] دودہ کا تھا جس مین
رات جو کی کرکری روٹی ڈبو کر کھائی تھی۔ صبح کو ایک عرب اور اُس کی بیوی
عمدہ غلاطہ روغن زیتون مین بھون رہی تھی چنانچہ ہمنے شکم سیر ہو کر اُن کا
ناشتہ کیا عبد الکریم بے کے غلاطہ مین دو چھوٹی چھوٹی عرب لڑکیان
اور ایک فاقہ کش کتا شریک تھے عبد الکریم بے کی سی فیاضی ترکون مین
عام ہے کیونکہ ترک عربون کے برخلاف جانورون تک پر رحم کھانیوالے
ہوتے ہین۔

اثنار سفر مین ہی ہمارے ملازم محمد نے اپنے اصلی جوہر دکھلانے شروع کردئے
گو اُس نے یورپ کے مختلف حصے اور برسیلز کی نمایش بھی دیکھی تھی مگر یہ سیر
عجائبات اور سفر اس کی اصلاح مین کچھ کارآمد ثابت نہین ہوئے وہ ایک شیخی خور
بکی اور ناقابل آدمی تھا اور صاف لیکن عجیب فرانسیسی زبان بولتا اور بسا اوقات
فرانسیسی گیت بھی گاتا تھا مجھہ سے اُس نے بیان کیا کہ ٹیونس مین ایک
فرانسیسی افسر سے ایک خوبصورت لیڈی کے متعلق لڑائی ہو جانے پر اُس نے
فرانسیسی افسر کو ڈوئیل کا چیلنج دیا تھا جس نے خوف اور بدنامی کے خیال
سے دو سو فرانک نذر کر کے اس معاملہ کی شہرت کو دبا دیا نہین معلوم محمد
میری عقل کی نسبت کیا رائے قائم کی تھی اور کیا فی الحقیقت محمد کا یہ خیال تھا
کہ مین اُس کے اس بیان کو سچ باور کرونگا۔

[1] نام کا کارخانہ ۱۲

شب پچھلے دن عربی زبان کی بدولت پچھن کیسلو بیٹر کے سفر میں استفدر تکلیف اٹھائی تھی کہ بیٹے باوجود سخت تمازت آفتاب کے سواری کے مقابلہ میں زوارہ تک سات میل پیدل چلنے کو مرجح سمجھا اور لاپیلی اور بارش کیوجہ سے چپکنے والی ریت کا وسیع میدان طے کر کے ہم ایک درختوں کی قطار میں پہونچے بعد ازان اُن ریت کے ٹیلو نکو جن کے بدون سرزمین طرابلس کا نقشہ بھی تصور میں نہیں لایا جا سکتا یکے بعد دیگرے طے کرتے ہوئے گولہ باری سے پامال کئے ہوئے قصبہ زوارہ کے بازار میں داخل ہوئے جہان ایک عرب کے ادنی درجہ کے مکان پر شراب کا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ روٹی۔ پیاز۔ لیموں۔ ٹماٹر۔ اور کھجوروں کی خوب خرید و فروخت ہو رہی تھی مسلمان آبادی میں شراب کا اشتہار سمندر کی طغیانی کے باعث کہا جا سکتا ہے۔ یہاں میں ایک قہوہ خانے میں کچھہ کھا پی رہا تھا کہ یکایک ایک سمت سے شور و غل کی آواز آئی میں فوراً موقعہ پر پہونچا تو ہلال احمر کے پردہ میں سفر کرنے والے جرمن ڈاکٹر کو مجمع کے درمیان کھڑا پایا جو اب شب کے پردہ میں سرحد عبور کر کے سمندر کے کنارے کنارے زوارہ تک پہونچ گیا تھا اور گو اس کی شکل و لباس بہت خراب حالت میں تھے مگر وہ اپنی کامیابی پر بہت خوش تھا ادہر تمام مجمع اس کے خلاف غصہ کا اظہار کر رہا تھا مگر میرے سمجھانے پر کہ یہ جرمن ڈاکٹر ترکی فوج سے ملنے کو جا رہا ہے سب نے بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور اُس کو بہت اچھی چاء پلائی ڈاکٹر نے مجھہ سے بیان کیا کہ ایک عرب نے اٹلی کا باشندہ سمجھکر اسپر حملہ کیا تو اُس نے اُسے برونگ ریوالور کا ہم شکل سگریٹ کیس بطور طمنچہ دکھا کر بھگا دیا تہا۔

اس انسانی تار برقی کے ذریعہ سے جو شل تمام دنیا کے طرابلس میں بھی ذریعہ اطلاع تھی مجھے اپنے پہونچنے سے پیشتر معلوم ہو چکا تھا کہ ایک پُر اسرار

انگریزدو ہفتون سے زوارہ مین مقیم تھا لیکن بظاہر کوئی شخص اس امر سے واقف
نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ انگریز طرابلس مین کس حیثیت سے داخل ہوا تھا
یہ راز مجھپر اُسیوقت منکشف ہوا جب افسران زوارہ کی قیامگاہ مین داخل
ہوکر مینے گھٹنون پرتسمے باندہے اور کسیقدر فوجی وضع کے ایک ہم ملک کو
دیکھا جس کے بشرہ سے باشندہ برطانیہ ہونے کے علامات بین طور پر ظاہر ہورہے
تھے اس شریف آدمی کو جو طرابلس مین عرصہ تک میرے ساتھ رہا اور جسکے میدان
جنگ تک پہونچنے کے حالات عجیب وغریب اور دلچسپ تھے اس کتاب مین
مسٹر بی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ بی کسی زمانہ مین ٹرانسوال کے ایسی رسالہ
مین ملازم تھا اور میرے نزدیک اعلان جنگ کے کچھہ عرصہ بعد تک بحیثیت
جاسوس برٹش فوج مین کام کرتا رہا ان بعد بحیثیت افسر پولیس اجارہ دار کمپنی
کا تنخواہ دار رہا تھا۔ بی انگلینڈ سے دس پونڈ لیکر روانہ ہوا تھا اور جب وہ براہ
مارسیلز ٹیونس پہونچا تو اُس کے پاس صرف چھبیس شلنگ باقی تھے کیونکہ
تمام رقم سفر اور اُن حادثات کی نذر ہوچکی تھی جو اثناء سفر مین اُسے پیش آچکے تھے
مجبوراً اس تھوڑی رقم پر بھروسہ کرکے ٹیونس سے میدان جنگ کو روانہ ہوگیا۔ بی بجز
انگریزی کے اور کوئی زبان نہین بول سکتا تھا۔ اس سبب سے طرابلس مین اکثر
اوقات دقتین پیش آتی رہتی تھین مگر کبھی کبھی اُسے نفع بھی پہونچتا تھا۔ سرحد کے
افسرون نے اسباب سے دق آکر کہ وہ بی کی خواہش تھی کہ تاعم ناک نہین سمجھ سکے
بی کو اُسی کے حال پر چھوڑ دیا اور اگر عرب بی کے ساتھ فیاضی سے نہ پیش
آتے تو وہ فاقون سے مرجاتا۔

جب باشندگان سفاکس کو بی کا ترکی فوج مین پہونچنے کا
ارادہ مالٹیون سے معلوم ہوا تو انھون نے بطور چندہ پیسہ پیسہ

گنج کر کے اُڑ سٹھ فرانک کی رقم سے بی کی مدد کی اور ایک عرب اخبار نویس
نے جو عزیز یہ ہیں چھپا رہا تھا اپنی حمایت و حفاظت میں لیا اس صورت سے
بی کے لیے راستہ صاف کیا گیا تھا مگر بی بخیریت زوارہ تک پہونچنے پر روک دیا
گیا اور جبکہ وہ موسی بے کے احکام کے خلاف آگے کو روانہ ہو گیا تو ایک
پتھروں کی جماعت خوش اخلاقی کے ساتھ اُسے زوارہ ہی واپس لے آئی -
بی نے غصہ میں بکواس شروع کر دی اور ڈرایا کہ میری قطع حرکت کا برٹش
گورنمنٹ انتقام لے گی گو اس کی بکواس بیہودہ اور بے اثر تھی مگر یہ دوسرا
اچھا موقعہ تھا کہ بی کی تقریر کا ایک لفظ بھی نہ سمجھا جا سکا۔ زوارہ میں بی کی
موجودگی ترکوں کی بڑی دقت اور پریشانی کا باعث تھی اسپر بھی ترکوں نے
بی کے ساتھ ایسا عمدہ برتاؤ کیا کہ شاید برٹش اتاچی کے ساتھ بھی یہ حسن سلوک
نہ کیا جاتا کپتان حسن آفندی نے بی کو باصرار اپنا بستر دیا اور خود مین شب
ایک تکلیف دہ صوفے پر سوتا رہا جو اسقدر چھوٹا تھا کہ سوتے وقت ایک
بید کی بنی ہوئی کرسی پیروں کے لیے اُس کے ساتھ شامل کرنی ہوتی تھی اور
یہ شریف افسر اپنے کھانے میں بھی بی کو برابر شریک کرتا رہا جس کی بابت بی کا
خیال تھا کہ وہ ایسی مہربانیوں کا اسوجہ سے کہ وہ ترکوں کی طرف سے لڑنا
چاہتا تھا ہر طرح مستحق تھا جب اُس نے میرے سامنے اپنا خیال ظاہر کیا تو مجھے
بہت غصہ آیا اور میں نے اُس سے کہا کہ وہ ناخواندہ مہمان ہونے کے علاوہ
بحیثیت سپاہی کے طرابلس میں بالکل بیکار ہے اور سوائے ترکوں کے
اور کوئی دوسری فوج موجودہ حالت میں اسکا اپنے درمیان ایک لمحہ بھی
ٹھہرنا پسند نہیں کر سکتی ہی اکثر اوقات بیوقوفی سے تنکلفی کی باتیں کر بیٹھتا

سلہ فرانسیسی سکہ مساوی ہوتا دس آنہ کے ۱۲

تھا جسکا باعث اس کے بہت سے جاہلانہ خیالات تھے مگر اُس کی باتین ہمیشہ
نیک نیتی پر مبنی ہوتی تھین کیونکہ وہ فیاض طبیعت اور مہربان دل رکھنے والا
شخص تھا۔ ایک مرتبہ بی نے سُلطانی فوج کے عمدہ افسرون مین شمار ہونیکے
لائق موسلے بے سے کہا کہ اس کی باقاعدہ فوج کی قواعد باقاعدہ نہین کیجاتی
اس قسم کی تنقید کا اثر یقینی برا ہوتا چاہیئے تھا مگر یہ نیسرا موقعہ تھا کہ اس کی
تقریر کا ماحصل نہین سمجھا گیا۔ مینے موسلے بے سے بی کی سفارش کی تو انھون
نے مجھ سے کہا تا وقتیکہ صدر مقام سے احکام موصول نہون بی کو آگے
جانے کی اجازت نہین ملسکتی۔ البتہ میری نگرانی کے بھروسہ پر اجازت ملسکتی
ہے جسکو مینے منظور کر لیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بجائے میرے بی نے میری
نگرانی کی اور سچ تو یہ ہے کہ اُس سے زیادہ ہمدرد رفیق مجکو کبھی میسر نہین
ہوا۔ مینے جرأت کر کے بی کو مشورہ دیا کہ اگر وہ باورچی کی خدمت کو قبول کرے
تو میرے ڈیرے اور کھانے وغیرہ مین شریک ہو سکتا ہے اور اس صورت سے
متفقہ کام مین ہم دونون کو آسانی ہوگی۔ اس انتظام کو بی نے قبول کر لیا جسکی
مستعدی اور عملی کام کرنے کی قابلیت نے کیمپ کے قیام کو ایسا پر لطف بنا دیا
کہ ہمارے کھانے پر آس پاس کے آدمیون کی نظر پڑنے لگی۔ بی کا ارادہ تھا کہ
جلد والنٹیر بنکر ترکی فوج مین شامل ہو جائے۔ لیکن مینے اُسے پیشتر ہی سے
مطلع کر دیا تھا کہ وہ اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہو سکتا۔ کیونکہ بغیر عربی ترکی
یا فرانسیسی زبان جاننے کی کمیشن پانے کی توقع نہین ہو سکتی اور بدون قواعد
جاننے کے معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھی بھرتی نہین کیا جا سکتا۔ رہا
عربون کے ساتھ حملون مین شریک ہونا اس صورت مین اٹلی والون کے
ہاتھ سے مارے جانے کے بجائے اپنے ہی ساتھیون کے ہاتھ سے قتل

ہونیکا زیادہ قوی احتمال تھا چنانچہ میری تمام پیشینگوئیاں صحیح ثابت ہوئیں۔ فتحی بے نے بی کو کسی طرح بھی فوجی خدمت میں لینا گوارا نہ کیا جس کی وجہ یہی ہے کہ مسٹر ہانٹیگ کی مختصر خدمات نے عثمانی افسرون کو ایسی تکلیف اور دقت مین مبتلا کیا تھا کہ مجھے آئندہ ایسے انگریزی آوارہ گردآدمیون کے واسطے داخلہ کی قطعی حق بجانب بندش کا خوف ہے جو عثمانی حملہ آور فوج مین بھرتی ہوکر قواعد کی خلاف ورزی کرنا پسند کرتے ہین۔ بی کو بیخوف جاہلانہ بہادری کا پتلا اور شہسواری مین بھی کامل مہارت رکھتا تھا جرأت کا ایک نمونہ تو اس کی اس دلیری سے پایا جاتا ہے کہ بلا کسی تجربہ اور زباندانی کے اُس نے سفر مین محض اپنی اولعزمی سے بڑی دقتون پر فتح پائی تھی اور پورے ایک سو پچاس میل پیدل سفر کر چکا تھا دوسرے عزیزیہ کی مسلسل ایک ہفتہ کی گولہ باری کے زمانہ مین ایسی صورت مین کہ وہ موقعون پہ وہ بال بال بچا برابر عزیزیہ مین قیام پذیر رہا تھا۔ مگر موجودہ جنگ مین وہ کچھ بھی کارآمد نہین تھا۔ اگر اُسے عربی ترکی یا کم ازکم فرانسیسی زبان سے واقفیت ہوتی تو باوجود عدم تربیت فوجی کے وہ ترکون کے واسطے کارآمد جاسوس ثابت ہوتا۔

ہم سب کے ساتھ ترکی افسران زوارہ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتے رہے اور ازراہ مہمان نوازی ہمارے قیام کا انتظام اپنے ہی پاس اُن بارگون مین کیا جو کھجورون کے سائے اور قصبہ کے مشرق مین واقع ہین ان طولانی عمارتون کے بڑے حصہ مین سپاہی مقیم تھے اور اس کے وسطی وسیع برآمدہ دار حصہ مین افسر جسے ایسی مسجد کی تربیت کا افتخار حاصل ہے جو نہ صرف نماز کے کام آتی تھی بلکہ اس مین عربون سے ترکی افسر تجاویز متعلقہ جنگ بھی طے کیا کرتے تھے اور ہمارا اسباب بھی ایک جدید سنتری کے تقرر کیساتھ

اُس مقدس عمارت کے قریب ایک مکان میں رکھا گیا۔ اسلام مین مسجد کی عظمت بمقابلہ کلیسا کی اُس عظمت کے جو عیسائیون مین قرون وسطی سے موجودہ زمانہ تک پائی جاتی ہے کم ہے۔ مسلمانون کی عبادت خالق اور بندے کے درمیان بلا واسطہ ایک ایسا فعل ہے جو امام اور مسجد کے قیود سے آزاد ہے اگرچہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جماعت پر زور دیا ہے لیکن نہ خود انھون نے اور نہ اُن کے مقلدین نے مجمع کی عبادت گذاری کو کبھی وہ وقعت دی جو سینٹ پال اور اسکے بعد کے رہنمایان مذہب عیسوی نے متحدہ پرستش کو دے رکھی ہے۔

زوارہ کا موجودہ افسر اعلی ایک ممتاز یمنی عرب فوجی کالج استنبول کا تعلیم یافتہ اور اُس امام یحیی کا عزیز بماشی محمد موسے بے ہے جس نے اگرچہ پہلے دنون ترکی کے خلاف بغاوت مین شہرت حاصل کی تھی تو فی زمانہ اسلام کو موجودہ خطرہ مین پاکر ترکی کی موافقت و رفاقت مین امتیاز خاص حاصل کیا ہے۔ بماشی موصوف نے جہان زوارہ کی ساحلی کمانڈ مین پوری قابلیت کا اظہار کیا ہے وہین عربون پر اپنا عجیب اثر قائم کر رکھا ہے۔ ہر صبح پشت یارک پر بیقاعدہ فوج کے آدمی متعدد درخواستین شکایتین اور اطلاعین لئے ہوئے جمع ہوتے ہین۔ جن کے درمیان پھٹنے والے گولے سے تلوار کے بیکار ہو جانے کے باعث غیر مسلح طور پر انکا کمانڈنگ بایں ہیئت کھڑا ہوا ہر ایک کی بات سنتا اور نصف گھنٹہ کے اندر اندر تمام عربون کو خوش خوش واپس کر دیتا ہے کہ پیرمین سلیپر اور سر پر سفید چھوٹی ٹوپی ہے تو ٹانگون مین پرانا پتلون۔

میجر موسی بے جیسا رحمدل ہے ویسا ہی ضرورتاً سخت گیر جب اول مرتبہ قصبہ پر گولہ باری ہوئی ہے تو باشندون کی سراسیمہ حالت سے پایا جاتا تھا کہ

نامور مجاهد طرابلس موسی بک کمانڈر زواره

ALHILAL PRESS.

کل قصبہ کی آبادی یک لخت بھاگ نکلتی ہوئی تو وارہ کو اٹلی کی خشکی پر اترنیوالی فوج
کے رحم پر چھوڑ دے گی لیکن موقع شناس میجر موصوف نے یہ دیکھتے ہوئے
کہ اس کے حکم کی تعمیل کو عام اضطراب کے آگے پس پشت ڈال دیا
گیا ہے مصلحتاً مضطرب کن جماعت کے دو خاص سرغنون کو بذات خود اپنے
ریوالور سے ہلاک کر کے پُر امن سکون قایم کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مستوجب
نفرت حملہ آورون سے سرزمین طرابلس پر پہلا قدم رکھتے ہی مقابلہ کرنے کی
نیت سے اُٹھیں عربون کی ایک بڑی جماعت جو اٹلی کی اچانک گولہ باری
سے مرعوب ہو چکی تھی۔ روزانہ ساحل سمندر پر اٹلی کی خشکی پر اترنے کی عرصہ سے
دبی ہوئی دہمکی کے انتظار میں تاک لگائے بیٹھی رہتی ہے اور اُن کی نظر مین
پُرشور پھٹنے والے گولون کی آتشباری کی آتشبازی سے زیادہ وقعت نہین
رکھتی ہے موسی بے نے جو تدبیر سیدی سعید مین خشکی پر اترنیوالی فوج کے
راستہ کی بابتہ اختیار کی تھی اُس کا ذکر کسی اور عمدہ موقع کے لیے محفوظ
رکھتے ہوئے اس جگہ یہ ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میجر موصوف
کے قابل تعریف کامون مین عربون کی یہ تربیت بھی داخل ہے کہ اُن کے
سپاہی مناسب موقعہ کو منظر انداز نکرتے ہوئے بے موقعہ آتشباری سے پرہیز
کرتے ہین گو عربون کے مزاج مین اس قسم کی احتیاط کا پیدا کر دینا بادی النظر
مین قابل تعریف تہو مگر جو نقاد عربون کی سخت تیز مزاجی اور من مانی کاروائی
پر بہی طریقہ جنگ سے واقف ہین وہ میجر موصوف کو داد دیے بدون نہین رہ سکتے۔
موسی بے کی ماتحتی مین علاوہ نہایت قابل اور نہایت ہی ملنسار طبع کپتان
حسن آفندی کے ایک فرانسیسی جاننے والا خوش مزاج نوجوان فراق
کمیشن یافتہ افسر تھا اور دوسرا ایک پکا مسلمان ہمر شخص تھا جس نے

اپنی قابل احترام عمارات کے صحن میں معمولی سپاہی [illegible]
کمیشن تک ترقی پائی تھی یہ معمر افسر جسے کہ [illegible] ازراہ
حالت غیض میں لے پکڑ کے سر پر گولے مارتا مگر جیسے یہ تادیب کی جاتی تھی وہ
بجائے ناراض ہونے کے کھل کھلا کر ہنسا کرتا۔

فی الحقیقت اٹلی والون کو مکانات و مساجد سے کسیقدر فاصلہ پر واقع
ہونے کے باعث سمندر سے صاف نظر آنیوالی بارگو پر گولہ باری کرنیکا حق
حاصل تھا لیکن شہل اور مقامات کے نظارہ میں بھی کم از کم بارہ مرتبہ کی گولہ
باری میں بکثرت کرکے غیر محفوظ آبادی پر گولہ باری کو منع کرنے والے قانون کی
خلاف ورزی کی گئی ہے میںنے زین سواری پر گلیون میں پھرتے ہوئے بچشم خود
دیکھا کہ بندوقون اور توپون کے ذریعہ سے عمل میں لائی ہوئی تباہی کی علامتین
جابجا نمایان تھین تمام قصبہ مین تنہا ایک منزل سے زیادہ درجے رکھنے کے
باعث بلند ہونے کی وجہ سے خواہ مخواہ گولہ باری کا نشانہ بننے والے بپاشی
کے مکان سابقہ کو کم از کم بیس پھٹنے والے گولے [illegible]
دو گولون کے گرنے کی جگہ ایک [illegible] پھٹنے کا
اتفاق ہوا اور وہان بر اسقدر [illegible] ہوئے پھٹنے والے گولون ۔۔ کے
ایسے ٹکڑے پائے گئے جنپر الفاظ آٹھ پونڈ تحریر تھے۔ گولہ باری سے اگر ایک طرف
چھت میں بڑا سوراخ ہو جانے پر ایک مسجد اور تین چار دوکانین متاثر ہو چکی
تھین تو دوسری طرف بالکل پتھرون کا ایک ڈھیر معلوم ہونیوالے اسکول کے
ہم آغوش زمین ہو جانے پر خود عدالت کی عمارت زخم خوردہ حالت میں سرنگون
تھی۔ اس قسم کے مالی نقصانات کے علاوہ جنکا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔
چند جانین بھی تلف ہوئین ہین ایک مرتبہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے اٹلی

سے اٹلی نے اپنے معمول کے موافق مگر مہذب رواج جنگ کے خلاف بغیر اطلاع کئے ایک شہر پناہ والے غیر محفوظ مکانات پر گولہ باری شروع کر دی جس کی وجہ سے دو باشندے قصبہ سے بھاگ جانے کی کوشش کرتے ہوئے ہلاک ہو گئے تھے ان بے پناہ انسانون مین سے بڑی تعداد نے رگذالن جا کر پناہ لی مگر تھوڑے عرصہ کے بعد واپسی کے موقعہ پر دیکھا کہ باشندگان زوارہ نے جنگی جہازون کی گولہ باری سے بے پروا ہو کر قصبہ مین معمولی طور پر زندگی بسر کرنی شروع کر دی ہے حالانکہ ایک بندوق کی گولہ باری مین بھی کھجور کے درختون مین کھیلتا ہوا ایک حبشی بچہ پھٹنے والے گولے مین سے نکلی ہوئی ایک گولی کا زخم کھا کر فوراً مر گیا تھا۔

لہذا ہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی نے اپنی بزدلانہ گولہ باریون مین ہر قسم کے پھٹنے والے گولون کا استعمال کیا ہے کیونکہ ہمنے زوارہ مین شریپنل اور چھ انچ قطر کے پھٹنے والے گولون کے ٹکڑون کے علاوہ اور ایسے اجزا بھی دیکھے جو مختلف قسم کے پھٹنے والے گولون مین استعمال کیے جاتے ہین۔ سوائے اسکے ہمنے سو سے کم و بیش ایسے پھٹنے والی گولیون کی ایک کثیر تعداد دیکھی جو چھ پونڈ کے پھٹنے والے گولے کی گولیون سے کہیں بڑی تھین کم از کم پانچسو پھٹنے والے گولے اس چھوٹے عربی قصبہ اور اس کی بارگون پر کسی وقت کے بعد ہونیوالی مختلف گولہ باریون مین پھینکے گئے تھے دوسری دفعہ کی ۳۰ نومبر سے ۴ دسمبر تک پانچ دن متواتر ہونیوالی سب سے بڑی گولہ باری مین کلیتہ پھٹنے والے گولے ہی استعمال کئے گئے تھے جو پہلے روز اول دس بجے دن اور باقی ایام مین صبح ہی سے ۸ بجے سہ پہر تک مسلسل طور پر جاری رکھی جاتی تھی۔

فوجی عمارت کو بُری طرح سے نقصان پہونچایا گیا تھا جس کمرہ مین مین مقیم تھا اسمین سے بنظر احتیاط ہر ایک چیز از قسم فرنیچر علیحدہ کردی گئی تھی کیونکہ ایک مرتبہ ایک گولہ کھڑکی مین سے نکلکر دیوار مین لگ چکا تھا جس کی وجہ سے تمام عمارت مین پھٹنے والے گولے اور گولیون سے پیدا ہونے والے چھوٹے بڑے سوراخون کے مجموعی طور پر پینتیس بیس نشان موجود تھے ایک اور گولہ سپاہیون کی بارگ کے کونہ مین لگتا اور ایک کھجور کے درخت کے دو ٹکڑے کرتا ہوا زمین پر لگ کر افسرون کے کمرہ کی بیرونی دیوار مین سوراخ پیدا کر کے ٹھنڈا ہوا تھا۔

ترکی فوج کا کوئی شخص بھی ان تقریباً روزانہ پیش آنیوالے واقعات سے ذرا بھی متاثر نہ معلوم ہوتا تھا تاہم زوارہ چین اور آرام سے زندگی بسر کرنے کے لائق نہ تھا کیونکہ کبھی دن اور کبھی رات مین سنتریون کے پاس سے خبر لانیوالا سپاہی آکر کہتا کہ اٹلی کا جنگی جہاز قصبہ کی طرف آرہا ہے جسے سنکر ہر ایک شخص اُن وسیع ریت کے ٹیلون کی جانب چلدیتا جو آبادی اور ساحل سمندر کے درمیان واقع اور سمندر کی سمت سے حملہ ہونے کی حالت مین کمین گاہین ثابت ہو اکرتی ہین جہان پہونچکر ترک و عرب نشیبی حصون مین اسوقت تک پڑے رہتے جب تک جنگی جہاز گولہ باری سے اُن کے سرون پر ضایع کرتا رہتا یا تھوڑی دیر تک لگا کر آہستہ آہستہ واپس نہ چلا جاتا۔

ترکون کے اطوار سے پایا جاتا تھا کہ وہ گولے و گولیون کو حقیر سمجھتے ہین حتی کہ بعض اوقات اطالیون نے پھٹنے والے گولے ریت کے ٹیلون پر بھی اُٹھائے لیکن اکثر ترک سپاہی نشیبی حصون مین پڑے سوتے رہے اور بعض سن رسیدہ سپاہی تو بدون نتیجہ کا خیال کئے کھلے میدان مین پڑے ہوئے خراٹون سے توپون کی آواز کا جواب دیتے رہے۔ البتہ عرب دشمن کو نگاہ

رکھنے ہوئے مکانات اور کھجوروں کو تباہ کرنیوالے حملہ آوروں پر بہت بڑی دشمنی کو ظاہر کرنیوالی لعنت بھیجتے رہتے تھے - ان لوگون مین کسقدر شاندار قومی مادہ ہے جن مین کا ہر ایک شخص خوبصورت مستعد اور ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے پر قادر اپنی غریبانہ جھونپڑی اور بے آب و گیاہ بیابان کی حفاظت کی خاطر چیٹیل میدان مین کھڑے ھوکر بغیر تھرتھری کے یوروپ کی خوفناک آتشباری کا مقابلہ کرتا ہے -

جو بیوقوفانہ روایتین اٹلی کے اخبارون مین شایع ہوئی ھین از انجملہ ایک یہ ہے کہ عرب ترکون کے دباؤ سے لڑ رہے ہین - علاوہ اسکے خیال کے کہ طرابلس مین عربون اور ترکون کی تعداد مین کیا فرق ہے - مین وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ جو شخص لفظ اٹلی کو اپنی زبان سے ادا کرکے عربون کے چہرون کی طرف دیکھے اسپر اس روایت کی بے بنیادی پورے طور پر ثابت ہوجائے گی جسکے سے بیان کیا گیا کہ اطالین ترکون سے زیادہ عربون سے ڈرتے ہین اور جبکہ انھون نے زوارہ اور عکا جیسے غیر محفوظ مقامات پر گولہ باری کی ہے تب سے عربون کی نفرت زیادہ پائیداری کے ساتھ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے -

جھوٹی خبرون کی بنا پر میرے آرام مین کئی مرتبہ یاین طور خلل واقع ہوا کہ علی الصباح دروازہ کھلا اور محمد خادم نے ایک ملازم ہوٹیل واقع کیلیے کی شایان شان بے پروائی کے انداز سے کمرہ کے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا کہ "دشمن آگیا ہے" مینے اپنے خیالات اور کپڑے جمع کرنے شروع کئے اور محمد سے کہا کہ وہ کارآمد اسباب کو مسجد مین پہونچا دے کیونکہ ہمارے سونیکا کمرہ خصوصیت سے بحری توپون کے لیے آسان نشانہ تھا اور اس حالت مین صرف بستر کا ضایع ہوجانا بھی

خالی از وقعت ہوتا باہر نکلکر دیکھا تو ترکی باقاعدہ فوج آراستہ ہو کر دشمن کے مقابلہ
کیجانب روانہ ہو چکی ہوئی اور ہم گولہ باری … ہوئی ان خندقوں میں جو
بغرض حفاظت تیار کی گئی تھیں … اس وقت کے انتظار میں جا کر …
ایک مرتبہ میں رینگتا ہوا ایک ٹیلے کی چوٹی پر پہونچ گیا جہاں سے تقریباً
پندرہ سو گز کے فاصلہ پر جنگی جہاز کے لنگر انداز ہونے کی وجہ سے ڈیک تک کا
آدمی بخوبی نظر آتا تھا جس کی … توپیں …
درخت غیر محفوظ تھے اس وقت … خیال کیا جب یہاں کوئی توپ جواب
دینے کے قابل نہیں ہے تو یہ جہاز ازراہ … نیست مخلوق کے …
وسائل پر کس آسانی سے ہر طرح قادر ہے۔ ایک عرصہ کے بعد …
اخبار میں ایک اطالین نامہ نگار کا یہ بیان پڑھکر مجھے کمال تعجب ہوا کہ زوارہ
کی گولہ باری کے اثنا میں اٹلی کے جنگی جہاز کو وہاں توپ سے جواب دیا گیا تھا
اگر یہ سفید جھوٹ نہیں ہے تو نامہ نگار مذکور عربی قصبات کی مروجہ آتشبازی
سے دھوکا کھا گیا۔ زوارہ میں بہت پرانی اور چھوٹے منہ کی صرف ایک توپ
تھی۔ کاش ہمارے پاس ریتیلے ٹیلوں میں پوشیدہ طور پر ایک کارآمد توپخانہ
ہوتا جس کے ایک ہی خطا نکرنے والے گولے سے جنگ دوسرے وار کا عملی
سبق اطالیوں کو حاصل ہو جاتا۔

دشمن کی پیشقدمی کے منتظر ریتیلے ٹیلوں میں پڑے ہوئے سپاہی
بطور دفع الوقتی دلچسپ پیرایہ میں اٹلی کی قوت کا خاکہ اڑایا کرتے تھے۔
کہیں غیر مضرت رسان پھٹنے والی گولیوں کے سرد ہو کر گرنیکا تذکرہ تھا
تو اس سے بھی بڑھکر کہیں اٹلی کی گولہ باریوں کے بیکار ثابت ہونیکا مذکور

سٹ ۱ چھتری جہاز ۱۲

گویا ہی الناظرین یہ امورات جو گپ باری کے طور پر بیان کئے جاتے تھے بعید از قیاس معلوم ہوتے ہون مگر تجربہ کے لحاظ سے غیر معمولی نہ تھے کیونکہ جب پھٹنے والا گولا اپنی سینہ مسافت کے مقابلہ مین بہت کم فاصلہ پھٹتا ہے تو اس کے اندر سے نکلی ہوئی گولیان معمولی پھینکنے والی گولیون سے زیادہ تیزی یا ہن رکھتیں اور ان کے گزرنے سے ایک تیز ی رکھنے والا آدمی محفوظ رہ سکتا ہے حتی کہ بعض اوقات جیسا کہ معلوم ہوا ہے یہ گولیان جیبون اور توشہ دانون کے اندر گر بنا اور کپڑے تک کو نہ خراب کر سکین ہوادہ کو ایک عظیم الشان گولہ باری کے نتیجہ مین دو بکرون کے علاوہ طرابلسیونکو ایک ایسے سانپ کا بھی سخت شدید نقصان برداشت کرنا پڑا جو ٹیلے کی چوٹی پر مردہ پایا گیا تھا اور جس کی ہلاکت کی نسبت بھی یقینی نہین کہا جا سکتا کہ آیا گولہ باری یا اس کے خوف سے وقوع مین آئی تھی یا کسی اور وجہ سے ان دلخوش کن عجب بازون مین ایک عربی اور ترکی کے علاوہ تقریباً کل سلونیکی زبانین جاننے والا البانی مسلمان ارنوٹ نامی بھی تھا جو اگر اپنے شہر یوکارسٹ کی مدح سرائی مین سرگرم تھا تو اس کے ساتھ ہی اپنے روزانہ ایک سنہری لیرا کمانے اور چکاگو مین بسنے والے بھائی کا ذکر رشک سے کرتے ہوئے برٹش سپاہی کی خوراک و تنخواہ وغیرہ کے حالات دریافت کرنیکا مشتاق تھا اور جب ہمنے اس کے ہمرتبہ انگریزی فوج کے نن کمیشن افسر کی تنخواہ سے اُسے مطلع کیا تو وہ متعجبانہ طور پر حیران رہ گیا۔

ہلال احمر کی جماعت معہ کپتان ٹیلیہم عزیزیہ کی جانب بسمت تمام سفر کرتی رہی اور مین مختلف وجوہ سے تین ہفتہ روز زوارہ ہی مین قیام پذیر

۱؎ سلطنت امریکہ کا ایک سکہ ہے

رہا جہاں کا ساحلی نخلستان جو میرے دیکھے ہوئے طرابلس کے تمام مقامات
میں سب سے بہت زیادہ خوبصورت ہے میری دلچسپیوں کا باعث ثابت ہوتا رہا
مسٹر ایبٹ اور مجھ پر بہت ہی مہربانی کرنیوالے کپتان حسن آفندی نے اپنے
یونانی بولنے والے سلونیکی مسلمان ملازم کو جو عموماً ہر قسم کے کھانے اور خصوصاً
ترکی قہوہ بہت ہی اچھا تیار کرتا تھا ہماری خدمت پر مامور کردیا ہماری روانگی
سے ایک روز قبل ایسی حالت میں کہ زوارہ کا یونانی النسل فوجی ڈاکٹر پہلی
گولہ باری کے بعد پناہ گزینوں کے ہمراہ رگدالن چلا گیا تھا بیچارہ حسن آفندی
دوری بخار میں مبتلا ہوگیا میں بذریعہ ٹمپریچر حرارت کے معمولی درجے
پر ہونے کا اطمینان کرکے بازار گیا جہاں اجناس کی قیمت پر زمانہ جنگ کا
مطلق اثر نہیں تھا چنانچہ مریض کے شوربے کے لیے سوا فرانک کو ایک مرغی
جو کسیقدر دُبلی تھی اور مختصر سا ئشم میں بارہ انڈے و آدھ پونڈ مٹر خرید کر
ایک ہوشیار عرب لڑکے کے ہاتھ بایں تاکید کیمپ کو بھیجدئے کہ مرغی کو
جس کے آخری وقت کی بابت میں چاہتا تھا کہ جس قدر ممکن ہو خوشی میں
گذرے مٹر خوب کھلائی جائے میں غروب آفتاب کے بعد کھانا کھا کے
الوداعی گلگشت کے طور پر نخلستان گیا جہاں ہر چہار طرف کبھی کتے کے
بھونکنے یا کبڑوں کی ننھی ننھی آواز سے ٹوٹنے والی خاموشی چھائی ہوئی تھی
دبیر فلک غیر معمولی سُرخی کے ساتھ چمک رہا تھا اور چاندنی اسقدر صاف
تھی کہ بارکوں کے لیمپ گل کردئے جانے پر بھی سمندر سے عمارتیں بخوبی
نظر آرہی تھیں طرابلس میں کسی جگہ بھی فوجی خدمات موسی بے کے
کیمپ سے زیادہ بہتر طریقہ پر انجام نہیں دئے جاتے تھے چنانچہ مجھے ایک

ٹیلے کی چوٹی پر جہان سے جنگی جہاز سمندر مین ایک ڈراونی مخلوق کی طرح پڑا ہوا آہستہ آہستہ سفر کرتا نظر آرہا تھا پہونچتے ہی ایک سنتری نے ٹوکا سینے واپسی پر کمانڈنٹ کو بعد ادائے شکریہ ترکی سفارتخانہ سے حاصل کیا ہوا مہربانی آمیز تعارفی خط دکھاتے ہوئے الوداع کہی اور اُسکی بہادر فوج کی کامیابی کی دعا مانگی تو اُس نے میرے دونون گالون پر بوسہ دیا۔

ہم آٹھ بجے شام کو راہی عزیلات ہوئے رات بہت خوشگوار تھی جس کی دلچسپی کو مسٹر ایبٹ اور بی کے علاوہ دو اور نئے افسرون کی ہمراہیت نے بہت زیادہ بڑھا دیا تھا جو ہماری روانگی سے ایک روز ہی پیشتر سرحد عبور کرکے آئے تھے اور جن مین سے ایک تو اپنے سُرخ کوٹ مین بہت ہی خوبصورت معلوم ہونیوالا اٹھیسوین رسالہ کا کپتان عارف بے تھا اور دوسرا توپخانہ کا ایک عرب افسر باشندہ بیسو پوٹومیا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ہمسفری کے علاوہ مجھے عارف بے کے اور کمالات دیکھنے کے مواقعات بھی پیش آتے رہے خصوصیت سے جسکی جاسوسی کی قابلیت ترکون کے حق مین بیش از بیش کارآمد ثابت ہونیوالی تھی۔

گھوڑے نہ مل سکنے کی صورت مین اگرچہ باربرداری کے اونٹون پر سفر کرنا تکلیف دہ تھا تو عزیلات کے راستہ کے بعض موقعون پر پیدل چلنا بھی دشوار تھا خصوصاً آخری دو میل دہنسنے والی ریت اور بڑے بڑے ریتیلے ٹیلون پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بڑے دشوار گذار تھے اسلیے بعض ہمراہیون نے اونٹ کی سواری کو ترجیح دی۔ مگر مین اور بی پورے چالیس کیلومیٹر کا راستہ پیدل سفر کرتے ہوئے صبح چھ بجے عزیلات پہونچکر تین گھنٹہ

کے واسطے بوریوں پر لپیٹ گئے۔ ہماری زندگی کے طریقے بے ربط اور ہمارے افعال باہم دگر غیر متناسب تھے اگر رات میں جاگنا مقدر رہتا تو دن کو ہمیں عربوں سے گھری ہوئی حالت میں بمشکل سونا نصیب ہوتا تھا لندن میں صبح چار بجے ناچ سے واپس آنیوالے کم شوروغل کی عام موجودگی میں پردوں کے اندر سو سکتے ہیں۔ لیکن طرابلس میں اونٹوں آدمیوں اور دھوپ کی موجودگی میں نیند کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔

دوپہر سے پہلے پہلے ہم عزیلات نہ چھوڑ سکے کیونکہ ہمارے اونٹ بہت ہی سست رفتار تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ وہ ہم سے دو گھنٹہ کی مسافت پر پیچھے رہ گئے تھے ان اونٹوں کے کانوں پر میرے دیکھے ہوئے اور حصص مشرق کے نشانات کی طرح جو مختلف غیر عرب ذرایع سے ماخوذ کئے جاتے ہیں عجیب قسم کے داغ دیئے گئے تھے صرف سقوطرہ میں اس قسم کے نشانات کا ماخذ سب سے پرانے عربی حروف ہیں لیکن وہ بھی زمانہ سابق کے گھوڑوں پر نشانات دینے کے کام میں لائے جانے والے دو متروک الاستعمال یونانی حروف سے دلچسپ مشابہت رکھتے ہیں۔

ایک اور دلچسپ مقابلہ کھیلوں کے بارے میں ہے میں نے زوارہ میں بھی عرب بچوں کو انگلستان کے قصبات اور مواضعات کی طرح ایک ٹانگ اٹھا کر کھیلتے ہوئے دیکھا اور زمین پر جو خطوط کھیل کے متعلق کھینچے گئے تھے وہ بھی انگلستانی طریقہ کے تھے قبل ازیں کھیل کا یہی نمونہ سقوطرہ میں بھی دیکھا جا چکا تھا اور سنسکرت کے وہ الفاظ جنہیں نیچے داؤ لانے کی حالت میں ادا کرتے ہیں بہت ہی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مختلف زبانوں میں ایک ہی مطلب کے واسطے استعمال کئے جاتے ہیں۔

غرضیکہ ان تمام باتون پر غور کرنے سے قدامت کے باہمی واسطون پر تیز روشنی پڑ سکتی ہے ۔

عزیلات سے زاویہ جانیوالا راستہ پہلی رات کے راستہ سے زیادہ پُر لطف تھا کیونکہ یہ راستہ ایسے غیر مسطح قطعات مین ہوکر گذرتا ہے جہان وقتاً فوقتاً کھجورون کے جھنڈ اور انجیر وغیرہ کے کنج ملتے رہتے ہین آٹھ بجے باغات اور کتے دیکھنے مین آئے اور بندوقون کی آواز سے سفر کے ختم ہوجانیکا گمان ہوا مگر ہمین یہ معلوم کرکے بہت مایوسی ہوئی کہ یہ قصبہ سرمان ہے اور زاویہ تک ابھی تین گھنٹہ کا سفر باقی ہے سینکڑون عورتین اور مرد ایک جنگ مین شہید ہونیوالے عرب کی نعش پر جو میدان جنگ سے ابھی لائی گئی تھی باآواز بلند رورہے تھے ۔ اثنائ قیام سرمان مین مین دو افسرون کیساتھ سپاہیون کے ایک چھوٹے سے کمرہ مین بیٹھا ہوا ریوالورون کے متعلق گفتگو کررہا تھا عارف نے میرے اسٹیئر پستول کی بابتہ دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے اپنا بڑے منہ کا تمنچہ دکھاکر جیب مین رکھنا چاہتا تھا کہ اتفاقاً لبلبی دبجانیکی وجہ سے اسکی بڑی گولی نے میرے پیر سے ایک انچ کے فاصلہ پر فرش سنگی مین شگاف پیدا کردیا اور جس کے ساتھ ہی دھماکے سے یکایک لیمپ کے گل ہوجانے پر تاریکی مین ایک عرب لڑکی بھیانک طریقہ سے چلانے لگی ۔ مینے فوراً دیا سلائی جلائی اور ہمین یہ دیکھکر بڑا اطمینان ہوا کہ شگاف فرش سے اچٹے ہوئے ایک پتھر کے ٹکڑے سے لڑکی کی برہنہ ٹانگ کو ناقابل غور خفیف نقصان پہونچا تھا در حقیقت یہی دھماکا اور اندھیرا ہونیکی وجہ سے چلانے لگی تھی ورنہ مین اور وہ بال بال بچ گئے تھے ۔

ہمنے اپنا بقیہ تکلیف دہ سفر شروع کیا اولاً قصبہ سے نکلکر ہمنے
ایک نمناک دہسنے والی زمین کو عبور اور بعد ازان کھجورون کی قطار کو
طے کیا سمندر کے کنارے ایک بگلا اور چند استاف بول رہے تھے
اور ایک چھوٹے سے پانی کے حصہ مین آدمیون سے نہ ورنیوالی
قازین پڑی ہوئی تھین۔ دلدل پار کا نخلستان بڑا شاندار تھا جسکی
اونچے اونچے درخت چاندنی مین زمانہ قدیم کے کسی مندر کے ستون معلوم
ہوتے تھے بیشتر قبل ازین کبھی ایسے شاندار کھجور کے درخت نہین
دیکھے تھے۔ اطراف کی ساری زمین زرخیز تھی ہر ایک جانب انجیر چکیا
آڑو اور موسم سرما کے جو دکھائی دیتے تھے جن کے گرد بڑے قد آور تو ہار کی باڑ
جس مین سے غریب اونٹ کبھی کبھی ایک آدہ مزیدار لقمہ لے لیا کرتے
تھے لگی ہوئی تھی۔ طرابلس کی آبادیون مین کتون کی وہ کثرت ہے
کہ کہین اور دیکھنے مین نہین آئی۔ جب ہم کسی گاؤن یا قصبہ کے نزدیک پہونچے
تو دور ہی سے کتون کی ایک جماعت بطور خیر مقدم بھونکنا شروع کر دیتی
اور ہمارے گلی کوچون مین پھرنے کی حالت مین یہ چھوٹے چھوٹے سفید
کتے غضبناک طریقہ سے بھونکتے ہوئے خام دیوارون مین منہ مارنے
لگتے تھے۔ گو ان کتون کے پیے طرابلس مین کسی قسم کا شکار نہین ہے
مگر پاسبانی کے لیے بہت ہی کارآمد ہین۔ برباد کئے ہوئے قصبہ کے
نزدیک پہونچنے کی خوشی ایک آرام دہ خوشی تھی۔ ایک تھکے ہوئے سپاہی
نے بیدار ہوکر حتی الوسع ہماری راحت کا سامان کیا پہلے ایک برتن
اور اچھا پانی چاء کے واسطے لایا۔ میرے خیال مین بحالت سفر پینے کی
چیزون مین چاء ہی سب سے اچھی چیز ہے باستثناء مدرسہ تمام سرکاری

عمارتیں خراب حالت میں تھیں کیونکہ ولایت طرابلس کے بار خزانہ ہونے کی وجہ
سے گورنمنٹ کا برتاؤ بھی اُسکے متعلق مناسب حال تھا۔
صبح ملاقات کے وقت مجھے کمانڈنٹ اور سول گورنر کے قریب
کرسی دی گئی جہاں ایک حبشی اپنا مخصوص چرمی مشک نما باجا اور بہت سے
آدمی مشرقی طریقہ پر چھوٹے چھوٹے ڈھول بجا رہے تھے جو اپنی طرز
میں مغربی موسیقی سے اصولی مغائرت رکھنے کی وجہ سے ہماری دلچسپی کا
باعث نہیں ہوسکتے تھے میں بخلاف اس کے کالج کے بیسیوں مشرقی طلبأ
کو آکسفورڈ کے موسیقی جلسوں میں دیکھکر خیال کیا کرتا تھا کہ آیا فی الحقیقت
انہیں اجنبی راگ راگنی سے کسی قسم کی موانست ہوسکتی ہے۔ چوک میں
پانچسو پُرشور عربوں کے مجمع سے ایک ہنگامہ برپا معلوم ہوتا تھا جو نشاطیہ
کی فوج میں شامل ہونے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے ہمارے سامنے بینڈ
باجے کے ساتھ چند آدمی دو جھنڈے لائے میں نے تعظیماً اول جھنڈوں کو
اور بعدش باجا بجانیوالوں کو سلام کیا۔ بہاشی سے اور مقامات کی
بھرتیوں کی تعداد کے ساتھ مجھے نواح زاویہ سے ایک ہزار عربوں کی بھرتی
کے حال سے مطلع کیا جس کی نسبت مبالغہ کا شبہ ہوتا ہے گو وہ نیک نیتی
سے گفتگو کر رہا تھا۔ اور ترکوں میں اور بھی بہت سی قابل ستایش
خوبیاں ہوتی ہیں مگر وہ طبعاً اعداد و شمار کی اہلیت نہیں رکھتے حتیٰ کہ قلمرو
عثمانیہ کی مردم شماری کا انحصار ٹیکس کے ایسے کاغذات پر ہے جس میں
مکانات کی تعداد کے لحاظ سے فی مکان پانچ آدمی شمار کر لیے جاتے
ہیں اس قیاسی طریقہ عمل کی موجودگی کا علم مجھے ایک ایسے شریف آدمی
سے ہوا ہے جو پہلے ایشیائی کوچک میں سکونت رکھتا تھا۔

زاویہ سے تیز دھوپ کی گرمی مین فاصلہ رکھنے والی چھوٹی چھوٹی چٹانون کی ایک قطار کی جانب ہم روانہ ہوئے جہان پہونچکر کھانے کے بعد عجائب خانہ اکسفورڈ کی خوش قسمتی سے مجھے دو عجیب قسم کے کیڑے دستیاب ہوئے جن مین سے ایک بہت ہی قابل نفرت موٹا جسم اور ہر وقت ہلتی رہنے والی چھوٹی چھوٹی ٹانگین رکھنے والا بہت بڑا کیڑا ہے جو مارشیئس متذکرہ ناول مصنفہ مسٹر ویلس سے مشابہت تامہ رکھتا ہے اور دوسرا ابلقی گو بہر بلا اسی موقعہ پر عربون کی ایک جماعت آپہونچی جن کے بخیال اظہار حکومت ماتحتون کو وقتاً فوقتاً پُر زور آواز مین حکم دینے والے افسر سے ہمین معلوم ہوا کہ انھین کمانڈنٹ نے اٹلی کے کتون سے ہماری حفاظت کرنے کے واسطے بھیجا ہے اس پر لطف بیقاعدہ فوج مین سولے ایک کے سب کے سب ماؤزر یا مارٹینی بندوقون سے مسلح تھے اور اکثر چھوٹے چھوٹے بندون پر فیر کرتے چلتے تھے ایک دفعہ ایک ٹڈیلی وار گدہ پر تقریباً دو سو گز کے فاصلہ سے فیر کیا گیا لیکن کوئی چیز نہین مری مینے ان کے سردار سے کہا کہ افسوس سلطان کا بچھرہ بارود کس بیدردی سے ضایع کیا جاتا ہے جس کی کمی کو دوبارہ پورا کرنا مشکل ہوگا - اور کیا یہ زیادہ سود مند نہین ہے کہ یہ سامان اطالیون کے لیے محفوظ رکھا جائے سردار نے میری رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اس صرف بیکار کو بند کرنیکا حکم دیا جسکی وجہ سے ہمارا سفر زیادہ محفوظ بن گیا -

ہمارے بیرطریق جہان رات گذارنی تھی پہونچنے پر اٹلی کے جہاز نے سرچ لائٹ سے میدان مین روشنی ڈالی اور ہمارا چھوٹا سا قافلہ اس روشنی کے ایک چھوٹے سے ہی حصہ مین آگیا میری نظر ہمقی شعاعونکی دھندلی

روشنی میں غریب عربوں کے چہروں اور گردنوں پر پڑی تو مجھے افسوس ہوا کہ سرچ لائٹ میکسم توپیں بالٹریاں جنگی جہاز اور ہوائی جہاز یہ کیسی عجیب بھیانک چیزیں ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں یہ فرزندان صحرا اپنے پھٹے کپڑوں میں راسخ القلبیں ہیں کیونکہ سب سے ضروری صفت کے مالک ہیں کہ مرنے سے نہیں ڈرتے اگر ان کے پاس بھی فوجی سامان ہو تو بلا شبہ یوروپ کی کوئی فوجی طاقت انکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ مہذب اصحاب موت سے ڈرتے ہیں۔ فی الحقیقت وہ تلخی مرگ سے اسقدر خوف زدہ نہیں ہوتے جسقدر انھیں اپنی دلچسپ زندگی عزیز ہوتی ہے تعلیم نفاست احمال و اثقال کے آسان ذرایع کم خرچ تفریحیں ذاتی حفاظت اور قانون کی امن پسندی یہ ساری باتیں ایک مہذب رعایا کو آسودہ حال اور خوش گذران رکھتی ہیں اور یورپین روز بروز دور کیجا سکنے والی تکلیفوں سے بچنے کے زیادہ خواہشمند نظر آتے ہیں مزدور جنپر ہماری فوجی قوت کا دارومدار ہے زیادہ آرام دہ اور خوش گذران زندگی کے واسطے چلاتے ہیں میرے خیال میں پرانے طریقہ کی جانبازانہ جنگ اور فتحیابی کی امید نہونے کی حالت میں بھی تاروں کے جالوں کو پھاندتے ہوئے خندقوں پر ٹوٹ پڑنا اور حملہ آوروں کی توپوں کو چھین لینا۔ وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو مہذب قوموں کو جلد یا بدیر نیچا دکھائے بدون نہ رہیں گی اور وہ زمانہ مہذب قوموں کی خوش قسمتی کا سمجھنا چاہیئے جب تک عرب جنگجوؤں کے مقابلہ میں اپنا اثر شیطان کے جیسے کارآمد ہتھیاروں سے قائم رکھ سکیں۔ طرابلس کے غریب بادیہ نشین جنگی حالت میں مبتلا ہیں مگر انکی زندگی اسقدر سخت اور مفلسانہ ہے کہ جسکی تلخی کو موت بہت کم کردیتی ہے علاوہ ازیں وہ جنت کی خوشبو کے راگ صرف گاتے ہی نہیں ہیں بلکہ اسپر دلی اعتقاد رکھتے ہیں

خندق بیرطرین کی آبادی اسقدر بڑہی ہوئی اور غلیظ تھی کہ باوجود
اٹلی کے تنخواہ دار بدوون کی غارتگری کی حکایت سُن لینے کے مین اپنا
چھوٹا ساخیمہ بیرون آبادی ریتیلے مقام پر نصب کرکے یہ خیال کرتا ہوا سو گیا
کہ کل چار گھنٹہ کا مختصر سفر ہماری حال کی آوارہ گردی کو ختم کردیگا۔ رات بہر کی
شبنم مین میرا تمام اسباب تر اور چھوٹا ساخیمہ انگور کے گلابی پھولون
کی طرح دہلکر صاف ہوگیا تھا۔ اٹلی کے مردہ سپاہیون کی جسم سے اوتارے
ہوئے فوجی اور کوٹ پہنے ہوے بہت سے عربون نے بذریعہ آگ
شب گذاری کی۔ مجھے اِس خیال سے کچھہ ہمدردی نہین ہے کہ مردون کے
کپڑے نہ اُتارے جایا کرین۔ اگر اُن کی ضرورت زندون کو ہے تو مردون کے
ساتھہ ضروری سامان کی تدفین حماقت نہین تو اور کیا ہے۔

گو بروے الٹیمیٹم اٹلی مرسلہ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء جو ۲۴ گھنٹہ کی مہلت پر مبنی تھا ۲۹ تاریخ کو مابین ترکی و اٹلی حالت جنگ شروع ہو گئی تھی مگر اسکے چار روز بعد طرابلس کے قلعون پر اٹلی کے سات میل تک بخوبی نقصان پہونچانیوالی توپین رکھنے والے مضبوط بحری بیڑے سے گولہ باری کی گئی شہر مین چند ترکی گولنداز زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ میل مار رکھنے والی کرپ کی توپون سے جواب دینے کے واسطے چھوڑ دیے گئے تھے مگر توپون کے باہمی فرق کی وجہ سے خشکی سے جو گولے پھینکے گئے اُن مین سے ایک بھی گولہ بیڑے پر نہ پہونچ سکا۔ ایسی حالت مین جبکہ دشمن محفوظ از خطرہ ہونے کے علاوہ بہت ہی سہل اور غیر محفوظ نشانہ رکھتا ہو ترکی توپون کا جلد خاموشی اختیار نہ کر لینا ناگزیر تھا۔

قسطنطنیہ سے اندرون ملک مین ہٹجانے کی بابتہ تار کے بدیر موصول ہونے کی وجہ سے نشاط بے کو اپنا حُسنِ انتظام دکھانے کے واسطے بہت ہی کم وقت ملا تاہم چند گھنٹون مین اُس نے جو کچھ کیا وہ بڑی حد تک داخل ما فوق العادت متصور ہو سکتا ہے گو سمندر کی باٹریون مین شمار ہونیوالی

معہ گولہ بارود کے کرپ کی اور چند میدانی توپین جن کے ہمراہ لیجانیکا فوری انتظام نہوسکا پیچھے چھوڑدی گئی تھین مگر موجودہ طرز جنگ کو دیکھکر انشاطیے کی پیش بینی اور تدبر کی داد دینی پڑتی ہے کہ اُسنے ازراہ دانشمندی اپنی تمام کامیاب کوششین رائفلین اور کارتوسون کے ہمراہ لیجانے پر صرف کین اور وہ رائفلین اور گولی باروت جو اُس کی خوش قسمتی سے رسد رسانی کے ورنہ نامی جہاز نے اعلان جنگ سے چند ہی روز پیشتر اسکے پاس پہونچا دی تھین۔ عربون مین تقسیم کردین اور بعد ازان اس کی چھوٹی سی فوج نے رات بسر کرنے کے واسطے غرغریش قیام کیا اور دوسرے دن زیادہ اندرون ملک یعنی عین زارہ اس سے پہلے کہ خشکی کی توپین خاموشی اختیار کرین ترکی فوجین باطمینان تمام محفوظ اور مامون مقام پر پہونچ چکی تھین اب حملہ آور فوج کے خشکی پر اترنے کے لیے راستہ صاف تھا اور ترکون کے چھوڑے ہوئے سامان حرب پر قبضہ کرنا سہل۔ مگران صاف اور سیدھے واقعات کو حسب عادت اٹلی کی شیخی باز طبیعت نے اصلی حالت پر بیان کرنا اپنی کسر شان سمجھکر رنگ آمیزی کے ساتھ بزور شمشیر فاتحانہ چھین لینا ظاہر کیا۔

ابتداءً مختلف رجمنٹین اور باٹریان جو خشکی پر اُتاری گئی تھین قلعہ سلطانیہ سے قلعہ حمیدیہ تک ایک ایسے خط مین پھیلی ہوئی خندقون مین قیام پذیر ہوئین جو تقریباً دس میل مقابل اراضی پر محیط تھا۔ ابتداءً جنرل کینوا کا شہر کی دیوارون کے زیادہ متصل خندقین کہدوانیکا ارادہ تھا لیکن بڑی ضرورت اس امر کی تھی کہ بومیلیانہ کے ذخیرہ آب پر قبضہ کرنے کے لیے لائن کو وسعت دیجائے چنانچہ درختہائے خرما تک اطالین لائن کو وسیع کردیا گیا۔

ہر ایک جنگ سے خواہ وہ کیسی ہی ادنیٰ اور بیقاعدہ کیون نہو موجودہ طریقہ

جنگ کے متعلق تجارب سابقہ کی بنا پر قائم کردہ اصولون مین ترمیم یا تنسیخ کرنے اور
ان کی متانت یا کہانت پر روشنی ڈالنے والے نئے نئے تجربے حاصل کیے جا سکتے
ہین چنانچہ جنگ کا ایک خاص پہلو تعلقات خارجہ اور ملکی تحفظ کے عمدہ اصولون پر
قایم ہونے کی وجہ سے مطمئن ابنا ملک کی توجہ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جو
ہمارے اصول مدافعت کی متانت کو ثابت کرنے والا اور ضمنی طور پر ہمین ایک
نئی تجویز سے باز رکھنے والا ہے اصولاً تدابیر مدافعت کی متانت کا انحصار اس
جواب پر مبنی ہے کہ دشمن زیادہ سے زیادہ کسقدر فوج ہمارے مقابلہ مین لا سکتا
ہے کنسر ویٹو اور لبرل دونون قسم کی گورنمنٹون نے اپنے اپنے ماہران جنگ
کے مشورون پر اعتبار کر کے متفقہ طور پر حملہ آور فوج کی تعداد ستر ہزار قرار دی ہے
کچھ عرصہ ہوا کہ درین باب رسالہ کان ٹمپوریری ریویو مین ایک دلچسپ مضمون
شایع ہو چکا ہے اپنے آپ کو ماہر سلاح کے نام سے موسوم کرنیوالے قابل مضمون
نگار نے بوضاحت ہماری عائد کردہ دشمن کے لیے ناممکن الفتح وقفون کے ضمن
مین ان مشکلات کی تصریح کی ہے جو باوجود ہمارے کمزور سے کمزور مدافعانہ مقابلہ
کے دشمن کے قیاسی طریقہ پر اندازہ کردہ ستر ہزار حملہ آور فوجکو ہمارے ساحلون پر
اترنے مین پیش آئین گے اور جس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دشمن کا خشکی پر ایک
قدم بھی رکھنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس بسیط مضمون کے ہر ایک مسئلہ کی
صحت کی واقعات طرابلس سے بخوبی تصدیق ہو رہی ہی طرابلس پر یورپ کے اول
درجہ کی طاقتون مین شمار ہونیوالی ایک ایسی قوم حملہ آور ہے جو بلا خوف
مزاحمت سمندر پر قابض اور آمد و رفت مین ہر ایک قسم کی سہولیت بہم پہونچانیوالے
ایک ملین ٹن وزنی جہازون کی مالک ہے اور اس کا نصب العین بندرگاہ
طرابلس سائیراکیوز سے صرف اٹھائیس گھنٹے کی بحری مسافت پر واقع ہے

باوجود قربت اور غلبہ وسعت رس اور سہولیت آمد ورفت کے اس کی دو حصون مین منقسم پچیس ہزار حملہ آور فوج جبکہ ۲۷ ستمبر کے اعلان جنگ کی بنا پر ۲۹ تاریخ کو حالت جنگ شروع ہوگئی تھی ۲۳ اکتوبر کی خونریزیون یا بالفاظ دیگر اعلان جنگ سے ساڑھے تین ہفتہ تک ایسے ساحل سمندر پر پورے طور سے نہ اتر سکی جس کی محافظ فوج خود بخود زیادہ اندرون ملک مین ہٹ گئی تھی اور اسباب مدافعت کے لحاظ سے میدان تقریباً خالی تھا۔ انہین واقعات کو دیکھتے ہوئے مسٹر ہائینڈ بذریعہ اپنے ایک پُر زور مضمون کے فورٹ نائیٹلی ریویو مطبوعہ جنوری مین معقول سوال کرتے ہین کہ موجودہ جنگ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بجائے ستر ہزار اندازہ کردہ حملہ آور فوج کے ایک لاکھ بیس ہزار باقاعدہ جرمنی فوج کا سواحل انگلستان پر چند گھنٹون مین اُتر آنے کے خوف آمیز خیال کی بنا پر جبریہ فوجی ملازمت کے سوال کا ملک مین پیش کیا جانا کہان تک وقعت رکھتا ہے ؟-

سب سے پہلے ۱۰ اکتوبر کو بوہلیانہ پر اٹلی کی فوج اپنی پوزیشن کے سامنے بطور سراغ رسانی گشت کنان ڈھائی سو ترکون سے آمادہ پیکار ہوئی۔ یہ جنگ بہت ادنی درجہ پر واقع ہونے کے باعث اپنی نوعیت مین ایک ہنگامہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتی۔ لیکن خوشی سے بغلین بجاتے ہوئے اٹلی کے مضمون نگارون نے اِس واقعہ کو اپنے طول طویل مضامین مین جنگ آسٹرلشتریا جینا کی مساویت کا اعزاز بخشا اور پُرجوش صنطلین نے اپنے طویل مضمون مین ترکون کے حملہ آورون مجروحون اور مقتولون کی تعداد کثیر کے علاوہ اطالیہ کے محفوظ از نقصان رہنے کے بارے مین دیگر مبالغہ آمیز مضامین سے مطابقت کرتے ہوئے اپنے ہمعصرون پر سبقت لیجانے کی کوشش مین یہ اور حاشیہ

چڑھایا کہ وہ ترکون کو حملہ آور دیکھکر ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا اور جو انکی سخت آتشباری کے خوف سے پھر نیچے اُتر آیا اس مضمون نگار کے بیان پر جو بہت سے اعتراض عائد ہوتے ہین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ اُسے اپنے بیان کردہ بیس حملہ آور ترکون کی تعداد کا علم کس طرح ہوا اور باوجود تسلیم کردہ ترکون کی سخت آتشباری کے اطالیون کا ایک سپاہی بھی زخمی تک کیون نہوا جبکہ دوسری طرف اُسی کے بیان کے مطابق اطالیون کی آتشباری نے کم از کم ترکون کی نصف تعداد کو ہلاک یا زخمی کردیا حالانکہ دوسرے دن میدان جنگ مین صرف ایک ترک پایا گیا گو اس ناہموار اختلاف بیانی کی صحت کے متعلق واقعی طور پر کوئی تاویل پیش نہین کی جاسکتی۔ لیکن اگر مذاق نہ سمجھا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ بظاہر دوسرے دن صرف ایک ترک کے میدان مین پائے جانے سے مضمون نگار کو یقین ہوا ہے کہ ڈیڑھ سو تندرست عرب سپاہیون نے ڈیڑھ سو مجروح و مقتول آدمیون کو اپنے اوپر لادہ لادہ کر راہ گریز اختیار کی ایسے نااہل اور ناتجربہ کارون کا بیان پڑھنا جو جنگی نامہ نگارون کے بھیس مین ملبوس ہین ہمارے اخبارات کے ناظرین کی ہتک کا باعث ہے۔ ایک دوسرے قابل افسوس رغبت ہمارے بعض زمانہ حال کے نامہ نگارون مین بصورت خود پسندی پائی جاتی ہے جن کی اپنے ہاتھ کی کھینچی ہوئی تصویرین باتصویر اخبارات و رسالجات مین شایع کیجاتی ہین۔ مجھے ایک نامہ نگار کی پورے قد کی بیوقوفانہ تصویر کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جس مین یہ شخص میدان جنگ مین کھڑا ہوا بحالت آتشباری ایک گاڑیبان سے کرایہ پر حجت کرتا ہوا نظر آتا ہے سب جانتے ہین کہ گاڑیبان اور نامہ نگار تو درکنار اور کوئی شخص بھی خواہ کیسا ہی بیوقوف اور دلیر

کیون نہو ایسے مقام پر جہان کی ہوا گولیون کی سائین سائین کی آواز سے بھری ہوئی ہو تنکر کھڑے ہونے کی جرأت نہین کر سکتا اور کون نہین جانتا کہ طرابلس میں گاڑی والے کو آواز دینا اور کرایہ طے کرنا عربی زبان مین ہی ممکن ہے نہ کہ کسی اور زبان مین - مگر اسپر بھی اس تصویر کا غیر عربی دان ہیرو فخریہ بیان کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ دو پیہ گاڑی مین میدان جنگ کو جایا کرتا تھا اور جب اُسے میدان جنگ جانا مقصود ہوتا تو وہ گاڑیبان کو معمولی حالتون کے مطابق آواز دیتا کہ چلو میدان جنگ کو - اکثر ناظرین کو یہ بیان تمسخر آمیز معلوم ہوا ہوگا اور غالباً بعض اصحاب مضمون نگار کی واپسی پر بشرطیکہ وہ اپنی فرضی حماقتون کے خود عائد کردہ نتایج سے محفوظ رہا ہو دریافت کرین گے کہ آتشباری کے موقعہ پر انسان کو کیا محسوس ہوتا ہے جنگ کا اصلی تجربہ اور علم رکھنے والے بینٹ برلے اور سپنگ رائٹ جیسے وقایع نگار کے بیانات اس قسم کی طفلانہ خود ستائیون سے پاک اور پرہیزگارانہ وقعت سے پُر ہوتے ہین لیکن ان صفات کی کمی عموماً اُن بیانات مین پائی جاتی ہے جو مراسلہ نگار ابلس کی حیثیت سے شایع کئے جاتے ہین - مین کسی دوسری جگہ ترکی مجروحین اور مقتولین کی بے سرو پا تعدادون کے متعلق ذکر کرونگا جنکی رو سے پایا جاتا ہے کہ نامہ نگاران سینٹرل نیوز ایجنسی روما اور اسی قبیل کے اور نامہ نگارون نے ترکون کے ایک ایک سپاہی کو کئی کئی مرتبہ قتل کیا ہے -

بخوف تضییع اوقات ناظرین اُن بہت سی افسوسناک اور بیہودہ بیانات مین سے بطور مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک اور مثال پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہون جو اٹلی کے سرگرم طرفدارون نے وقتاً فوقتاً اخبارات مین شایع کرائے ہین - نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون نے ایک کثیر التعداد

فوج بقول خود ، ۱۰ اکتوبر کے خود بخود چھوڑے ہوے نخلستانون کو جن پر ترک قابض تھے دوبارہ واپس لینے کے لیے پیشقدمی کی چنانچہ ایک اطالین نامہ نگار کی اس حملہ سے متعلق بیہودہ سرائی اسی کی الفاظ مین نقل کی جاتی ہے جو حسب ذیل ہے " یہ شاندار پیشقدمی سرعت اور جرأت سے کی گئی چیونٹیون کی طرح پھیلے ہوے سپاہیون سے زمین سیاہ نظر آتی تھی اور جنگ کے ترقی پذیر ہونے پر یہ دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ ہمارے سپاہی جنگ دیدہ سپاہیون کی طرح لڑ رہے تھے یہ منظر جاپانیون کے مشہور حملون کے مشابہ تھا دو دو سپاہی مشترک طور پر کام کرتے تھے ایک شخص اپنی سنگین سے زمین کھودتا اور دوسرا فیر کرتا رہتا تھا اور جب کافی وسعت کا گڑھا کھد چکتا تو دونون آدمی اُس مین چھپکر فیر کرتے رہتے تھے بعد مغرب آتشباری کے بند ہو جانے پر از جانب شہر دور سے ، زندہ باد اطالیہ کی آوازین آنے لگین " مندرجہ بالا نمونہ اطالوی اخبارات مین غذائے جنگ کا کام دینے والی زنانہ بکواس کا ہے اگر زمانہ حال کے نامہ نگار ایک چھوٹی سی لڑائی کی تصویرکشی مین ایسے رنگین الفاظ صرف کر دینگے تو عظیم جنگون کی حالت کے اظہار کرنے کے لیے اور موزون الفاظ کہان سے لائینگے -

اِن متناقض اطالوی بیانات پر جاپانی کسقدر ہنستے ہون گے کیونکہ منکڈن مین یورپ کی ایک اول درجہ کی طاقت کا بآسانی استیصال کرنے والی اُن عجیب وغریب حملون کا مقابلہ جنھین پورٹ آرتھر کا استحکام بھی نہ روک سکا ایسی چھوٹی چھوٹی چھیڑ چھاڑ سے کیا جاتا ہے جو اٹلی کی ایک بڑی فوج چند ناتربیت یافتہ عربون کے مقابلہ مین کر رہی ہے اور کیا جاپانی فوج کسی حالت مین بھی اس طرح لڑ رہی تھی کہ فیر کے سنا یہ

گدڑے خود مکھو کر اُن کے اندر گھس جاتی ہو۔

نومبر کی پہلے حصہ کی کثرت بارشں سے طرابلس کے چند گذشتہ سالون کی بارشون مین سے کوئی بارش بھی لگا نہین کھا سکتی۔ طرابلس خالی کرنے مین پریشانی لاحق اور جلدی درپیش ہونے کی وجہ سے ترکون کو بہت کم خیمے اپنے ہمراہ لانیکا موقعہ ملا تھا۔ اور گو اُنہون نے بعد ازان حتی المقدور اونٹ کے بالون کے کپڑے سے بنائے ہوئے عربی خیمے فراہم کر لیے تھے مگر پھر بھی یہ غریب بارش کے شدید حملون کے مقابلہ مین عموماً بے پناہ پائے جاتے تھے اور کیمپ مین بسا اوقات آگ روشن نکر سکنے کے باعث بیچارے سپاہیون کو ایسی حالت مین گیلی زمین پر سونے کی کوشش کرنی پڑتی تھی جبکہ شبنم سے وردیان تر ہو جاتے پر اُن کے پاس ایک یونہین ٹپکتے ہوئے شرابور کمبل کے سوائے اور کچھہ نہوتا تھا۔ ۱۳ر نومبر کو وادی صدنین سے پانی پھوٹ نکلا اور جانب سمندر بہتے ہوئے اطالیون کی خندقون کو بھرتا ہوا چلا ہی گیا تھا کہ ایک طرف ۱۵ر نومبر کو تند ہوا اور شدید بارشں نے طرابلس پر حملہ آور ہوکر اطالین فوج کو آفات ارضی وسماوی کا نشانہ بنا دیا۔ تو دوسری طرف اس طوفان خیز حالت مین ترکون اور عربون کی ایک جماعت نے رات کی تاریکی سے فائدہ اُٹھاکر ہوشیاری ایک اطالین اوٹ پوسٹ واقع بیرون بومیلیانہ کا محاصرہ کرلیا۔ اور دشمن اس اچانک طور کے غیر احتمالی حملہ سے متاثر ہوکر بحالت سراسیمگی بے سروسامانی سر بہ پاون رکھکر بھاگتے ہوئے اپنے پیچھے بہت سی میدانی توپین کثیر التعداد رائفلین اور گولہ باروت کے گران بار انبار چھوڑ گیا۔ غرضیکہ یہ اور اسی نمونہ کے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے کامیاب حملے اکتوبر و نومبر مین اٹیلین لائنون پر کیے گئے

عربون کے دشمن کی حفاظتی چوکیون پر حملہ آور ہونے کی صورت مین تواہ اطالوی
بھاگ جاتے یا اپنے اوپر دروازہ بند کرلیتے مجھہ سے ایک عرب افسر نے کہا کہ اگر اس
دوسری حالت مین دشمن تک رسائی پانے مین وقت معلوم ہوتی تو عرب
زمین پر اوندھے لیٹ جاتے جن کے سرون پر سے ایک ترکی میدانی توپ کے
گذرنے والے گولے چوکی کی عمارت کے کسی حصہ کو منہدم کردینے کے ساتھ بسا اوقات
بلا واسطہ دشمن کو مجروح کردیتے یا بتوسط انہدام دشمن کے دشمن جان ثابت ہوتے
تھے اس کارگر کارروائی کے بعد ہم اندر گھس جاتے اور جو کوئی زندہ ملتا اُسے
تلوار کے گھاٹ اُتار تے چنانچہ ایک مرتبہ اسی طرح کے مکان مین اٹلی کے نو
سپاہی نذر تیغ بیدریغ کیے گئے تھے - ان واقعات سے یہ سمجھہ لینا آسان ہے
کہ بزدل اطالوی اپنی کھوروں کے سایہ مین واقع ہونے والی چوکیون پر کمزوری کے
ساتھ قبضہ کیے ہوئے تھے اور جبکہ انکے خوفناک حملہ آور رات کی تاریکی مین پوشیدہ
ہوتے چوکی کے قریب پہونچکر ناگہان اللہ اکبر کے پُر رعب نعرون کے ساتھ
انپر سرعت وشجاعت سے ٹوٹ پڑتے تھے جس کا تحمل اٹیلین فوج سے زیادہ
جری فوج بھی نہین کرسکتی تھی تو اٹلی کے ناکارہ سپاہی عقل کی متابعت مین
خرگوشون کی طرح دُم دبا کر بھاگ نکلتے تھے جن مین سے اُس کارتوس ختم کردہ
سپاہی کی حالت واقعی طور پر سب سے زیادہ قابل رحم ہوتی تھی جو رات کی
تاریکی اور عربون کے حلقہ مین کھڑا ہوا ایک پھرتیلے عرب کے خوفناک چاقو سے
اپنی جان بچانیکا صرف یہی آخری ذریعہ دیکھتا تھا کہ بآواز کلمہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہنے لگتا تھا۔

عربون کی شب خونی طریقہ کے یلغارون کی سختی مسلمہ ہے مجھہ سے عمدرسان
کی بھاڑیون کی آڑ مین پڑے ہونے کی حالت مین مسٹر فریڈرک ہلپرس نے کہا تھا

کہ اگر آج رات درویش ہمپر حملہ کریں تو صبح کو ہم سب کے سب ٹھنڈے نظر آئینگے
اُنکا یہ خیال بالکل صحیح تھا کیونکہ اگر خلیفہ کے سپاہی مصری اور انگریزی فوج پر
رات کی تاریکی مین حملہ کر دیتے تو ہمارے جنگی جہاز اور توپخانے ہماری کمزور حالت
کے کفیل حفاظت نہین ہو سکتے تھے اور اگر جوش مذہبی سے از خود رفتہ درویش
کہین دست بدست جنگ کا موقع حاصل کر لیتے تو ہماری رائفلین بھی اس لیے
بالکل بیکار ہو جاتین کہ تلوار کی لڑائی مین بہ نسبت ایک یورپین سپاہی کے
عرب ہمیشہ غالب ثابت ہوتے رہے ہین مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ خلیفہ کی
شکست کا راز حملہ کو بجائے رات کے دن پر ملتوی کرنے مین پنہان ہے ورنہ یہان
دریائے نیل کی کنارون پر اڈولسے زیادہ شکست فاش نصیب ہوتی اور جنگی
جہازون کے چند ملاحون کے سوائے اور کوئی شخص اس شکست کا حال بیان
کرنیکو زندہ بچکر انگلستان نہ پہونچتا۔

آج کل جو ترکی فوجین بنی غازی کا محاصرہ کئے ہوئے ہین اُن مین ایک ایسا
شخص امیر سلیمان نامی باشندہ ہنگری موجود ہے جو جنگ عمدرمان مین عربون کی
ایک جماعت کا کمانیر تھا۔ مجھے نہایت تمنا تھی کہ سلیمان سے ملکر جنگ عمدرمان
کے تفصیلی حالات اور خود اُس کے زندہ و سلامت بچے رہنے کی کیفیت
دریافت کرون۔

منجملہ اُن کثیر التعداد اور ایک ہی طریقہ سے دشمن کی چوکیون اور خندقون
پر عائد ہونیوالے عربی حملون کے جن کی بدولت ۲۶ نومبر تک عمدہ موسم اور
بڑی بڑی کمکون کے آئے بغیر اہل اٹلی کو پیشقدمی کرنے کی جراءت نہین ہوئی
مان شٹروی زراگ نامہ نگار اخبار ٹیمپس متعینہ افواج ترکی سے ایک عرب نے ایک
قابل یادگار حملہ کی دلچسپ کیفیت اس طرح بیان کی کہ ہماری نگاہون سے

پوشیدہ بلون مین چھپے ہوئے اطالین سپاہی ہمارے اوپر فیر کر رہے تھے کہ بوقت شب ترکی افسرون نے عربون کے لیے بھی پل تیار کرا دیے زانان ایکدن صبح کو تمام عربون نے اٹیلین فوج پر دہاوا کر دیا لیکن دشمن کی میکسم کی بڑی بڑی توپون کے نکلتے وقت فائین فائین کرتے ہوئے گولون سے بہت سے عربون کو تھوڑی ہی دیر مین شہید کر ڈالا اسپر بھی عرب ہمت نہ ہارے اور بزور شمشیر اطالیون کو اُن کے بلون سے نکال باہر کیا۔ مال غنیمت مین بندوقون اور کارتوسون کے علاوہ چند بڑی بڑی توپین بھی ہمارے ہاتھ لگین جنھین اپنے ہمراہ نہ لاسکنے کی وجہ سے وہین چھوڑ دیا گیا۔

مجھے خود اس عرب سے زوارہ مین ملنے کا اتفاق ہوا تھا تکہ وہ قلعہ مصری پر حملہ کرنے کی حالت مین زخمی ہو کر واپس آگیا تھا مال غنیمت کے چند نمونے مین جو اُس کے پاس اسوقت موجود تھے ایک اطالوی بندوق قابل دید تھی اور اُسنے مان سر دے زراگ اور کپتان ٹیلیہم کو جو مال یغما دکھایا تھا اُس مین ایک عجیب فرانسیسی چیز کی موجودگی بھی بیان کی جاتی ہے۔

۲۳ اکتوبر کا مشہور حملہ جو قتل عام نخلستان سے چند ہی روز پیشتر عربون نے کیا تھا وہ دراصل ایک قسم کا معمولی دھوکا تھا جو غالباً انگریزی یا فرانسیسی فوجون کی شکست تو درکنار تکلیف کا باعث بھی نہوتا صبح کے وقت ایک چھوٹی سی جماعت جو یقینی طور پر دو سو عربون سے زیادہ پر مشتمل نہین تھی حسب معمول اٹلی کی خندقون پر حملہ آور ہوئی اطالین مدافعت مین کوشش کر رہے تھے کہ یکایک پیچھے سے آنیوالی شور وغل آوازون نے اُن کی توجہ مین حصہ لینا شروع کیا۔ اب دشمن کو معلوم ہوا کہ اُنپر دونون جانب سے

حملہ کیا گیا ہے جن عربون نے نخلستان کی طرف سے حملہ کیا تھا انکی تعداد بیہودہ طریقہ سے زیادہ بتلائی جاتی ہے اگر کوئی شخص تجربہ کار وقایع نگاران جرمن و برطانیہ کی رپورٹون کو پڑہے تو انسے معلوم ہو سکتا ہے کہ حملہ آور زیادہ سے زیادہ پانچسو تھے بہرحال یہ حالت ایسی ہوتی ہے کہ دنیا مین بہتر سے بہتر فوج بھی پریشان ہوئے بغیر نہین رہ سکتی تاہم ایسے موقعون پر بجائے بھاگنے کی کوشش کے حواس بجا رکھنے کی سعی کیجاتی چاہیے - اگر اطالین بھی اپنے حواس بجا رکھتے تو اُن کی کثیر التعداد فوجین یا سانی اپنے پشت کے حملہ کی مدافعت کر سکتی تھین مگر انھون نے ایسا نہین کیا - اور حواس باختگی کے ساتھ منتشر ہوکر برساگلیری کی دو کمپنیون کو عربی حلقے مین چھوڑ گئے دونون کمپنیون نے ایسی دلیری سے جو موت کے یقینی ہونے کی بنا پر مایوسی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے خوب مقابلہ کیا حتی کہ اُنکا تقریبًا ہر ایک سپاہی ہلاک ہو گیا اور بحالت انتشار تمام فوج خطرہ سے لرزتی ہوئی معلوم ہونے لگی اگر بالفرض اسوقت نشاط سے پانچہزار آدمیون سے اٹلی کی برہم شدہ صفون پر حملہ کر دیتا تو تسخیر طرابلس کی شیدائی فوج کا ایک آدمی بھی باقی نہ بچتا - اٹلی کی مشکلات دوپہر کے قریب شہر مین عربون کی بغاوت سے اور بڑھ گئین لیکن اسوقت تک وہ ایک جگہ جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور جب ایک ایک حملہ آور کے مقابلہ کے لیے کئی کئی سپاہی مہیا ہو گئے تو اُن چند سو حملہ آورون مین سے جنھین خود بھی حملون سے نقصان شدید پہونچا تھا جو عرب بچے تھے وہ یا تو مار ڈالے گئے یا پسپا کر دیے گئے -

۲۳ اکتوبر کی سراسیمگی سے جب اطالیون کو کچھہ کچھہ سکون ہو تیا لگا تو انھون نے جھلا کر باشندگان نخلستان کو مکروہ سزائین دینا شروع کین

جو آخرکار ۲۸ تاریخ جنرل کناوہ کے حکم امتناعی کشت وخون کے مطابق بند کی گئیں مسئلہ قتل عام نخلستان پر قانون جنگی کی نگاہ سے کسی دوسری جگہ نوٹس لیا جا چکا ہے اور اس بارہ مین یورپ کے تمام اخبارات نے بھی مفصل بحث کی ہے لہذا اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالنے سے اعراض کرتے ہوے صرف ایک ایسی شہادت کے پیش کرنے پر جس کی صداقت کا مجھے یقین ہے اکتفا کرتا ہون منجملہ مین نمایان طرابلس کے ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال ممبر پارلیمنٹ عثمانیہ نے اپنا چشمدید واقعہ مجھ سے اس طرح بیان کیا کہ اسنے اپنے مین معصوم بچے اور چار بیقصور عورتون کو ایک جگہ پڑا ہوا دیکھا جو گردون مین گہرے زخم لگائے جانے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے تھے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے اُسنے کہا کہ اگر اطالین ایسے شدید مظالم نہ عائد کرتے تو وہ القین بحیثیت ایک دشمن کے عزت کی نگاہ سے دیکھتا مگر موجودہ حالت مین ایک تربیت یافتہ فوج کے مدعی ہوتے ہر ایسے قبیح افعال کے صدور کے بعد اہل اٹلی کسی عزت کے مستحق نہین ہین۔

اٹلی کا جنرل بطور صفائی بیان کرتا ہے کہ کسی نامعلوم اور عجیب تبدیلی کے باعث نخلستانی عربون کے یکایک اپنے خلیفہ اپنی قوم اور اپنے ملک سے قطع تعلق کر لینے کے یقین کی بنا پر اعلان شاہی کا اجراء عمل مین لایا گیا تھا جس کی بابت مین بڑے زور کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ننانوے فیصدی آبادی کو سمجھنا اور پڑھنا تو ایک طرف اعلان مذکور کا دیکھنا تک بھی نصیب نہین ہوا تھا نیز عربون کی تبدیلی حالت کے متعلق جنرل صاحب کی ذاتی خواہش خود پیدا کردہ یقین کی صورت مین جلوہ گر تھی نہ کہ کسی باشندہ طرابلس کا واقعی خیال اور اگر بالفرض تھوڑی دیر کو یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے

کہ واقعی طور پر کناوہ کے دماغ مین کسیوقت بھی یہ خیال ہسکون گزین تھا تو بجز اسکے کیا کہا جاسکتا ہے کہ جنگ طرابلس مول لینے مین اٹلی سے جو جو اندازہ کرنے مین غلطیان اور حماقتین سرزد ہوتی ہین اُن مین ہی یہ بیوقوفی بھی اور شامل کر لینی چاہئے بہرحال جنرل کناوہ اور اُس کے ماتحت افسر نخلستانی عربون سے رائفلین دیدینے کی بنیاد پر مطیع ہو جانیکا یقین کر لینا ظاہر کرتے ہین مگر انھین ۲۳ تاریخ کو بُری طرح خمیازہ اٹھانے کے بعد اپنے دماغون سے اس بیجود غلط خیال کو دور کرنا پڑا اور جس کی وجہ سے غیض و غضب کی حالت مین وہ کیا جو انھین انسانیت کو پس پشت ڈال لینے کے بعد بھی اوراق تاریخ کے خوف سے ہرگز نہ کرنا تھا کیونکہ گو اطالوی فوجکی تاریخ مین فتوحات کا ذکر شاذ و نادر کا حکم رکھتا ہے لیکن باوجود بزدلانہ دور زندگی کے اب تک اس کا چال چلن کم از کم اس قسم کے ناپاک قتل عام سے پاک تھا جنرل کناوہ کے عذر گناہ بدتر از گناہ کو قبول کرنے کی صورت مین ضبطی اسلحہ کی غرض سے عربون کو مجبور کرنا اور مشتبہ عربون کو جلاوطن یا اُس شخص کو سزا دینا جس نے واقعی طور پر اطاعت قبول کر لینے کے بعد بغاوت اختیار کی ہو یہ تمام ایسی باتین ہین کہ انھین کوئی شخص نامناسب نہین کہہ سکتا لیکن جنرل کے اس فعل کے واسطے اور کیا عذر پیش کیا جاسکتا ہے کہ اُسنے تین یا چار روز تک اپنے تمام سپاہیون کو بے پناہ عربون کی سزادہی کی عام اجازت دیدی روا رکھی ۔ کناوہ اپنے پیچھے طرابلس اور تمام دنیا کے مسلمانون مین ایک ایسا خون آشام نام چھوڑ جائیگا جسپر نسلاً بعد نسلاً لعنت بھیجی جاتی رہے گی ۔

۲۶ اکتوبر کو عربون نے چھوٹی چھوٹی جماعتون پر منقسم ہو کر ایک ساتھ عام اطالین لائن پر حملہ کیا اطالیون کی بدقسمتی سے ایک موقعہ پر جو رسالہ کی بارگون کے گوشہ مغرب مین واقع ہے متخاصمین کو دست بگریبان ہونیکا

موقعہ ملگیا جہان عرب کاٹ چھانٹ کے متعلق اپنی مسلمہ تیز دستی کا ثبوت
دیتے رہے اسی روز شام کو اطالوی پلٹنون کے بہت سے سپاہی دن بھر کی
محنت سے درماندہ ہوکر اپنی اپنی خندقون مین سو رہے تھے کہ ڈھائی سو
عرب بخاموشی رینگتے ہوئے اُن کی خندقون کے قریب پہونچ گئے اور یکایک
تکبیر کہتے ہوئے اپنے نیم خفتہ دشمنون پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کے تیز چاقو دشمنونکا
کام تمام کرنے اور اطالین سپاہی صرف مرنے کے لیے نیند سے بیدار
ہونے لگے چنانچہ دشمن کی صفین درہم برہم کردی گئین اور بہت سے سپاہی
اچھی طرح بیدار بھی نہونے پائے تھے کہ عربون کے تیز چاقوؤن کی سرعت
رفتاری نے ہمیشہ کے واسطے اُنھین وہین سلادیا۔ بعض عربون نے
نخلستان تک پہونچنے مین کامیاب ہوکر رجمنٹ نمبر چوراسی پر عقب کی
جانب سے فیر کیے اور ایک کمپنی کا پورا نصف حصہ پیوند زمین بنادیا عرضیکہ
ہر ایک جانب کشتون کے پشتے اور زخمیون کے تودے لگ گئے۔ آخر کار
بعض پیدل سوارون اور سالم رجمنٹ بیاسی و رجمنٹ نمبر چار بشمول نمبر ۴۰
کی چار کمپنیان اور بمعیت چند میکسم توپون کے دو میدانی توپ خانون کی
مشترکہ قوت نے جنگی بحری بیڑے کی توپین بھی مدد کر رہی تھین ایسے حملہ
آورون کی مدافعت مین کامیابی حاصل کی جو گو ابتداءً صرف ڈھائی سو
تھے مگر بعد ش دونون طرف حملہ کرنے کی وجہ سے خود بھی نقصان کثیر
اٹھا چکے تھے اور جن کی بابت یہ امر مشتبہ ہے کہ ان مین سے صرف چند
عربون سے زیادہ کو عین زارہ واپس آنا نصیب ہوا ہو اگر واقعی طور پر یہ کہا
جاسکتا ہے کہ ان مین سے کچھ آدمی نخلستان مین رہ گئے تھے اور وہ
ایک خطرناک راستہ سے گذرتے ہوئے اپنے مکانات کو واپس آئے۔

اس خونریز اور خوفناک رات کی گھبراہٹ اسوجہ سے اور بھی بڑھ گئی تھی کہ اطالین باتریون نے ازراہِ حماقت ایسی حالت مین جبکہ تاریکی ویکجائی کے باعث دوست دشمن کی تمیز ناممکن ہو رہی تھی ایسے گولے برسائے جو نال سے نکلتے ہی پھٹ جاتے تھے مسٹر آلیش میڈ بارٹ لٹ بیان کرتے ہین کہ تیس عرب اپنے مکانات موقوعہ حاشیہ نخلستان سے اسوقت تک اٹلی کی شاہی قوت کا مقابلہ کرتے رہے اور قابو مین نہ آسکے جب تک کہ ۲۸ تاریخ کو ان کے حصن حصین یعنی مکانات ہی ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے نہ اڑا دیے گئے بشمول مشہور رسالہ برساگلیری کے ہلا پیدل فوج کی چار بٹالین مدد بہت سی توپون کے تمام دن ان حملون کی مدافعت کرتے رہے جو شیر کی طرح مجموعی طور پر تین سو عرب چھوٹی چھوٹی جماعتون مین منقسم ہو کر رسالہ کی بارکون اور سمندر کے درمیانی حصہ پر کر رہے تھے جنگ اسقدر قریب سے ہوتی رہی کہ جلد پھٹنے والے گولے صرف دو سو گز کے فاصلہ سے چلائے گئے۔ چنانچہ یہ بات زمانہ حال کی جنگ مین عجیب و غریب شمار ہونے کے قابل ہے۔ یہ تمام طمطراق صرف تین سو عربون کے حملے روکنے کی غرض سے عمل مین لایا گیا لیکن نشاطیہ کے پانچہزار عربون کی جمعیت سے اطالین صفون پر حملہ آور ہونے کی صورت مین کیا کارروائی عمل مین لائی جائے گی اور اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ یا تملستانی بغاوت ۲۶ تاریخ کے کامیاب حملہ کے پہلو بہ پہلو عمل مین لائی جاتی تو آج اسکا کیا نتیجہ نکلتا۔

جنرل کنا وہ اور اس کے اسٹاف پر ۲۶ تاریخ کے واقعات کا گہرا اثر ہوا چنانچہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بوجہ سڑی ہوئی نعشون کی بدبو کے پھیلی ہوئی فوجون کو تنگ جگہ مین کر دیا گیا ہے یہ عذر لنگ

اس نامعقول عذر کے مساوی ہے جو جزیرہ نمائے عرب یا شام میں خشکی پر
فوجین اُتارنے کے باب مین یورپ کی رائے پر اثر ڈالنے کی نیت سے
پیش کیا گیا ہے میرے خیال مین سلطانی فوجین اٹلی کی فوجون کے اُن
مقامات پر خشکی مین اُترنے سے بہت خوش ہوئین کیونکہ ان آنیوالے ملاقاتیون
مین سے شاذ و نادر ہی کسی ملاقاتی کو نکرونی کباب کھانے اور شراب پینے
کے لیے جہاز پر واپس پہونچنا نصیب ہوتا بہرحال اٹلی کی لائن ننگ اور
وہ شرقی خندقین خالی کردی گئین جو قلعہ مصری کے مقابلہ مین واقع تھین
اور دمدمہ حمام وغیرہ بنانیکا تازہ کام شہر سے دو سو کیلومیٹر تک قائم کیا گیا
خواہ فوجی نقطہ خیال سے اس کارروائی کی معقولیت کے بارہ مین کسی قسم کی
رائے نہ پیش کیجاسکے۔ مگر یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ یہ کھلا ہوا اظہار اس
کمزوری کا تھا کہ صرف ڈھائی سو عربون سے اطالوی شکست یاب ہوگئے ہین
اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اطالوی ذرا سے خطرہ یا غلط فہمی سے زیادہ اثر پذیر ہونے
لگے بخلاف اس کے عثمانیہ فوج پر بہت اچھا اثر ہوا اور اُن کی ہمتین اور
بھی زیادہ بڑھ گئین طرابلس خاص مین اٹلی کی مقبوضہ اراضی پہلے ہی
سے تیس ہزار فوج کے واسطے ناکافی تھی اسپر و باء ہیضہ کے دامنگیر ہونے
کے لحاظ سے اور زیادہ زمین کی یقینی ضرورت پیش آگئی مگر عین اُسیوقت
بجائے وسعت کے عسرت قبول کی گئی اور لطف یہ کہ اس فعل کو تمام
دنیا کے انسانون کو بے عقل سمجھ لینے کی جرأت کرکے اختیاری ظاہر کیا گیا
نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون پر ساحل سمندر قریب قلعہ حمیدیہ
مین ایک اور آفت نازل ہوئی سسلی سے آئی ہوئین بعض تازہ دم
فوجون سے جن مین بظاہر رجمنٹ نمبر ترانوے بھی شامل تھی بحری بیڑے

کی حفاظت مین شراشت کے قریب خشکی پر اترنے کی کوشش کی جو عرب اس
زمانہ پر قابض تھے انکا بیان ہے کہ گو محاصرہ کرنے والون نے بہادری سے
کام لیا لیکن محصورین کی جانبازانہ کوششون کے باعث ساری فوج مین
سے صرف دو سو سپاہی خشکی پر اترنے مین کامیاب ہو سکے جنپر فوراً ہی حملہ کیا
گیا۔ اِن دو سو اطالیون سے مایوسی کی حالت مین جس قسم کی بہادری کی توقع
کیجا سکتی ہے اُسی قسم کی ظہور مین آئی مگر عرب انھین چارون طرف سے
گھیر کر دست بدست جنگ کے ڈھنگ پر لے آئے اور اُنھون نے بڑی
سرعت سے مخالفون کو کاٹ کے رکھدیا صرف پانچ شخص جو کسی طرح
ہلاک ہونے سے بچ رہے تھے قید کرلیے اور ترکی لباس مین غاریان پہونچا
دیے گئے۔ غاریان مین بڑے دن کے موقعہ پر مین خود اُن اطالین اسیران جنگ
سے ملا اور انھین اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے پایا۔

۷ نومبر تک جنرل فرگوتی کی مزید افواج کے داخلہ سے اطالین افواج
شہر طرابلس کی تعداد بیس ہزار تک پہونچ گئی۔ لیکن کثرت بارش کیوجہ
سے کسی قسم کی پیشقدمی عمل مین نہ لائی جاسکی کیونکہ خندقین پانی سے
بھر گئی تھین اور سامان جنگ کی گاڑیون ونیز توپون کا تھوڑے فاصلہ
پر بھی لیجانا دشوار تھا۔ آخر کار ۲۶ نومبر کو ایک بہت بڑا توپ خانہ
کارآمد موقع پر قائم کرنے کے لیے روانہ کیا گیا اور ایک بہت بڑی
فوج نے اُس شرقی حصہ نخلستان پر دوبارہ قابض ہونے کی غرض
سے پیشقدمی کی جو ۲۶ اکتوبر کو اس پیشقدمی سے ٹھیک ایک ماہ پیشتر
اطالوی قبضہ سے نکل گیا تھا ایک برگیڈ جانب عین زارہ روانہ ہوا تاکہ
نخلستانی عربون اور ترکون کا باہمی سلسلہ منقطع کردے اور جانب شرق

ایک بہت بڑے برگیڈ نے جو تین پیدل رجمنٹون رسالہ کے دو اسکاڈرنون بارہ میدانی توپون اور دو کوہی توپ خانون پر مشتمل تہا جنگی ناکون کے ایک بڑے سلسلہ پر جو رسالہ کی بارکون سے سمندر تک پھیلا ہوا تھا حملہ کیا عربونکی چھوٹی چھوٹی جماعتون نے اطالوی پیشقدمیون کی ایک ایک انچہ زمین پر بڑی جرأت سے مدافعت کی لیکن اطالیون نے ایک سو بیس جانین نذر چڑھا کر شام تک کثرت افواج کی بنا پر نہ کہ از راہ بہادری عربون سے نخلستان خالی کرالیے رسالہ کی بارکون زراعتی اسکول اور موضع شراشت کے علاوہ انہون نے پہلی جگہ پر بھی قبضہ پا لیا جسکو کبھی کسی حال مین نہ چھوڑنا چاہیے تھا ماسوا اس کے اس فتح سے ایک اور ایسی عمارت متصلہ قلعہ مصری پر بھی قبضہ ہوگیا جہان سے اطالوی اور قلعہ مصریہ کے قابض ترک ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح سے بیٹھے دیکھتے رہا کیے۔

۲۶ نومبر کی جنگ کے بعد اطالیون کو اپنے اہل وطن کی کچھ ایسی بوسیدہ نعشین ملین جن کے اعضا کی قطع برید کی گئی تھی اور بعض نعشونکو اس طرح دفن کیا گیا تہا کہ انکا کچھہ حصہ زمین کے باہر رہ گیا تھا جن کی بابتہ فوراً بلا مزید ثبوت کے یہ خیال قائم کرلیا گیا کہ ان لوگون کو زندہ در گور کیا گیا ہوگا۔ حالانکہ یہ کسی طرح ثابت نہین ہوتا یہ ضرور ہے کہ حفظ صحت کے خیال سے نعشون کو دفن کیا گیا ہو مگر جنگی دقتون کے باعث ایسی حالتون مین تعجیل اور پریشانی کیوجہ سے بسا اوقات کارروائی تدفین نامکمل رہتی ہے ترکون کو بھی اچھی طرح دفن کرنیکا موقعہ نہ ملسکا ہو تمثیل کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بلونٹ کاپ جی کی چوٹی پہ بوئرون کی ایسی نیم دفن شدہ نعشین پائی گئی تھین جن کے سر ہی سر پیرون زمین نظر آرہے

سے تھے اور چونکہ وہ خود بوئروں کی دفن کردہ تھیں اس لیے کون کہہ سکتا ہے
کہ قصداً اُن نعشوں کی تذلیل کا ارادہ کیا گیا ہوگا۔ علاوہ اس کے جیسا کہ
ایک صاحب مطبوعہ رسالہ موسومہ بلیک وڈ کے ذریعہ سے بیان کرتے ہیں
کہ نعشوں سے جبکہ اُن پر کامل ایک مہینہ کی تیز دھوپ اور سخت بارشیں اپنا
اپنا پورا پورا عمل کر چکی ہوں کس طرح ظاہر ہو سکتا ہے کہ اُن کے ساتھ کسی قسم
کی زیادتی عمل میں لائی گئی ہوگی ترکی باقاعدہ افواج نے فی الحقیقت اِن
قابل افسوس زیادتیوں میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا بظاہر نعشوں کے مثلہ
کی کارروائی عربوں کا فعل تھی کوئی شخص اس قسم کے افعال کی حمایت
میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتا ہے تاہم مبالغہ اور مکر سے مملو نفرت و حقارت
کا جو غلغلہ اس فعل پر اٹلی میں بلند کیا گیا وہ ذرا بھی قابل توجہ نہیں ہے
کیونکہ جو قوم عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں واقعہ پذیر ہونیوالے چار ہزار
بیگناہ آدمیوں کے قتل عام کو جس میں معصوم بچے اور پردہ نشین عورتیں
بھی شامل ہوں قرین انصاف تصور کرے وہ قوم غریب جاہل اور مذہبی
مجنون عربوں کے ہاتھوں عمل میں آئے ہوئے چند مردہ جسموں کے مثلہ
پر اعتراض کرنے کی ہرگز مستحق نہیں ہے۔

عربوں کے اخراج نخلستان سے ہمت پا کر اطالیوں نے ۴ دسمبر
کو قبل طلوع آفتاب ترکی کیمپ واقع عین زارہ کیجانب پُرحوصلہ پیشقدمی
کی اور اُسی روز شہر کے قرب وجوار میں جہاں جہاں عرب قابض تھے
جنگی جہازوں نے باوجود کثرت بارش غضبناک گولے برسائے اٹلی
کے تین کالموں نے اس جنگ میں حصہ لیا ایک کالم سیدی مصری میں
بصورت ریزرو مقیم رہا اور دوسرا تمام دن اُن عربوں سے سخت مصروف

بیکار رہا جو یکے بعد دیگرے تند حملے کرتے تھے اور جنھون نے ترکی کیمپ
کی مشرقی سمت سے دن ہی دن مین اطالیون کو اُن کی لائنون تک پسپا
کر دیا اٹلی کا وہ میمنہ والا ایسر اکالم پندرہ ہزار سپاہیون پر مشتمل تھا اور جس نے
بظاہر اس ارادہ سے پیشقدمی کی تھی عین زارہ کی فوج کے کمزور ایسر کو پسپا کرے
وہ رپورٹین جو عین زارہ پر حملہ کرنے اور بر ساگ لیری فوج کے باتندی
وزبر دستی دشمنون سے میدانی توپین چھین لینے کے متعلق اطالین سانسر
کی نگرانی مین شایع ہو چکین ہین سب کی سب قابل مضحکہ اور غلط ہین اور
ایسا ہی بیہودہ یہ تخمینہ ہے کہ عین زارہ مین آٹھ ہزار آدمیون کو پسپا کر دیا گیا
اگر اسوقت نشاطبے کے پاس تعداد بیان کردہ سے نصف سپاہی بھی
موجود ہوتے تو وہ بڑی خوشی سے پندرہ ہزار اطالیون کا انتظار کرتا ہوا پایا
جاتا بلکہ گمان غالب یہ ہے کہ نشاطبے الانتظار اشد من الموت
کی سختیون سے جلد رہائی پانے کی کوشش مین کامیاب حملہ آور ثابت ہوتا
جو کچھ واقع ہوا وہ دراصل صرف اسقدر ہے کہ ترکی کمانڈنٹ نے یہ دیکھکر
کہ بائین جانب سے گذرنیوالی دشمن کی ایک بڑی فوج جلد عقب مین پہونچ
جائیگی اور اپنی قلیل التعداد فوج پر نظر کرکے عین زارہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا
جب نشاطبے کے احکام عربون کو سنائے گئے تو انھون نے چلاّ چلاّ کر
مخالفت کی کیونکہ یہ بہادر جنگجو دشمن پر غالب آچکے تھے اسوجہ سے واپسی
کے خیال کو سرے سے ہی ناپسند کرتے تھے بہر نوع اولاً چار بجے شام کے
ترکی کیمپ کے ترپ بطور پہل قدمی موجودہ کیمپ کو روانہ ہوئے اور پھر تو سلسلہ
بندھ گیا چونکہ ترکون کو اپنے حملہ آورون کی نسبت معلوم تھا کہ وہ کس مادہ سے
بنے ہوئے ہین اس لیے ان کی جماعتین ایک خاص قاعدہ کے ساتھ بدون

گھبراہٹ اور جلدی کے باطمینان تمام یکے بعد دیگرے روانہ ہوتی رہین حتی کہ اسٹاف اور ایک حصہ فوج نے صبح تک اس سلسلہ کو جاری رکھا مگر اطالیون کی پندرہ ہزار فوج نے کسی ایک جماعت کا بھی تعاقب نہین کیا اور نہ انکا راستہ روکنے کی کوشش کی معلوم نہین کہ اس موقعہ پر اُن کی کیولری کیا کر رہی تھی جس کا فرض تھا کہ وہ راستہ روکتی اور تعاقب کرتی کیا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے. کہ یورپ کی کوئی فوج باستثنا اطالیون کے فی الحقیقت اپنے دشمن کی ایک چھوٹی سی تعداد کو کھلے ہوے میدان مین کھلے بندون نکلجانیکی بعد اس امر کی کوشش کیے ہوئے اجازت دیتی کہ اون کے واپسی کے سلسلہ کو اپنے رسالہ کے پیہم حملون سے منقطع کر دے۔

جب حریف کے بخیر و عافیت عزیزیہ پہونچ جانیکا یقین ہو گیا تو اطالیہ کے پندرہ ہزار جنگجو خالی کیمپ پر ٹوٹ پڑے اور وہ توپین چند بستر اور بعض فرنیچر کی چیزین جنھین ترک خود ترک کر گئے تھے زعم خود چھین لین معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کی چھوڑی ہوئی توپون کے حاصل کرنے مین اہل اٹلی ہمیشہ بڑی جرأت اور ہوسناکی سے کام لیتے ہین چنانچہ اطالین ان توپون کو بھی اپنے دشمن سے کئی ہفتہ تک برابر چھینتے اور ان کی تصویرین اتارتے رہے ورنہ اصل واقعہ یہ ہے کہ صرف آٹھ پہاڑی توپین جو اُن کے ہاتھ لگین عمل انخلاء مین از راہ دانشمندی بیکار کر دی گئین تھین اور جنھین ترک اسوجہ سے چھوڑ گئے تھے کہ اُنکے پاس اُن کا گولہ بارود ختم ہو چکا تھا اور اس صورت مین وہ ترکون کے لیے بیکار تھین شانیا یہ بالکل ناممکن تھا کہ ریت پر یہ توپین کھینچی جا سکتین کیونکہ طرابلس مین پندرہ پونڈ وزنی گولا پھینکنے والی توپ کو اوسطاً چھ گھوڑے کھینچتے ہین اور بیسیون آدمی اُسکے چڑھانے کے لیے درکار ہوتے ہین۔

بظاہر نشا طابے کو عین زارہ اُن آثار کی وجہ سے چھوڑنا پڑا جنسے پایا جاتا تھا کہ اس کا بیسرہ دشمن کے حلقہ مین آ جائیگا لیکن ایک بڑی اور زبردست وجہ یہ بھی تھی کہ ترکون کو جلد یا بدیر عین زارہ ترک کر کے اور زیادہ اندرون صحرا مین ہٹ جانا لازم تھا کیونکہ بحری توپون کی مسلسل اور ہر وقت کی گولہ باری سے عثمانی فوجون کو چوبیس گھنٹے مین کوئی وقت ارام کا نہین ملتا تھا گو مسلمہ طور پر عرب دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے قربت کو پسند کرتے ہین مگر وہ شیطانی گولونکی بارشش کے عادی نہین ہین درحقیقت وہ گولون کی نقصان رسانی سے اسقدر متاثر نہین ہوتے جس قدر اس کے لوازمات سے چونکنے اور بیچین ہوتے ہین اور سچ بھی یوں ہی ہے کہ کتے کی طرح گولے کی بھونک اسکے کاٹنے سے زیادہ پریشان کن ہے بیتے اتھین جوش سے بارہ انچ قطر کے شق ہونیوالے گولے کا خوفناک طریقہ سے گرنے اور ریت مین ایک وسیع گڑھا کر دینے کا حال بیان کرتے سُنا ہے جس نے کسی شخص کو بھی نقصان نہ پہونچایا تھا اور جس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ غریب بدوٗن کے زخمی کرنیکا یہ طریقہ کثیر المصارف تھا۔

موجودہ ترکی کیمپ واقع عزیزیہ بحری توپون کی دست رس سے باہر ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ ترکون کا عملی قبضہ بہت بڑے حصہ سے اُٹھ گیا ہے کیونکہ اُنکی چوکیان کیمپ سے جانب ساحل سمندر بہت دور تک پھیلی ہوئی ہین جس کا کسیقدر اندازہ اس امر سے بھی ہوسکتا ہے کہ اُن کی وساطت سے ۲۰ جنوری کو غرغرلیش پر کامیاب حملہ کیا گیا تھا جہان اطالیون کو پچاس جانون کے نقصان کے ساتھ اس ہٹی کے زیر تعمیر حفاظتی ذرایع سے پسپا کر دیا گیا جون بیرون موضع بنائے جارہے تھے قبل ازین ایک اور کامیاب حملہ بنی عشیہ پر کیا گیا تھا جس سے پایا جاتا ہے کہ ترک پُرشوق طریقہ پر اُن

فوجون سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہین جو اطالوی جنرل ان کے مقابلہ مین بھیجے گئے

۱۷ دسمبر کو ہیڈ کوارٹر مین یہ ضروری خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنے داہنی جانب پیشقدمی شروع کردی ہے لنشاطے معہ اسٹاف کے فوراً سنت بنی آدم کو روانہ ہوگئے یہ خبر صحیح تھی چنانچہ بعد طلوع آفتاب ایک اطالوی کالم اپنی خندقون سے نکلکر اولاً جانب مغرب غرغیشش جانیوالی سڑک پر تھیرا بعد ش یہ دشمن کا پتہ لگانیوالا برگیڈ جو سالم پچاسوین پیدل رجمنٹ نیز ہوبت کا کچھ حصہ رسالہ کے چار اسکواڈرن اور ایک خچر باتری پر مشتمل تہا پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوا منصور پہونچا جہان ترکون کے ایک چھوٹے سے ناکہ پر صرف چار آدمی قابض تھے اطالیون نے صنصتور پر قبضہ کرکے تار گہر تباہ کردیا اور تار کاٹ ڈالا جس کی وجہ سے تار کا تعلق زوارہ سے ٹوٹ گیا تھا لیکن بعد مین مرمت کرکے اس نقصان کی تلافی کردی گئی دنیا مین صرف اٹلی ہی کی ایک ایسی فوج ہے جسکو دو مہینے کی خاموشی کے بعد اس معمولی کام کے سر انجام دینے کی توفیق نصیب ہو سکی۔ اس مہم عظیم کی سرانجام دہی کے بعد یہ برگیڈ آہستہ آہستہ صنصتور کی جانب جنوب بڑہا جہان یکایک اُس نے اپنے آپ کو ایک ترکی چوکی کے سامنے پایا جس پر بیس باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تعینات تھے جن مین سے ایک ترک بغرض اطلاع دہی روانہ جانب سنت بنی مریم ہوا اور باقیماندہ انیس[19] نے اپنی جگہ پر قائم ہوکر دشمن پر آگ برسانا شروع کی جس کی تاب مقاومت نہ لاکر یہ ساری بہادر فوج پیچھے کیجانب ہٹ گئی جسوقت اس عجیب وغریب بہادری کی اطلاع پہونچی ہے اسوقت مین خود ترکی فوجون مین موجود تھا یہان افسر سے لیکر ایک معمولی سپاہی تک تمام فوجیون کو اپنے حریف کی جبلی بزدلی کا حال سنکر بہت بڑی خوشی ہوئی اور ہم سب کی یہ تمنا تھی کہ دشمن جانب

سنت بنی مریم پیشقدمی کرے مگر بہ خوش قسمتی ہمین نصیب نہین ہوسکی دشمن نے
نچھر باتری سے صرف پندرہ گولہ صحرا پر پھینکے جو کیمپ سے بقدر ایک صفر ازکر
دور رہ جانے کی وجہ سے سب کے سب بیکار ہوگئے ہمین اسی رات
یہ معلوم ہوا کہ صنصنو سے اطالین ہٹ گئے اور اپنی خندقون کی پناہ
مین چلے گئے ہین۔ نامہ نگار مارننگ پوسٹ متعینہ مالٹا اس دشمن کی
پتہ لگانیوالی فوج کی نسبت یطور رخا کہ بیان کرتا ہے کہ اس پیشقدمی سے
طرابلس مین مغربی جانب سے داخل ہونیوالے سامان ممنوعہ جنگ
کا آئندہ کے لیے سد باب کرنا مقصود تھا لیکن اس نے اس کی تاویل نہین
کی کہ روانگی اور واپسی صنصنو اور پندرہ گولون کا ضایع کرنا کس طرح فائز المرام
بنا سکتا ہے۔

ترکی کیمپ کے عزیزیہ منتقل ہونے کے بعد ١٦ دسمبر تک ایک طرف
تو سنت بنی مریم مین رفتہ رفتہ عربون کی ایک بڑی تعداد غالباً شہر طرابلس
پر حملہ کرنے کی غرض سے جمع ہوتی رہی اور دوسری طرف احمقانہ طور سے
اپنے آپ کو محفوظ اور دشمن کو مرعوب خیال کرکے اطالوی افسر اور نامہ نگار
بجرب زبانی کہتے رہے کہ صحارے کو ہ غاریان پہونچنے تک کوئی جنگ واقع
نہوگی عین زارہ کو سینکڑون تختون کی ایک دوہری باڑ قایم کرکے اور
درمیانی حصہ کو ریت اور پتھرون سے بھرکر ایک چھوٹا سا قلعہ بنا لیا گیا
تھا جس کی حفاظت پر کم از کم چودہ ہزار اطالین فوج تعینات تھی یہ صحیح ہے
کہ طوفان خیز موسم کی وجہ سے ہوائی جہازون کو ایک ہفتہ تک اڑنیکا موقعہ
نہین ملا لیکن اس صورت مین اطالوی رسالہ کو دشمن کا پتہ لگانا ضروری تھا
انہین کوتاہیون کے باعث اطالین معلوم نہ کرسکے کہ ترکون کی فوجین ایک

لمحہ کو بھی بیکار نہین رہین اور دشمن کے قریب ہی عین زارہ سے جانب جنوب صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر بڑھکر آ چکین تھین ماسوائے اس کے وقت امتحان اطالیون کا یہ خیال کہ ترکون کی کمزور چوکیان جو عزیزیہ اور عین زارہ کے درمیان واقع ہین انکا کسی طرح مقابلہ نہین کرسکتین بہت بُری طرح غلط ثابت ہوا۔

اپنی ۱۹ دسمبر کی پیشقدمی کی بابت اطالیون کا بیان ہے کہ ۱۰ تاریخ کو پانچ داد خواہ عرب ترھونہ کی جانب سے عین زارہ پہونچے اور انھون نے بیان کیا کہ ہمپر اندرون ملک کے جمع ہونیوالے بدوؤن نے ظلم کیا ہے۔ یہ نہین کہا جا سکتا کہ آیا یہ عرب فی الحقیقت اپنے ملک پر حملہ کرنیوالون سے طالب امداد تھے یا ترکون کی جانب داری مین اطالیون کو کوئی نقصان پہونچانا چاہتے تھے بہر حال انھین ۱۹ تاریخ کی پیشقدمی کی راہ نمائی کا اعزاز بخشا گیا اور قبل طلوع آفتاب بسرکردگی جنرل فارا ایک بہت بڑی ایسی فوج جو پیدل کے تین بٹالین رسالہ کا ایک اسکاڈرن خچر باتری کی تین توپون اور بہت سی میکسم توپون پر مشتمل تھی عین زارہ کی خندقون سے نکل کر جانب جنوب روانہ ہوئی جس کے ساتھ پیدل رجمیٹ برساگ لیری نمبر گیارہ کا بھی کچھ حصہ تھا مینے بچشم خود اسس فوج کی کراچی کولنر کی کیمپ واقع عزیزیہ مین دیکھا ہے اس پیشقدمی کا مقصود چھوٹے سے نخلستان موسومہ پر طیروس سے ڈاکوون سے پاک کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانیکا تھا لیکن خلاف مقصد واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی شروع ہی سے اس کالم کے ہمراہ تھی ترھونہ کے راستہ کو جو ریتیلے لق ودق صحراءین سے گذرتا ہے حافظہ مین رکھنا مشکل ہے اور غیر ملکی کے لیے مشکلتر اس موقعہ پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ داد خواہ عربون مین سے تین شخصون کی نعشین جنھون نے اطالیونکی

راہ نمائی اختیار کی تھی گویون سے چھدی ہوئی پائی گئین اور قیاس چاہتا ہے کہ اپنے راہ نماؤن کی فریب دہی کا یقین کرکے اطالیون نے انھین گولیون سے اوڑا دیا ہوگا۔ حاصل کلام وہ ریتیلا لق ودق صحرا تھا اور بدون راہ نما کے گم کردہ راہ بدنصیب اطالین بار بار راستہ بھولا جاتا تھا اور اس مشکل سے نجات پانیکی کوشش مین جگہ بجگہ پہونچکر پھر لوٹنا پڑتا تھا اس لا حاصل آمد ورفت سے تمام فوج مایوس اور محنت شاقہ سے تھکا چور ہوگئی ترکون کو خندق بنی عشیر ان دشمن کی پیشقدمی کا حال معلوم ہو چکا تھا اور جبکہ ایک کمک کے ذریعہ سے جو جانب مغرب مقیم تھی خندق بنی عشیر کے عربون کی تعداد مین اضافہ ہوگیا تو انھون نے درماندہ اطالین فوج سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی عرب ایک ریت کے ٹیلے سے دوسرے ٹیلے پر لپک لپک کر پہونچتے جاتے اور جب دشمن زد پر آتا جاتا فائر کرتے جاتے تھے جیسے جیسے سورج کی روشنی گھٹنے لگی عربونکی قوت اور حملون کی تعداد ترقی کرنے لگی اور اس کے ساتھ ہی اطالیون کی تعداد اور ہمت گھٹتے۔ سب سے زیادہ مشکل یہ درپیش تھی کہ اطالین اپنے نہ دکھائی دینے والے پھرتیلے دشمنون کو کوئی سزا نہ دیسکتے تھے۔ اسی حالت مین غالباً اطالوی کالم کو ترکی فوج متعینہ بنی عشیر کے پہلو پر پہنچا دینے کے قصد سے کرنل فارا چند کیلومیٹر آگے بڑھکر بائین جانب لوٹ پڑا مگر اس کے ساتھ ہی عربونکی جنگی امداد پر چند ترکی باقاعدہ فوج کے جوان بھی موجود تھے رائفلون کے منفردانہ گرمتواتر فائر زیادہ کارگر ثابت ہونے لگے۔ اور دشمن اپنی رفتار پیشقدمی مین سست۔ آخر کار وہ ایک جگہ ٹھہر گئے اور اُسکے بعد ہٹنا شروع کیا لیکن دشمن نے اسوقت بھی فاصلہ سمت اور وقت کے پہچاننے مین غلطی کھائی یہان دسمبر مین ساڑھے چار بجے سورج غروب ہو جاتا ہے اور جس کے ایک گھنٹہ بعد

تمام صحرا تاریک بد قسمتی سے اس رات چاند بھی نہین تھا صرف بجلی کی چمک یا
رائفلون کے فائرون سے کبھی کبھی روشنی ہو جاتی تھی غرضیکہ ان مخالف
حالات و واقعات کی بدولت اطالین رہا سپاہی نشان راہ کھو بیٹھے اس موقعہ
پر نہ چوکنے والے ترکی کمانڈر نے اپنے عرب مددگارون سے اُن کے منفردانہ
حملون کی نوعیت بدلکر زیادہ بیش قیمت کام لیا انھین جماعتون مین تقسیم کر کے
دشمن کے پہلوؤن اور پشت پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا سو فٹ اٹلی والون پر
چارون طرف سے حملے ہو رہے تھے لیکن دشمن کی بندوقون کے فائرون اور
توپ کی گرج کو اللہ اکبر کی آوازون سے دبا دینے والے حملہ آور بہت کم دکھائی
دیتے تھے بد قسمتی سے اس نازک حالت مین حواس باختہ اطالیون نے
اپنا جی چھوڑنا شروع کر دیا لیکن انکا کمانڈر ریفا ہر ایک ایسا شخص معلوم ہوتا
تہا کہ جس کے حواس خراب نہین ہوئے تھے اس نے اور اس کے افسرون نے
جس طرح بھی ممکن ہو سکا اپنے سپاہیون کو ایک بلند مقام پر پہونچنے تک
سنبھالے رکھا جہان کرنل فارا کے ارادہ کے مطابق رات گذارنے کے لیے
خندقین کھودین اور ہر قسم کی توپین اتار لی گئین۔

اس قیام گاہ مین بھی اطالیون کی حالت مایوسانہ تھی ساٹھ منتخب جنگدیدہ
جنگجو فیزانیون کی ایک عمدہ جماعت نے بہوشیاری اطالیون کے بائین
جانب گذر کر پہاڑی کے شمالی راستہ پر قبضہ کر لیا اور دوسری فوج بڑھکر پہاڑی کے
جنوب کا محاصرہ۔ اس صورت مین محصور اطالیون کے نکلنے کے لیے صرف
ایک تھوڑی سی کھلی ہوئی جگہ پہاڑی کے مغرب مین بصورت راستہ
باقی تھی جسپر نصف شب تک بوجہ کمی تعداد عرب قبضہ نہ کر سکے تھے اس
راستہ کا علم دشمن کو اس نادر موقعہ سے معلوم ہوا کہ برساگ لیری فوج کا ایک

نوجوان نن کمیشنڈ افسر بغرض خرید و فروخت شہر طرابلس گیا تھا اور
کسی نا معلوم وجہ سے اپنی پلٹن کی روانگی کے وقت تک عین زارہ نہ پہونچ
سکا آخر ہمت باندھکر اپنی بد قسمتی پر روتا ہوا تنہا صحرا کو چل نکلا خوش قسمتی اور
فائرون کی آوازون کی راہ نمائی کرتی رہین حالانکہ بالکل اندھیرا ہو چکا تھا لیکن خوش
نصیبی نے اُسی راستہ سے جو خالی رہ گیا تھا منزل مقصود پر پہونچا دیا
اس کی آمد نعمت غیر مترقبہ سمجھی جاکر بڑی خوشی منائی گئی - کیونکہ اب تک جنرل
فارا اور اسکے افسرون کا خیال تھا کہ عربون کی تعداد کثیر نے انھین مضبوطی کے
ساتھ چارون طرف سے گھیر رکھا ہے - یہ بہادر اور سمجھدار افسر کمک لانیکے
لیے عین زارہ پھر واپس ہوا مگر وہ ابھی چھ سو قدم بھی نگیا تھا کہ ایک عرب کی
گولی سے اُسکا گھوڑا زخمی ہوکر گر پڑا وہ کسی ترکیب سے پھر اپنی فوج مین واپس
آیا اور ایک دوسرا گھوڑا لیکر پھر اسی راستہ سے واپس ہو گیا جسپر ابھی تک
کوئی نگرانی قائم نہین ہو سکی تھی اثنا راہ مین اتفاقاً تاریکی کی وجہ سے اُس کا گھوڑا
ٹھوکر کھاکر گر پڑا اور پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی اب مجبوری اس افسر کو تھوڑی دیر
پیدل چلنا پڑا تھا کہ برساگ لیری کا ایک پٹرول ملگیا اور اُن سے اس
نن کمیشنڈ افسر نے تیسرا گھوڑا حاصل کرکے عین زارہ کے جنرل کو اپنی
فوج کی خوفناک حالت سے مطلع کیا یہ نوجوان نن کمیشنڈ افسر بجلدوے
خیر خواہی و بہادری ہمارے وکٹوریہ کراس تمغہ کے مساوی الاعزاز تمغہ محروجہ
افواج اطالیہ پانے کا مستحق ہے -

پہاڑی پر اطالین فوج بہ تمیز نہ کرسکنے کے باعث کہ ہمارا دشمن کہان ہے
اپنا بھاری توپخانہ کارآمد طریقہ پر استعمال نہین کر سکتی تھی ایک طرف عرب
برابر چارون طرف سے گولیان برسا رہے تھے تو دوسری طرف دشمن

کے مجروحون ومقتولون کی تعداد لحظہ بلحظہ بیش سے بیشتر ہوتی جارہی تھی۔ بہہ دشمن کا پیتہ لگانیوالی بڑی فوج جو قبل از علی الصباح عین زارہ سے عربون کو سزا دینے کے لیے روانہ ہوئی تھی خود عربون شکار ہوگئی علاوہ ازین اطالیون کو مایوسی نے بھی گھیر رکھا تہا جس کی وجہ سے اُن کے زندہ سپاہیون کی حالت لحمۃً بلحمہ بد سے بدتر ہونے لگی۔ کرنل فارلسنے قیام کے لیے بہت اچھی جگہ منتخب کی تھی جو خندقین کھودکر خوب محفوظ کرلی گئی تھی اور میکسم توپون کے چلانے کے لیے میدان بھی موزون تھا۔ مگر اسکی توپین قطعی جی چھوڑ چکی تھین اس لیے کرنل باوجود شب گذاری کے ارادہ کو واضح طور پر بیان کردینے کے حالات کے لحاظ سے مجبور ہوگیا کیونکہ اس کے سپاہی بطور نافرمانی کمزوری ظاہر کرتے ہوئے عین زارہ کا رخ ظاہر کرنے لگے اور نوبت یہان تک پہونچ گئی کہ مصلحتاً احکام بعد بین صادر ہونے لگے اور عمل پہلے آخر کار بیقاعدگی کیساتھ شمال کی طرف اطالین بھاگ نکلے اور اس بقیتہ السیف فوج کو علی الصباح وہ کمک ملی جو عین زارہ سے بھیجی گئی تھی اور اس کے چھ گھنٹہ بعد یہ لوگ اگر کہا جا سکے تو بخیریت اپنے کیمپ مین پہونچے۔

یہ نہایت مشکل ہے کہ اس خوفناک لڑائی کے اطالوی نقصانات کا صحیح اندازہ کیا جا سکے زمانہ حال کے کسی جنگ مین بھی نقصانات کی صحت کے باب مین ایسی بے پرواہی سے کام نہین لیا گیا ہے جیسا کہ طرابلس مین لیا جارہا ہے ترکی افسرون کو مجبوراً بعض اوقات مین دیسی عربون کے بیانات پر اعتبار کرنا پڑتا ہے اور عرب عادتاً ہر ایک بیان مین اسقدر مبالغہ کرتے ہین کہ سُننے والا حیران رہجائے۔

۱۶ دسمبر کو عزیزیہ مین ایک عرب نے آکر صاف طور پر بیان کیا کہ وہ اور

ایک اور سپاہی حمص سے ایک سرکاری مراسلہ لیکر بھیجے گئے ہین جسمین دشمن سے حمص واپس لینے کا حال درج ہے سپاہی کا گھوڑا گر کر لنگڑا ہوگیا اور اُس نے مجھے سرکاری مراسلہ نہین دیا بلکہ کچھہ عرصہ بعد وہ خود ہی آجائیگا۔ دوسرے دن وہ سپاہی بھی آگیا لیکن اُس کے پاس کسی قسم کا مراسلہ نہین تھا۔ یہ تمام حکایت جیسا کہ منشی جی نے عفصہ سے کہا ایک عربی خبر تھی۔ اس لیے اطالوی نقصانات یا ترکی فتوحات جب عربی ذرایع سے معلوم ہون تو خیال کرلینا چاہیے کہ اُن مین ضرور شاعری سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن یہ لڑائی اور ہزیمت اُس مقام سے تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع ہوئی تھی جہان پر مین مقیم تھا۔ دوسرے دن ترکی افسرون سے عندالذریافت معلوم ہوا کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کئی ہزار اطالوی پیدل اور گولنداز ہلاک ہوئے ہین۔ یہ مسلمہ ہے کہ دسمبر مین ان افسرون کے پاس کسیقدر صحت سے نقصانات کے معلوم کرنے کے ذرایع موجود تھے۔ مشاہدہ کی بنا پر مین جو کچھہ کہہ سکتا ہون وہ یہ ہے کہ دوسو اطالوی رائفلین معہ گولہ بارود کے ذخیرہ کے عرب جمع کرکے لائے تھے اور بوٹون بیٹیون وغیرہ کے ڈھیر بازار مین بیچنے کے لیے لگادیے گئے تھے یہ چیزین یا تو مُردون کے جسم سے اوتاری گئین تھین یا میدان جنگ مین پڑی ہوئی پائی گئین تھین مال غنیمت مین ایک ڈیڑھ سو پونڈ کا قیمتی ذخیرہ دواؤن اور نشترون کا بھی تھا جس کو ایک جاہل عرب نے چند فرانک مین بیچڈالا ترکون اور عربون کا مجموعی نقصان جسے اطالوی بہت بھاری اور اپنے نقصان سے زیادہ بتلاتے ہین حقیقتاً گیارہ شہید اور چالیس مجروحون پر مشتمل ہے۔ شہیدون کو دفن کردیا اور

اور زخمیون کو عزیزیہ کے بڑے ہسپتال بن بھیجد یا گیا۔ نقصان کا بڑا حصہ فیزائیون کے حصہ مین آیا جو اکثر اوقات اطالیون پر صرف پچاس میٹر کے فاصلہ سے بندوقین چلاتے تھے۔

زخمیون میں عزیزیہ تک ہمراہ آنیوالا میرا سابق ملازم محمد باشندہ مدین بھی تھا جو ایک نوکر کی حیثیت سے گستاخ اور بیکار تھا لیکن بحیثیت ایک شجاع اور شہسوار ہونے کے قواعددان کارآمد سپاہی تہا کیونکہ وہ ٹیونس بین فرانس کی فوج کا ممبر رہ چکا تھا عرب جماعتون کے ساتھ شریک جنگ ہونے سے زمانہ گذشتہ کا کفارہ ہوگیا تھا اور میری نظرون بین کسی قدر با وقعت جب مین بغرض عیادت ہسپتال گیا تو مجھ سے اُسنے معمولی خوش بیانی کے ساتھ اپنے اطالیون کے نزدیک سو میٹر تک پہونچنے اور ایک شخص کو جو تنہا کہڑا تھا گولی مارکر گرا دینے کا حال بیان کیا جو غالباً کوئی افسر تھا اس کے بعد محمد خود ایک گولی کے بدون ہڈی توڑے ہوئے ران مین لگنے سے زخمی ہوگیا۔ وہ حسب معمولی خوش تھا کیونکہ اسکو نطاہر اطالوی نازک گولی سے کسی قسم کی تکلیف نہین معلوم ہوتی تھی اور اس کی کسیقدر گستاخانہ خوش فعلیان اُس عمر کا فسر کے معزز حوصلہ سے مختلف تھین جو پاس ہی کے بستر پر دونون پہلوؤن مین ایک گولی کے زخم کرنیکی وجہ سے لیٹا ہوا تھا محمد باوجود زخمی ہونے کے بطور مال غنیمت ایک تھیلی معمور ساٹھ کارتوس اور ایک اطالوی رائفل اپنے ہمراہ لایا تھا اس کا خیال تھا کہ وہ بہت جلد شفا پاکر ٹیونس واپس جائے گا۔

اگر مین نارہ مین پانچ عربون کا پہونچنا ترکون کا ایک کارآمد فریب تھا تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ کسی فوجی پھندے مین اطالیون سے

زیادہ سادہ لوح دشمن کبھی پھنسا ہو بہر نوع اس مصیبت نے اٹلی والونکو
ایک اور سخت سبق پڑہایا اور انھیں معلوم ہوگیا کہ صحرا مین انکی فوجونکی
پیشقدمی کیا معنی رکھتی ہے کرنل فارا کی تمام فوجی بربادی عربون کے کارتوس
خالی ہوجانے کی وجہ سے عمل مین نہ آسکی عرب اپنے کارتوس اپنی اپنی مرضی
کے مطابق بُری طرح ضائع کرتے ہین اور آتشبازی کے متعلق جو
احکام صادر کئے جاتے ہین بوجہ اجنبیت اُنپر کاربند نہیں ہوتے رات کے
وقت اس جنگ مین عملی طور پر ہر ایک کارتوس خالی ہو جانے کے
باعث سکون پیدا ہوگیا تھا مگر اس کا ذکر دلیر اطالوی اپنی موافقت
مین کرتے ہین اور اپنی ڈراونی ہزیمت کی تلخی کو کم ظاہر کرنے کے لیے
حسب معمول اصلی واقعات اور نقصانات کو چھپاتے ہوئے
تجاہل عارفانہ ترکون و عربون کے شرکار جنگ کی تعداد کے متعلق مین صرف
یہ کہہ سکتا ہون کہ باقاعدہ ترکی فوج کا جو تخمینہ پانچسو سے ہزار تک ایک
تجربہ کار نامہ نگار مسٹر بنٹ نے پہلے سے کیا ہے وہ سراسر غلط ہے اطالوی
افسرون پر اس شکست فاش کے گہرے اثر پڑنیکا اندازہ کسیقدر اس سے
معلوم ہوسکتا ہے کہ اگرچہ کرنل فارا نے اپنے آتشبار اسلحہ کا استعمال
بہتر طریقہ پر کیا اور اپنی باقیماندہ فوج کو خطرۂ عظیم سے بچالانے مین کامیاب
ہوا مگر اُسے جب جنرل کے عہدہ پر ترقی دی گئی تو اس کے ساتھ ہی عین زارہ
کی فوجی خدمات سے سبکدوش کردیا گیا ۔

اپنی خوش قسمتی سے بعض اطالین رات کی تاریکی مین عربون کے
چاقوؤن اور گولیون سے بچکر اور ایک دفعہ اپنی خندقون اور بحری توپون
کی حفاظت مین پہونچگئے مگر دنیا کی کسی قوم نے اطالیون سے زیادہ

بے پرواہی انجیل مقدس کی اِس آیت سے نہین برتی کہ جو شخص لڑائی
کرنا چاہے اُسے پہلے لڑائی کا اندازہ کر لینا چاہیئے ۔
سرحد ٹیونس سے ترکی کیمپ کے دو راستے مخصوص ہین جنوبی
سڑک جو سرحد کو جانب ویہیات عبور کرتی ہوئی براہ نالوتا اور غاریان
عزیزیہ پہونچتی ہے بمقابلہ بنی غروان والے دوسرے راستہ کے بقدر تین
منزل کے زیادہ فاصلہ رکھتی ہے مگر اطالوی دست درازی سے
بہ نسبت بنی غروان والے راستہ کے زیادہ محفوظ اور کوہستانی درختون اور
پانی کے جا بجا ملنے کی وجہ سے زیادہ خوش منظر و آرام دہ بوجہ اِس کے
کہ بحالت جنگ راستہ کا دلچسپ ہونا نہونا حفاظت کے مقابلہ مین قابل
قبول نہین راستہ کی خوشنمائی سے قطع نظر کر کے بھی بخیال حفاظت
ویہیات والے راستہ کو ہی اختیار کرنا چاہیے تھا جیسا کہ مینے بھی اطالیون
سے نقصان پہونچ جانیکا احتمال ظاہر کیا ہے لیکن عثمانیون کو بہت ہی
تھوڑے تجربہ سے معلوم ہو گیا کہ ساحلی راستہ پر گذرنے مین اپنے
ناقابل دشمن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے کام مین لایا
جانیوالا راستہ سمندر سے صرف چند گز کے فاصلہ پر میلون تک ساحل
کے متوازی چلا گیا ہے جس پر دہوئین سے فضاء عالم کو تیرہ و تاریک
کرنے والے اٹلی کے جنگی جہازون کی موجودگی مین نت نئے مال و اسباب
سے لدے پھندے نڈر کاروان اور ادہر سے ادہر منتقل ہونیوالی بہادر
عثمانی فوجین باطمینان تمام آہستہ آہستہ قطع منازل و طے مراحل کرتی
رہتی ہین اِس سے زیادہ ناقابلیت کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ یہ
سب کچھہ اطالوی جنگی جہازون کی توپون کی زد مین ہوتا رہتا اور اسپارہ

مین اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کی ایک اول درجہ کی بحری طاقت
ایسی کمزور ہے کہ قلیل التعداد دشمن کے ایسے کاروانی راستہ کو جسکا کھلا رہنا
دشمن کی بڑی تقویت کا باعث ہے باوجود دست رس بند نہین کر سکتی
اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ اطالوی قادر اندازون نے اس راستہ
پر سینکڑون شش ہیوولی گولے نہ برسائے ہون گے نہین بو قماش سے
غریبات تک ساحل سمندر کے قرب و جوار کی آراضی پھٹنے والے گولے اور
گولیون سے ایسی خراب ہوگئی ہے کہ بلا مبالغہ اس مین حل جوتا ہوا معلوم
ہوتا ہے لیکن سمندر کے کنارہ پر کوئی شخص بھی اس بیہودہ اور غیر قادر اندازانہ
گولہ باری کو ذرا بھی خیال مین نہین لاتا کیونکہ شاذ و نادر کوئی گولا کسی چیز سے ٹکراتا
تھا حتی کہ کسی ایک آدمی کو بھی خفیف سے خفیف زخم بھی نہین پہونچا
شتربان پھٹنے والے گولے کے غلط نشانہ پر گر کے بیکار جانے پر قہقہہ
لگاتے تھے اور ترکی افسر خوش ہوتے تھے کہ یہ غیر ثمر دار مصرف اطالوی
ٹیکس دہندون کے نیگ لگایا جا رہا ہے۔ غرضیکہ یہ عظیم الشان گولہ
باری قطعی طور پر غیر مؤثر ثابت ہوئی اور گو سرحدی چوکیون سے ایک
پہیر کا راستہ اختیار کرنے پر جنگی جہازون کی نظر اور زد سے دور رہکر
بحفاظت و اطمینان طے کرنا ممکن تھا۔ لیکن گولہ باری کے خوف سے کبھی
کسی شخص نے اس راستہ کو ترک کرنے کی دقت گوارا نہ کی۔

اخبار طان کے نامہ نگار نے جو عزیزیہ مین ہمارے ساتھ مقیم تھا غربی
ساحل سے اس گولہ باری کا حال لکھتے ہوئے اطالیون کا خوب
خاکہ اوڑایا ہے۔

۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے اطالوی ان عربون کے خوف سے جو مقام

عربلات ملکر تک سمندر کے پانی میں دڑاتے ہوئے چلے گئے تھے تاکہ دشمن
پر قریب سے فائر کرسکیں فاصلہ سے ہی ایسی چھیڑ چھاڑ کرتے رہے جو جسقدر
پر مصارف تھی اسیقدر غیر مضرت رساں لیکن اُن میں ۱۵ دسمبر کو خلاف
توقع یکایک ہمت پیدا ہوئی اور اُن کے جنگی جہاز نے سرحد ٹیونس سے
پچیس میل آگے بڑھ کے اس قصبہ سیدی سعید پر قیام کیا جو اپنے بزرگ
صفات مدفون کی نسبت سے تمام طرابلس میں بنگاہ تعظیم دیکھا جاتا ہے
اور جس کا گنبد ایک اچھے نخلستان میں ریتیلے ٹیلے پر تعمیر کئے جانے کی
وجہ سے جبل اخضر کے برف کی طرح سفید نظر آتا ہے مقبرہ کے نیچے تھوڑی سی
کاشت ہوتی ہے اور تازہ پانیکا چشمہ بھی جاری ہے ۔ اطالین ملاحوں کی ایک
جماعت دخانی کشتی کے ذریعہ سے خشکی میں اُتاری گئی اتفاقاً ایک عورت نے
جو مقبرہ کے قریب کھڑی ہوئی تھی ۔ دشمنوں کو خشکی پر اُترتے دیکھہ لیا اور چند
آدمیوں کو چلا کر جو کھیتوں میں کام کررہے تھے خبردار کردیا ۔ کھیتوں کے مزدور
عربوں اور اُن کے چند دوستوں نے جو خوش قسمتی سے کہیں پاس
ہی موجود تھے رائفلیں اٹھائیں اور ایک چھوٹی سی جماعت کی صورت میں
فوراً دشمنوں کی جانب روانہ ہوئے ۔ لیکن بہادر اطالین زیادہ انتظار
کی زحمت نہ گوارا کرکے جلد جلد دخانی کشتی پر سوار ہوگئے ۔ اور یہ مرکب تری بھی
اپنے بہادر راکبوں کی تقلید میں جسقدر جلد ممکن ہو سکا اپنے جنگی جہاز
کی طرف روانہ ہوگیا جس کی ساحرانہ دور زندگی میں ۱۵ دسمبر کا روز عجیب
واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس کے پھینکے ہوئے بہت سے اور کل
پھٹنے والے گولے کھیتوں کے ایک شعبدہ باز کی غیر مضرت رساں گولی
کی طرح مقبرہ سیدی سعید کے ریتیلے ٹیلوں میں غائب ہوگئے ۔

دوسرے دن ۵ بجے صبح اور دو اطالوی جنگی جہاز اسی مقام پر آموجود ہوئے۔ عرب پہلے ہی سے تیار تھے اور انھون نے موسی بے کمانڈر زوارہ کے احکام کے مطابق ریتیلے ٹیلون مین چھپکر اطالیون کو خشکی پر اترنے اور بدون فائر کئے آگے بڑہنے کی اجازت دی۔ اُس حالت مین مینے دیکھا کہ اطالیون کے منتظر بیت کے ٹیلون مین چھپے ہوئے عربون کی آنکھین خوشی سے چمک رہی تھین اور وہ ہمہ تن اپنے دشمن پر قابو پانے کے خیال مین منہمک تھی مجھے اس حالت کے خیال کے ساتھ اپنے پیارے کتے ڈک کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جو بعض اوقات بغیر میری اجازت کے میرے ساتھ شکار مین چلا جاتا ہے اور ایسی صورت مین کہ مین اترتی ہوئی قازون کی تاک مین گھات لگائے بیٹھا ہوتا ہون اور جھیل مین کوئی قاز پرون کو پھٹ پھٹاتی اور تیرتی ہوئی ہمارے قریب آجاتی ہے تو ڈک کا پھریری کے ساتھ رُوان کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بلبلے جوش کی حالت مین جھالنے لگتا ہے۔ ایسی حالت مین مجھے بجز اسکے کہ اُسے چشم نمائی کے ذریعہ سے خاموش رکھون اور کوئی چارہ کار نہین معلوم ہوتا۔ اسوقت عربون کی حالت دیکھدیکھکر بار بار مجھے یہ مثال یاد آتی تھی۔ کہ وہ بھی موسی بے کی تربیت کی بدولت اور احکام کی تعمیل مین ریتیلے ٹیلون مین چھپے ہوئے پڑے تھے ورنہ ان کی انگلیان قبل از وقت دشمن پر فائر کرنے کے لیے کھجلا رہی تھین مگر مجبوراً انھون نے ایسے صبر سے کام لیا جس کا پھل میٹھا ثابت ہوا کیونکہ اولاً دشمن کی پہلی جماعت ایک افسر کی ماتحتی مین خشکی پر اتری بعدش دو اور جماعتون کو دخانی کشتی نے اُتار کر خشکی پر اُترنیوالے آدمیون کی تعداد کو ڈیڑھ سو کر دیا جنھون نے آہستہ آہستہ پیشقدمی شروع کی افسر

آگے آگے بار بار کھڑے ہوکر میدان اور دور کی پہاڑیوں کو دوربین سے دیکھہ دیکھہ کر چل رہا تھا ہین اُسیوقت جب اطالین جماعت نے کچھہ آگے بڑھکر ریتیلے ٹیلوں پر چڑھنا شروع کیا عربوں نے فائر کرنے شروع کیے افسر ایک زخم کی وجہ سے زمین پر گر پڑا اور دوسری گولی کھاکر فوراً مر گیا اس کا اثر ماتحتوں پر بہت بُرا پڑا اور ایک ڈیڑھ سو آدمیوں کی بے سری فوج بحالت حواس باختگی دُم دباکر جانب ساحل بھاگ نکلی ہین کے تعاقب مین صرف چونتیس ۳۴ عرب باوجود ممانعت دور تک گئے۔ ملاح اپنے افسر اور چھہ مردہ اور زخمیوں کو اٹھا کر لے گئے۔ لیکن میدان مین پچاس کرال اور پیلچے تین سو کارتوس اور ملاحوں کے ٹوپیوں کی ایک معقول تعداد چھوڑ گئے عثمانیوں مین سے صرف ایک عرب گولی سے زخمی ہوا جس کی وجہ سے اُس کے گال کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اطالیون کی یہ پہلی اور غالباً یہ ہی سب سے آخری کوشش تھی جو نزکون کے ساحلی راستہ کو خشکی پر اُتر کر مسدود کرنے کے لیے عمل مین لائی گئی تھی اور جسکا اخلاقی اثر عربوں کے حق مین بہت بُرا اور بہت اچھا ظاہر ہوا

حمص۔ طبروق۔ ورنہ۔ اور بنی غازی وغیرہ پر جو جنگی کارروائیاں متخاصمین کی جانب سے عمل مین لائی جارہی ہین اُن کے متعلق صحیح اطلاعین بہم پہونچانا دشوار ہے۔ انور بے تقریباً ابتداء جنگ سے عثمانی افواج موجودہ بنی غازی کا کمانڈر ہے اور وہ عربوں کی ایک بہت بڑی تعداد کے جمع کرنے مین کامیاب ہو چکا ہے باوجودیکہ اطالیون کے دو زبردست ڈویژن ساحل برقتہ الحمرا کے دو شہروں پر قابض ہین لیکن بحالت ظاہر اُن کی فوجین محصور کی حیثیت سے زیادہ

رقبہ نہین رکھتین اور نہ وہ اپنے حفاظتی مقامات کو بحری توپون کی زد سے آگے بڑہا سکتے ہین اطالوی لائنون پر غضبناک حملون مین عربون کو جو نقصانات پہونچے اُن مین سے ایک سب سے زیادہ سخت لڑائی مین الوزبے کے نقصان کی تعداد سو تک پہونچ چکی ہے اس کے مقابلہ مین روما کے افراط تفریط کی چاشنی سے شیرین کی ہوئی خبرون کے پڑہنے والے کو آسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ برقتہ الحمرا کے قبضہ وسعت کو شہر کی دیوارون سے آگے نہ بڑہا سکنے والے اطالیون کا نقصان اس سے کہین زیادہ ہوچکا ہے اور روز بروز اور زیادہ ہوتا جا رہا ہے جسکا اندازہ اس واقعہ سے جس کی صحت کا مین ذمہ وار ہون بخوبی ہوسکتا ہے کہ ایک دفعہ لڑائی مین ایک میدانی توپ کے چھین لینے والے عثمانیون نے سو اطالیون کو بھی باسانی زندہ گرفتار کر لیا یقینی طور پر ان گرفتاریون سے پایا جاتا ہے کہ برقتہ الحمرا مین ترک فایق کا درجہ رکھتے ہین علاوہ اس کے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برقتہ الحمرا مین عثمانی افسرون کی ہمتین اپنی فوجون کی مستقل مزاجی اور کامیابی سے بہت کچھ بڑھ گئی ہین۔

حمص کی ۱۵ اردسمبر والی جنگ کی ابتدائی افواہین بیحوڑ اور حد سے زیادہ بڑہی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ لیکن مجھے جنگی صدر مقام پر پہونچکر معلوم ہوا کہ اُس تاریخ کو بطور کمک

دو ہزار اطالوی حمص کے مغرب مین

اُترے اور معہ محصور فوج کے پیشقدمی

شروع کی مگر فوراً ہی ترکون اور عربون

کی ایک قلیل التعداد فوج سے نے حملہ کرکے نقصان کے ساتھ
انھیں خندقون تک پسپا کر دیا۔

زوارہ کی گولہ باری کے متعلق مین کسی دوسری جگہ بحث
کرون گا۔

باب چہارم

ترکی کیمپ

جبل زاویہ حقیقت مین ایک یونانی شہر کے مانند کوہستانی شہر پناہ مین ایک ایسی بلندی
پر واقع ہوا ہے۔ جسکے اردگرد میدان موجود ہین۔ ہمارے طولانی اور دشوار گذار
سفر کی منزل مقصود یعنے عزیزیہ کے ترکی کیمپ کا جو واہن کوہ مین آباد ہے کوئی
پتہ بہی دکھائی نہ دیتا تہا۔ کہ ہمین صاف طور سے یہ مقام نظر آتا شروع ہوگیا۔
الغرض ہم چند منٹون مین ایک ایسی جگہ مین پہنچ گئے جہان ہر ایک شخص کچہہ نہ کچہہ
کام کر رہا تہا۔ ایک وسیع اور ہموار قطعہ زمین پر عرب بیٹہے ہوئے بات چیت
مین مشغول اور افسرون و سپاہ کے ہاتہہ مال و اسباب لگاتار فروخت کر رہے تہے۔
سلطانی جنگجویون کے لئے خوراک کی کوئی کمی ظاہر نہین ہوتی تہی کیونکہ ہر ایک سمت
مین پیاز۔ آلو۔ کہجور۔ لیمون۔ انڈے گوشت۔ نمک۔ نارنگیان۔ شکر۔ چاول اور
روٹی وغیرہ بوریون اور ٹوکریون مین بہرے ہوئے موجود تہے۔ مرغیون وغیرہ کی
بہی ایک معقول تعداد موجود تہی۔ لیکن یہ کسی قدر دبلی تہین۔ البتہ قہوہ ۔ نایاب ہو رہا
تہا ایندھن۔ تمباکو اور شکر تہ مقدارین کم اور قیمت مین یہ چیزین گران فروخت ہو رہی تہین مینے

خوراک کے عام نرخ میں قحط کی کوئی علامت نہیں دیکھی۔ چنانچہ مثالاً عرض کرتا ہوں کہ تین پاؤنڈ آٹو بحساب دو پنس فی پونڈ اور ایک درجن انڈے آٹھ پنس کے نرخ اور گوشت فی پونڈ چار پنس کے نرخ سے فروخت ہو رہے تھے وہ ہموار اور چھوٹی چھوٹی روٹیاں جو صوبہ طرابلس میں عام طور پر رواج پذیر ہیں بہ نسبت دیگر مواضعات وقصبات کے یہاں زیادہ گران قیمت پر فروخت ہو رہی تھیں یعنے بجاے دس سانتیم کے بیس سانتیم کو بیچی جا رہی تھیں۔ خوراک کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ طرابلس کے اندرون ملک میں سالہاسال جنگ جاری رکھی جا سکتی ہے اور اگر اطالوی فوج اندرونی سرزمین میں کوئی عظیم الشان پیش قدمی کرے تو اس حالت میں اوسے صرف سمندر سے لائی ہوئی خوراک پر گذارا کرنا ہو گا جس کی فراہمی میں ریت اور ریتیلے ٹیلے ناممکن الاعتبار دقتیں پیش کرین گے

سوق یعنے بازار کے جنوبی سرے[1] پر کوٹ واقع تھا جو ایک مرکزی صحن کی شکل میں نہایت غلیظ عربون اور اونٹون سے بھرا ہوا تھا۔ اوپر کے درجہ میں ایک وسیع بالاخانہ بنا ہوا تھا جسکی دیوارون میں بندوقین چلانے کی خاطر سوراخ کر دئے گئے تھے اور جن میں سے سلسلہ غاریان اور بیابان کے خوبصورت مناظر خوب نظر آتے تھے بالاخانہ کے عقب میں ایک معقول تعداد میں ایسے کمرے موجود تھے جن میں فرنیچر کچھ زیادہ نہ تھا۔

گو عزیزیہ میں ترکی افسرون کو بہت کم جسمانی راحت میسر تھی تاہم مین نے شکایت کا ایک لفظ بھی کسی کی زبانی نہیں سنا ہر ایک شخص خوش وخرم نظر آتا تھا کیسا عجیب وغریب اختلاف معروف کارزار انگلستانی فوج اور اس فوج کے حالات میں بین طور سے نمایان ہو رہا تھا جو عزیزیہ میں خیمہ زن تھی؟ یہان ایک چھوٹے سے

[1] محفوظ پڑاؤ

شیخ المجاہدین غازی انور پاشا سپہ سالار افواج طرابلس

ALHILAL PRESS.

کمرے کے اندر جو ہنڈی وضع کے کونک مین واقع تھا کمانڈر انچیف در حقیقی بے وبیز جاوید بے سویا کرتے تھے۔ کثیر التعداد روبکارات کی نوشت و خواند روزانہ احکام کا نفاذ کورٹ مارشلونکا انعقاد۔ عربی وفائد کا استقبال یہ سب کام اسی چھوٹے سے کمرے مین انجام پاتے تھے۔ اور اسپر طرہ یہ تھا کہ اسٹاف کو مجبورًا کھانا بھی یہین تناول کرنا ہوتا تھا مین نے بحالت اثناء وہام اس میلے کچیلے کمرے سے زیادہ تکلیف اور کسی جگہ نہین دیکھی۔

کرنل نشاط بے ہمیشہ میس کے اور دیگر غیر ملکیون کے ساتھ جو کیمپ مین موجود تھے خوش اخلاقانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔ انہین ابتدا ہی سے ایسی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا جنپر صرف چند کمانڈر ہی غور کرنا پسند کرینگے۔ زمانہ گولہ باری کی پریشانیون مین سے نشاط بے اپنی سپاہ کو اصلی قابلیت سے باہر نکال لاے تھے اور ان کے اصول جنگ فی الحقیقت ہر ایک نقص سے پاک تھے مثلًا اطالویون کو للچا کر بیر طبروس کے باہر نکال لینا اور پھر اونہین پوری شکست دینا اسقدر بہتر تدبیر تھی بہ نسبت اسکے کہ کرنل موصوف نے اپنی فوج غیر معین زمانہ کے لئے اطالوی جنگی جہازون کی ہراس انگیز گولہ باری کے زیر اثر چھوڑ دی ہوتی نشاط بے اور اوسکے لایق مددگار فتحی بے نے اس امر مین کامیابی حاصل کر لی تھی کہ اپنی فوج کے مختلف اجزا کو خوب متحد کر لیا اور بے قاعدہ عربون کی کسیقدر فوجی تعلیم و تربیت بھی عمل مین لائی گئی تھی جو کوئی معمولی کام نہین تھا عام طور پر ہر ایک ترکی افسر فرانسیسی زبان سمجھ سکتا تھا لیکن فتحی بے جو حال ہی مین سفارت خانہ پیرس سے وارد ہوا تھا۔ فصیح فرانسیسی بولتا تھا مگر جب کبھی وہ اپنے چھوٹے سے کتے ساتھ کھیلتا تھا تو اس صورت مین ہمیشہ سلبو زبان مین اوسے پیار کرتا تھا۔

ہمین اپنی خوش قسمتی سے کئی نامہ نگار ملے۔ یعنی علاوہ ٹلیہم اور گاز ٹوٹ کے جن کا ذکر مین کسی دوسرے موقعہ پر کرچکا ہون مسٹر سپنک رائٹ اور اوسلر کے لطف ہمنشینی نے میرے قیام ترکی کیمپ کے لطف کو بہت کچھ بڑھا دیا تھا۔ چنانچہ ان اصحاب سے میری مفارقت خالی از افسوس نہ تھی۔ اوسلر جو حال مین ہی مراکو کی دلچسپ مہم سے واپس آیا تھا ہر وقت خوش طبع نظر آتا تھا۔ اور اوس سے ملاقات ہمیشہ پر مسرت ہوا کرتی تھی۔ سپنک رائٹ عربون مین بہت ہر دلعزیز ہوگیا تھا۔ چنانچہ اوس کے مخروطی خیمہ مین روزانہ عرب متاخین کی معمولی چھوٹی جماعتین جمنین شیخ بیرونی جیسا ممتاز ممبر پارلیمنٹ بھی شامل تھا۔ موجود رہا کرتی تھین تاکہ اس انگریزی النسل شخص پر اپنی عقیدت و احترام کا اظہار کیا جا سکے۔ سپنک رائٹ کا قدرتی لطف صحبت عربونکی نگاہ مین بوجہ اوسکی ڈاڑھی کے اور بھی بڑھ گیا تھا کیونکہ طرابلس مین ڈاڑھی امتیاز اور بزرگی کی سب سے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے۔ نامہ نگار موصوف کا سلیم نامی خدمتگار جو عدن کا ایک مخلوط النسل عرب تھا۔ دن کو ترجمان کی خدمت انجام دیتا اور رات کے وقت اچھے اچھے کھانے پکایا کرتا تھا۔

دوسرے کمروشین جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر کپتان ٹلیہم اور میرے علاوہ اسٹاف کے دیگر اراکین بھی مقیم تھے بدقسمتی سے ہماری آمد پر فتحی بے غیر حاضر تھا لیکن مسٹر ماننگ نے جو گذشتہ ایام مین پانچوین بٹالین شاہی فیوزلرس سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اسیوقت غاریان جانے والے تھے وعدہ کیا کہ میرا تعارفی خط صاحب موصوف اس شوکت مدافسر کو پہنچا دینگے جسکی شاندار دلیری اور قابلیت نے تمام عثمانوی تدابیر مدافعت مین

جان ڈالدی تہی۔

گو مجہے اسوقت سے پہلے کبھی مسٹر ہارننگ سے ملاقات کرنیکا موقعہ نہین ملا تھا تاہم صاحب موصوف سے اسوقت گفتگو کرنا میری بڑی دلچسپی کا باعث ثابت ہوا۔ شدید قسم کی پیچش نے مسٹر ہارننگ کو بے قاعدہ عربون کے ساتہہ اپنا قیام ترک کردینے پر مجبور کیا تہا۔ میدان کارزار مین ان صاحب کا قیام گو مختصر تہا۔ لیکن اختصار کی کمی کا معاوضہ ان ہولناک وجوش آور واقعات نے کردیا تہا۔ جو اس مختصر زمانہ مین پیش آئے تہے۔ غالباً ناتجربہ کاری یا اس امر کو چہپانا ناپسند کرنیکے باعث کہ اونہیں شاہی فوج مین کمیشن حاصل تہا۔ مسٹر ہارننگ کو طرابلس پہونچنے مین بہت سی مشکلیں پیش آئی تہیں کیونکہ صاحب موصوف شاہی فیوزلرس مین امتحانی طور سے سکنڈ لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز تہے۔ سفاکس مین انہیں دو دن تک روکا گیا تہا لیکن آخرکار طرابلس کے ساحل پر ایک بادبانی جہاز مین جانبازانہ وبہادرانہ سفر کرکے جا پہونچے تہے۔ انکی آمد پر ترک افسرون نے بہت اچہا برتاؤ کیا۔ گو یہ صحیح ہے کہ مسٹر موصوف سپاہیانہ حیثیت سے کوئی عملی قابلیت نہ رکہتے تہے کیونکہ وہ کمانڈ کا کوئی حرف بول سکتے تہے اور نہ سمجہ سکتے تہے۔ تاہم کپتان امین آفندی نے جو بعض بے قاعدہ عربون کے نگران تہے۔ بڑی مہربانی سے اونہین اپنے ساتہہ رکہنا منظور کیا۔ چنانچہ یہ نوجوان انگریز خوش قسمتی سے نخلستان کے اوس معرکہ کے بہت سے حالات مشاہدہ کرنے کی خصوصیت رکہتا تہا۔ جو ابتدار جنگ کی اثنا مین واقع ہوا تہا اور جسمین دو دو اور چار چار آدمیونکی چہوٹی چہوٹی ٹکڑیون نے اطالیونکی خوب قطع وبرید کی تہی۔ مینے مسٹر ہارننگ کو اثنار ملاقات مین افسری وردی مین ملبوس اور کمر سے تلوار لگائے ہوئے پایا جو نہ معلوم انہون نے کسطرح زیب بدن

مین حاصل کرلی تھی مجھے یہ معلوم ہونے سے خوشی ہوئی کہ میرے ایک ہم ملک فوجی افسر نے اون اطالوی چوکیون پر مختلف حملے کرنے مین جو نخلستان کے کنارے پر مکانات کے عقب مین موجود تہین بڑی بہادری سے کام لیا مین اثناء گفتگو مین لفٹنٹ موصوف کے اس مذاقیہ جواب سے جو انہون نے سنجیدگی سے دیا تہا متعجب ہوا. کہ اونکی وردی کا پہٹ جانا کوئی عجیب بات نہ تھی کیونکہ گیارہ معرکون مین وہ استعمال کیجا چکی تہی

میدان جنگ کی تکالیف نے جنمین سخت سردوت شب بھی شامل تھی مسٹر بانٹیگ کے قوا پر جنکا نشو ونما نوعمری کے باعث مکمل نہ تہا سخت اثر کیا چنانچہ اونہین چند ہفتے سوق الجمعہ کے شفاخانہ مین قیام کرنا پڑا تھا اور اسکے بعد ترکی طبی اسٹاف نے جس نے انکی ہر ایک ممکن خبرگیری مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکہا تھا. مسٹر موصوف کو عزیزیہ بہیجدیا تھا جہان ایک آرام دہ کمرہ قیام اور دو سپاہی خدمت گزاری کے لئے مقرر و تعینات کئے گئے تھے جسوقت مین عزیزیہ پہونچا عین اوسی وقت مسٹر بانٹیگ کو غاریان کے مفید صحت مقام کی جانب روانہ کیا جارہا تھا تاکہ اس جگہ پہونچکر پوری تندرستی حاصل کرلی جائے مین امید کرتا ہون کہ مسٹر بانٹیگ پوری طرح اپنے ترکی رفقا کے شکر گذار ہون گے جنہون نے علاوہ اسکے کہ ایک مرتبہ اپنے زخمی افسرون کو مسٹر بانٹیگ کے آرام کی خاطر کسیقدر تکلیف دینا گوارا کیا تھا اور بہی بہت سی ایسی مہربانیون کی اون پر بوچہاڑ کی تھی جو دنیا مین اونہین کسی دوسری قوم سے میسر نہین آسکتی تہین وہ گاڑی جسمین تین گھوڑے جتے ہوے تھے اور جو مسٹر بانٹیگ کو غاریان لیجانے کے لئے تیار کہڑے تہے اور اس اسباب سے تعلق رکہتی تھی جو اطالویون سے عثمانی فوج کو بطور مال غنیمت حاصل ہوا تھا اس گاڑی پر یہ الفاظ

تحریر تھے دو گیارہ جمنٹ برساگلیری البانیہ کی گاڑی،، فی الحقیقت البانیہ
کی گاڑی اور شمالی افریقہ کا بیابان باہم دگر عجیب موزونیت رکھتے تھے۔
مسٹر مانٹیگ کو قدرتی طور پر اپنی آئندہ حالت کے متعلق تشویش تھی لیکن مجھے
یہ معلوم ہوکر تعجب ہوا کہ اونہیں بظاہر یہ بھی معلوم نہ تھا کہ شاہی نیگو ٹیشن
افسر اور مسٹر موصوف جیسے ملیشیا کے افسرون کو جنکو کہ سلطنت کے بیرونی حصص
کے افسر بھی شامل ہین نہ صرف ایک غیر ملکی جنگ مین شریک ہونے کی ممانعت
ہے جو ایک کھلی بات ہے بلکہ ایسے ملک مین موجود رہنے کی بھی ممانعت ہے
جہان جنگ جاری ہوگئی ہو یا عنقریب شروع ہونے والی ہو چنانچہ
جنگ اٹلی و ٹر کی کی ابتدا ہی مین ممانعت کر دی گئی تھی کہ کوئی افسر ہندوستان
یا مالٹا جاتا ہوا۔ اٹلی مین قیام نہ کرے مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ مسٹر
مانٹیگ کا حق کمیشن ضبط کرلیا گیا تھا لیکن اسوقت صاحب موصوف بہت کمزور
ہو رہے تھے لہٰذا مین نے یہی مناسب خیال کیا کہ انہین یہ خبر نہ سناؤن
البتہ مین نے ایسی مثالین بیان کین جن مین ممتاز فوجیون نے اپنے ملک کے
فوجی اور انتظامی قوانین کی اجنبی ممالک کی خدمات اختیار کرنے کے باعث
خلاف ورزیاں عمل مین لائین تھین اور سزا پانے کے بعد پھر اپنی اصلی خدمات پر
بحال کردئے گئے تھے حکامان اسٹنبول نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ بصورت انگریزی
فوج سے مسٹر مانٹیگ کا کمیشن خارج کر دئے جانے کے بعد انہین ترکی فوج
مین کمیشن دیا جائیگا اس نوجوان انگریز نے طرابلس کے عثمانی اسٹاف
کی اصلی خدمت یہ انجام دی تھی کہ نخلستان کے کھجور کے درختون مین اپنی
آنکھ سے اکتوبر والے قتل عام کی کارروائی دیکھی تھی چنانچہ ان کی قابل اعتبار اور
صحیح شہادت کی تائید مسٹر مکلاد نامہ نگار لوکل لنگر جیسے نڈر

نامہ نگارون نے کی ہے۔ بڑے دن سے تقریباً ایک ہفتہ پیشتر مسٹر مانٹیگ کوہ غاریان سے انگلستان واپس چلے گئے اور جیساکہ اونہون نے مجھہ سے بیان کیا تہا۔ واپسی کی غرض یہ تھی کہ انگلستان کی عام رائے کو اطالوی مظالم کے برخلاف بھڑکائی جاوے۔ چنانچہ اونہین بظاہر کامیابی کا یقین تھا۔ لیکن مینے اونہین جواباً جتا دیا تہا۔ کہ اس قسم کی کوشش کس قدر کامیابی کے ساتھہ مسٹر اسٹیڈ مسٹر مکلا۔ و دیگر اصحاب کے ہاتھہ عمل مین آچکی تھی۔ و نیز یہ کہ آجکل تواریخ اپنے آپ کو اس قدر جلد تیار کرتی ہے کہ برطانوی باشندوں کے حافظے سے اکتوبر کے افسوسناک واقعات کبھی کے حک ہو چکے ہونگے مجھے اس امر کا علم نہین ہے کہ مسٹر مانٹیگ سلطانی فوج مین کمیشن قبول کرینگے یا طرابلس واپس دوبارہ آئینگے۔ بہر حال مسٹر موصوف کے ہاتھہ مین کافی مہلت اور وقت موجود ہے۔ چنانچہ مجھے امید ہے کہ وہ کسی دن اپنی دلی خواہش یعنے ایک بڑے جنگجو کی حیثیت سے نام آوری حاصل کرینگے۔

بڑے کونک کے مقابلہ مین ایک عمارت موجود تھی جسکا کچھہ حصہ بڑے شفاخانے کے کام مین لایا جاتا تہا۔ اس عمارت کے قریب ہی انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر جنکی آمد عثمانی افواج کے لئے خداداد امداد تھی۔ سبز خیمون مین فروکش تھے۔ مجھے اکثر اوقات سول اور فوجی ڈاکٹرون سے ملاقات کا موقع ملا چنانچہ مین اُن سے ہمیشہ دلچسپ رفیق کی حیثیت سے ملتا رہا۔ دنیا مین آپ جہان کہین ہی تشریف لے جائین۔ آپ کو طبیب یا ڈاکٹر سے زیادہ دلچسپ گفتگو کرنے والا کوئی شخص نہ ملے گا۔ کیونکہ ان اصحاب کو اپنی خطرناک تجارت مین ہمیشہ کان دہر کر سننے والے اشخاص سے واسطہ پڑتا ہے۔ مجھکو بہت دلچسپ معلومات جو یاد رکھنے کے قابل

ہین ترکی طبی اسٹاف سے حاصل ہوئی ہین مثال کے طور پر عرض کرتا ہون کہ زخمی عربونکی کیفیت جو بعض حالات مین عمل جراحی کے لئے کلوروفارم سونگھنے سے بالکل انکار کرتے ہاتھے۔ مجھے انہیں ڈاکٹرون سے معلوم ہوتی عرب مرد اپنے بازؤن اور ٹانگونکی قطع و برید بلا کسی بیہوشی کی دوا کے اطمینان سے برداشت کیا کرتے ہاتھے لیکن یہ واقعہ یورپین لوگون کو مشکل سے باور آئیگا جو جسمانی اور دلی تکالیف مین زیادہ مستقل مزاج ثابت نہیں ہوتے ہین ایک غریب عرب عورت پر جسکے پہلو مین اطالوی گولی نے زخم پیدا کردیا تھا بغیر کسی بیہوشی کی دوا کے دیر تک عمل جراحی ہوتا رہا۔ اور گولی نکالنے کی خاطر زخم کو خوب گہرا کردیا گیا تھا۔ تاہم اس بیچاری عورت نے ساری تکلیف بغیر کراہے برداشت کی

اس موقعہ پر یہ بات ناظرین کو اپنے ذہن مین محفوظ رکھنی چاہیئے کہ پھٹنے والے گولے اور گولیون سے جو زخم پیدا ہوتا ہے وہ بہت گہرا اور شدید قسم کا ہوتا ہے۔ زمانہ حال کی جدال و قتال مین ان گولے اور گولیون کا استعمال بعلاج پذیر نہیں ہے لیکن اس سے دو باتین ظاہر ہوتی ہین اولاً اطالوی پلٹنون کی بے اثر نشانہ بازی حتیٰ کہ وہ خندقون مین سے اپنے جسمونکو ضرورت کے مطابق اٹھائے بغیر فیر کیا کرتے تھے دوسرے اطالیون کی بحری اور میدانی توپون کی بڑی تعداد۔ جنکو یہ لوگ اپنے ساتھ کام مین لایا کرتے ہین۔

عین زارہ مین آب رسانی کا ذریعہ جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے چشمے ہاتھے۔ لیکن جب سے ہیڈ کوارٹر عزیزیہ کو تبدیل ہوگیا تھا اوسوقت سے ہمیں صرف دو کنوؤن پر گذارا کرنا پڑتا تھا۔ جنہیں سے ہر ایک دن بھر پانی

دینے کے بعد رات کو خشک ہو جایا کرتا تھا چنانچہ ان سے باری باری پانی حاصل کیا جاتا تھا ان کنوؤں کا پانی اسقدر خراب تھا کہ کیمپ میں کسی بیماری کا زور نہ ہونا داخل تعجب تھا۔ ہماری آمد سے پہلے یہاں چندوار داتین ہیضہ کی ہو چکی تھین لیکین فی الحال بالکل امن تھا۔ ۱۰۔ ڈسمبر کو ایک ترک افسر یعنی عفقت بے کا جنازہ میرے خیمے کے سامنے سے گزرا جسکے ساتھ افسر اور سپاہ موجود تھے اور جو بغرض تدفین پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹے سے قبرستان کی جانب لیجایا جارہا تھا۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ بخار سے کیمپ میں یہ پہلی موت واقع ہوئی تھی۔ گو اس کے بعد کیمپ مین اس مرض سے کوئی دوسرا سانحہ پیش نہیں آیا تاہم اس کا فوری اثر ہراس انگیز تھا۔ زمانہ حال کی افواج مین بخار کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ جنوبی افریقہ مین اس مرض کی بھینٹ بھی اوسی قدر آدمی چڑھے ہے۔ کہ جتنے بوئرون کی گولیوں کے نظر ہوئے تھے۔ اس مرض کے جراثیم خاص کر خوراک اور پانی کے ذریعہ سے جسم مین داخل ہوتے ہین۔ چنانچہ تھوڑی سی خبرداری اور پرہیز سے اسکی سرائیت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے مین نے اور میرے رفقا نے یہ قاعدہ مقرر کر لیا تھا کہ ایک بوتل پرمن گنیٹ آف پوٹاش کے تیز عرق سے بھر دی جاتی تھی اور اس دوا سے جب بوتل کو خوب صاف کر لیا جاتا تھا تو اسمین ایسا پانی بھر دیا جاتا تھا جسے پندرہ منٹ جوش دینے کے بعد ٹھنڈا کر کے سوڈیم ایسڈ آف سلفیٹ شامل کر دیا جاتا تھا یہ دوائی پانی کی تمام برائیون کو دور کر دیتی ہے یہ تقریباً ناممکن تھا کہ جنوبی افریقہ کے کیمپون مین پانی کو جوش دینے کا مناسب انتظام کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہمین ایسی حالت مین بھی جبکہ اسکام کے انجام دہی کا موقعہ ملتا تو ہمارے

پاس وہ عجیب وغریب ساز وسامان موجود نہ تھے جو جاپانی فوج کے ساتھہ کو بیا
اور منچوریا مین رہا کرتے تھے۔ علاوہ ازین پانی گرم کرنے کے قواعد کی غیر ہر لعزیزی
و نیز بعض سپاہ کا تشنگی سے جلد پریشان ہو جانا بھی ایسی وجوہات تھین۔
جنکی باعث مرض تپ کے روک و تہام مین دقتین واقع ہوتی تھین مین نے
ایسے سپاہی بھی دیکھے ہین۔ جو گرمی مین سفر کرنے کے بعد صف بندی کی ترتیب
کا خیال نہ کرکے پانی پینے کے لئے دوڑے چلے جاتے تھے اور کسی ندی نالے
مین ایسا غلیظ پانی پینے سے ذرا بھی نہ ہچکچاتے تھے۔ جسمین کوئی مرا ہوا
اونٹ پڑا ہوا ہو۔ جنوبی افریقہ مین بلاک ہوس کی خطوط مین فرصت کے
وقت بھی ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہوا کرتی تھی جو سپاہ پہ پانی جوش
دینے کے تاکید و نگرانی عمل مین لاتا بہرحال اگر یہ ساری احتیاطین عمل مین
لائی بھی جائین تاہم نسل انسانی کی دشمن خانہ زاد مکھی موجود رہیگی جو ایک
ایسا خطرہ ہے کہ رات کو اوڑتا اور روز روشن مین بربادی پھیلایا کرتا
ہے۔ بعض مقامات مین مکھیون کی ترکی کیمپ مین اسقدر کثرت تھی کہ
ایسے خیمے بھی دکھائی دیئے جو مکھیون سے سیاہ ہو رہے تھے۔
ہمارے غلیظ کیمپ مین حفظ صحت کے انتظامات کی اسقدر کمی تھی کہ کیمپ
کے بعض حصے بقول ایک تیز مزاج کرنل کے ایجین اصطبل ہو رہے
تھے۔ حفظ صحت کے انتظامات جہان تک اون کا تعلق معمولی نگہداشت
سے ہے بالکل موجود نہ تھے۔ عرب گروہ جنمین عورتین اور بچے بھی شامل
ہوتے ہین میلے کچیلے جھونپڑے لگائے ہوئے و بہ تعداد کثیر ایک ہی جگہ
جمع رہتے تھے۔ مکھیون کی بڑی کثرت تھی اور پینے کے لئے خراب پانی
دستیاب ہوتا تھا۔ ایسی حالت مین کون شخص کہہ سکتا ہے کہ ہیضہ پیچش

یا میعادی بخار کے جراثیم کے لئے ہمارے کیمپ سے بہتر پرورش گاہ ملسکتی تھی۔لیکن کوئی مہربان قادر مطلق بہادر محافظان اسلام اور محبان وطن اشخاص پر نظر عنایت رکھتا تھا۔چنانچہ کسی مرض کے باعث بہت کم اموات واقع ہوئین۔ ۱۱ دسمبر کو وہی عجیب جرمن شخص جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔بال بکھیرے ہوئے خوش دکہائی دیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کوئی سند یافتہ طبیب نہ تہا بلکہ طبی طالب علم طرابلس پہنچنے مین اسکی غرض یہ تھی کہ چار ہزار فرانک ماہوار پر ڈاکٹری خدمت انجام دے لیکن یہ امید سبدل بہ مایوسی ہو گئی۔کیونکہ ترکون نے دو ہفتہ بعد کہدیا کہ تمہارا گھر واپس جانا ہی بہتر ہوگا۔چنانچہ اس ڈاکٹر نے اپنے وطن کو بنا راضی واپسی اختیار کی۔اسی اثنا مین عربون کا فوجی شفا خانہ احمد بن سلامہ نے جو ایک ذہین ٹیونسی عرب تہا قایم کیا اور دس عربون کو جو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تہے صف باندھکر کھڑا کیا گیا اور اُن کا سلسلہ تعلیم اسطرح شروع کیا کہ ایک شخص میدان جنگ مین زخمی ہو کر گر پڑا اُسے اوٹھاکر ایک چار پائی پر رکہا گیا اور عربون کو سمجہایا گیا کہ اوسکو کسطرح اوٹھاکر میدان جنگ سے اپنے کیمپ مین پہنچایا جائے۔یہ ساری زیر تعلیم جماعت بلکہ مصنوعی نعش بہی اس طریقہ تعلیم پر کھلے بندون ہنس رہی تھی۔اسکے برخلاف سوڈان کے کالے آدمیون کی حالت کچھ اور ہی پائی جاتی ہے جو قواعد کو قابل مضحکہ سمجھنے کے بجائے بڑی دلچسپی اور سنجیدگی سے یہ خدمت انجام دیتے ہین سوڈان مین کالی فوجین نشانہ بازی اور اسکاوٹ کے کام مین اسقدر محو رہتی ہین کہ پریڈ ختم ہو جانے پر وہ ایک جگہ جمع ہو کر کئی کئی آدمی باہم ایکدوسرے سے قواعد لینے لگتے ہین۔

۱۰-۹-۱۱- دسمبر یعنی دو دن مین کپتان عفت بے کے سوا اور چھ عرب پہاڑ
کی چوٹی پر جو میرے خیمہ سے پچاس گز بلندی کا فاصلہ رکھتی تھی دفن کئے گئے
ان اموات مین زیادہ تعداد ان زخمیون کی تھی جو تازہ ترین معرکہ مین گھائل
ہوئے تھے۔ ان آہنوش ترک اور عربونکی مرتے دم تک قوت برداشت کا
قائم رہنا۔ حیرت انگیز ہے میدان کارزار سے سوزنہ تک ایک عرب پورے
اٹھائیس میل پیدل منطے کرکے آیا تھا اسکے جسم مین گولیون کے سات زخم
تھے۔ علاج کے بعد جب اوسکو عاریان کے اسلے شفاخانہ مین بھیجا جاتا تو
اسنے واپس میدان جنگ پر زور دینا شروع کیا۔
اس بیابانی کیمپ مین تکفین و تدفین کا سیدھا سادہ طریقہ ان پر اثر ساز و
سامان کے ساتھ عمل مین نہین لایا جاتا۔ جو ایسے موقعون پہ ہماری فوجون
مین موجود رہتے ہین۔ چنانچہ ترک و عرب صف باندھکر جنازے کے ساتھ
نہین چلتے قبر پہ بندوقیں چلائی جاتی ہین اور نہ الوداعی بگل بجایا جاتا ہے
تاہم عفت بے کے جنازے مین ایک قسم کی عظمت پائی جاتی تھی ایک
عرب نے امام کی خدمت انجام دیتے ہوئے قرآن (مجید) کی وہ سادہ
اور باموقع آیات پڑہین جو جنازے کے لئے مخصوص ہین۔ افسر مذکور نے
اپنے خاندان اور وطن سے دور ہوکر اپنے بادشاہ اور اسلام کی خاطر ان
دشمنون سے جنگ کرتے ہوئے جنہون نے اسکے ملک پہ غیر منصفانہ
حملہ کیا تھا۔ داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔ یقینا ایسے ہی آدمیون کے لئے جنت
کی نہ .... ہین عظیم الشان پیغمبر عرب کا حیرتناک
مذہب اسلام جو کروڑون بندگان خدا کی موت و زیست مین رہنمائی کیا کرتا اور
ان .... حیات جاودانی کی امید سے خوش و خرم رکھتا ہے بہشت کی

امداد بغیر سال بسال افریقہ مین برابر اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ صدیان گزر گئین کہ یہ مذہب شمالی صوبجات مین ابتدا سے اشاعت حاصل کرکے ہمیشہ مشرقی اور مغربی حصص برا عظم سے تازہ نومسلم حاصل کر رہا ہے اگر مسئلہ ارتقا کا یہ اصول صحیح ہے کہ صرف افضل ترین شئے باقی رہا کرتی ہے تو مذاہب انسانی کی خوبی کا امتحان بھی اسی اصول سے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس صورت مین شمالی افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصوّن مین عیسائیت کے دعوے افسوسناک طریقے سے ناقص ثابت ہون گے۔ کارتھیج اور اسکندریہ کے چرچ اور عیسائی زندگی کے وہ شاندار مناظر جو ٹرٹلین۔ سائپرین۔ آگسٹائن۔ سینی سن۔ اور سائیرل تصانیف سے ظاہر ہوتے ہیں وینڈل حملہ آورین اور اُن کے فاتح اور بلباریس افواج یہ سب حرف غلط کی طرح صفحہ دنیا سے مٹ گئے ہین۔ جبل زادیہ کی چوٹی پر ایک بزرگ کا مقبرہ تعمیر ہے جہان عثمانی افواج کھڑی ہو کر دشمن سے خواہ وہ آسمان یا زمین پر نمودار ہو مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہین۔ ہوائی جہاز جنھون نے حملہ آورون کی خدمت بے مثل طریقے سے انجام دی ہے۔ عزیزیہ تک پہنچنے کی کبھی جرأت نہ کر سکے تھے۔ لیکن ۲۱۔ ڈسمبر کو ایک ہوائی جہاز ہمارے کیمپ پر وارد ہوا۔ جو دور سے ایک بہت بڑا پرند معلوم ہوتا تھا ہوا باز باسانی دکھائی دیتا تھا اور سفید دھات جو مشین کی ساخت مین استعمال کی گئی تھی۔ سورج کی روشنی مین خوب دمک رہی تھی۔ جہاز ہمارے مرکز کیمپ سے بہت دور اور زمین سے دو ہزار گز بلندی پہ پرواز کرتا رہا اور اگر یہ ہمارے کسی قدر زیادہ قریب ہو جاتا تو اس پر ہم اپنی قسمت آزمائی اسی طریقے سے کرتے جیسے کہ انگلستان مین شکاری پرندونکا شکار کیا کرتے ہین

شکار کی تمثیل اختیار کرتے ہوئے یہ فرض کیجئے کہ ایک پرند اڑا چلا آرہا ہے۔ آپ نے اپنی ماؤزر بندوق اوٹھائی اور اُسپر فیر کیا۔ چنانچہ یہ پرند جو دراصل ہوائی جہاز ہو۔ خوفناک آواز سے زمین پر گر پڑا۔ مذہب عیسائیت کا مفسر اور بک آف جاب کا مصنف دونون یہودیون کے عداجیہودا کی تفریح کا ذکر کرتے ہوئے ایک بڑی مچھلی کا کانٹے سے شکار کئے جانیکا عجیب حال بیان کرتے ہین۔ پس اسی طرح ہوائی جہاز کو گولی مارکر گرادینا بھی دیوتاؤن کے نعرہ شکار مین شامل کیا جا سکتا ہے گو ایک مرتبہ اس جنگ مین ہوائی جہاز کے بازوؤن کو گولیون سے چھید ڈالا گیا تھا تاہم اس ترکیب سے کوئی بڑا نقصان نہین پہنچا گیا ہے۔ مجھے خیال آیا ہے کہ اگر ہمارے شوقین اور پیشہ ور ہوابازون مین سے چند اشخاص اپنی مشینون کو سمندر پار پہنچاکر اس بہادر فوج کے شریک حال ہوجائین جو اپنے دشمن کے مقابلہ مین بہت زیادہ مزاحمتون مین گھری ہوئی ہے۔ تو ان کے لیئے یہ مہم دلچسپی سے خالی ثابت نہ ہوگی۔ بیابان پر پرواز اطراف وجوانب کی عجیب اشیاء مصر و ہند کے ہر ایک مسلمان کا گرمجوشانہ شکریہ اور خطرہ کا وہ ذائقہ جو زندگی کی بہت مہمون اور تجربات مین خفیہ سحر کاری پیدا کردیا کرتا ہے یہ سب باتین ایسی ہین کہ علاوہ کافی اجرت کے بنسبت اسکے زیادہ دلچسپ ثابت ہونگین کہ وہ بروک لینڈ یا ہنڈن پر فضول چکر لگایا کرین۔

ان ہوائی جہازون نے اطالویون کو عرب حملہ آورون کے جمع ہونے اور طرابلس کے اطراف ترکی کیمپ کے عام انتظامات کے متعلق فراہمی معلومات کی خدمات بہت اچھے طریقہ سے انجام دی ہین اور گو ہنگی غبارے وقتاً فوقتاً

بمب وغیرہ پھینکنے کے کام مین لائے گئے ہین۔لیکن ابھی تک یہ طریقہ حملہ آوری بالکل ناکارہ ثابت ہوا ہے ایک مرتبہ سوق الدحجنہ کے ترکی جنگی اسپتال پر بمب پھینکے گئے جنکے ٹکڑے اگرچہ پھٹنے کے بعد چارون طرف پھیل گئے تھے لیکن جیسا کہ ایک ترکی ڈاکٹر نے بیان کیا کہ بفضل خدا کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ ہوا بازون کی یہ دست درازی بالکل ناقابل معافی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا جنگی اسپتال پر ایک بڑا علم ہلال احمر کا لہرا رہا تھا جو ہوا بازون کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پس ایسی حالت مین غلط فہمی کا عذر بیہودہ ہے۔ مین اس مسئلہ پر بدین وجہ زور دینا چاہتا ہون کہ وقتاً فوقتاً سفید علم اور سرخ صلیبی جھنڈے کے قصداً ناجائز استعمال یا ان سے بے پرواہی برتنے کے الزام کے متعلق متعدد لغو و بیہودہ تحریرات شائع کیجاتی ہین۔ چنانچہ جنگ جنوبی افریقہ کے متعلق بعض انگریزی اخبار نویسون نے یہ بہتان باندھا تھا کہ اُن مخصوص حقوق سے جو ان دونون جھنڈون سے وابستہ ہین۔ بوئر لوگ بے پرواہی برتا کرتے تھے۔ مین اس بات سے انکار کرنے کے لئے آمادہ نہین ہون کہ کبھی کبھی ارادتاً فوجی شفاخانون یا سفید جھنڈون پر گولیان برسائی جاتی ہین تاکہ اس ترکیب سے کچھ فرصت کا وقت ہاتھ آجائے یا کوئی اس سے بھی زیادہ برے ارادے سے یہ فعل شنیع عمل مین لایا جاتا ہے اسکا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ تمام فوجون مین انسان شاذ و نادر سے موجود رہا کرتے ہین لیکن بوئرون کے متعلق جو عام اور فیاضانہ الزامات لگائے گئے ہین وہ بالکل بے بنیاد تھے۔ بوئر فوج ایک ایسی فوج تھی جو ہمارے ساتھ باعزت طریقہ پر جنگ کر رہی تھی اور جسکے ساتھ مصروف بہ جدال و قتال ہونا ہماری

کوئی ہتک کا باعث نہ تہا۔ مین دریافت کرتا ہون کہ آیا ایک سفید علم یا صلیب سرخ کا نشان زمانہ حال کی کسی جنگ مین کیا وقعت رکہتا ہے ؟
ممکن ہے کہ کوئی شخص بعض منافقانہ بیانات کی بناء پر یہ خیال کرنے لگے کہ یہ علم مکان گرجا یا مینار کی طرح بہت بڑے اور بلند ہوتے ہون لیکن حقیقت کچہہ اور ہی ہے۔ زمانہ حال کے معرکے بڑے وسیع رقبون پر واقع ہواکرتے ہین۔ اور ایک سفید جہنڈا (چونکہ اس قسم کی چیزین سپاہی اپنے ساتھہ نہین رکہتے ہین) غالباً ایک دستی رومال یا قمیص کی دہجی ہواکرتی ہے جو رائفل کی نال پر باندہکر بلند کیجاتی ہے۔ پس جوش و خروش وہوان زمین کی ناہمواری اور فاصلہ کی طوالت جو رائفل یا توپ کی زد کے لئے درکار ہواکرتی ہے ایسے سوانحات ہین کہ مذکورہ بالا قسم کا جہنڈا نہ دکہائی دیا جانا در حل تعجب نہین ہوسکتا۔
جنگ جنوبی افریقہ کی اون دو مثالون کو لیجئے جنمین امن داطاعت کا یہ نشان بلند کیا گیا تہا۔ نکلسن نک کے شدید معرکہ مین ایک نن کمیشن افسر نے بظاہر یہ خیال کرکے کہ اُسکی سپاہ جن کی تعداد بہت تھوڑی تہی محصور ہوگئے تہے اور امداد پہنچنی ناممکن ہورہی تہی۔ سفید جہنڈا بلند کردیا تہا حالانکہ واقعہ یہ تہا کہ اوسکے اطراف وجوانب مین بارہ سو سپاہی چہپے ہوئے تہے۔ دوسری مثال سپین کاپ کی کیفیت یہ ہے کہ سپین کاپ مین ہماری سپاہ دلیری سے بوئرون کی صحیح اور چہپی ہوئی آتش باری کا گھنٹون مقابلہ کرتے رہے اسی اثناء مین کسی شخص نے سفید جہنڈا علم کردیا۔ چنانچہ بوئرون نے فیر موقوف کردیئے۔ اور اُنکی ایک جماعت محفوظ مقامات سے نکلکر برٹش سپاہ کی جانب بڑہنے لگی اوسی وقت کرنل تہارنی کرافٹ خندق مین سے کودکر مٹی کے ڈہیر پر جا پہنچا اور چلاکر کہنے لگا "واپس ہوجاؤ تم ج۔حرجرابوئرون

کبھی ہتھیار نہ ڈالونگا،، بوئرون نے اسپر چٹانون کے پیچھے واپسی اختیار کرنی شروع
کی لیکن اسی اثنار مین ادہر آتشبازی دوبارہ شروع کی گئی جس سے کسی قدر
نقصان پہنچا۔ فوری طور سے یہ واقعہ مکروہ نظر آئے گا اور اگر فی الحقیقت ہماری
سپاہ نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کرنے کے بعد قصداً ان واپس ہونیوالے
بوئرون پر گولیان چلائین تو اُن کا یہ طرز عمل ناقابل معافی ہے لیکن یہ صاف
ظاہر ہے کہ وہ چھوٹی سی سفید دہجی جو سفید جھنڈے کے بجائے باندہ لیگئی
تھی ہماری سپاہ کی بڑی تعداد کو دکھائی نہ دے سکی۔ فوجی شفاخانے کی
گاڑیون پر ارادتاً گولہ باری کا الزام بدیں وجہ زیادہ قابل گرفت نہیں ہے کہ تین ہزار
سے پانچہزار گز تک کوئی جھنڈا خواہ کتنا ہی بڑا کیون نہ ہو زیس کی عمدہ سے عمدہ
دوربین مین سے بہی صرف ایک ایسا دھبہ نظر آتا ہے جو ناقابل امتیاز ہوا
کرتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میرے ایک رفیق نے دارالعوام مین مسٹر
ہارکورٹ سے دریافت کیا کہ آیا صاحب موصوف موجودہ جھنڈے کو جو
پارلیمنٹ کی عمارت پر نصب ہے ایک ایسے نشان سے تبدیل نہین کرسکتے
تھے کہ جسکی جسامت معقول وسیع ہو اس سوال کے جواب مین نہیں موجودہ
نشان کا عرض و طول سنکر جو کونچے مین سے بہت بے مقدار معلوم ہوتا تھا۔
بڑی حیرت ہوئی۔

انجمن ہلال احمر کے خیمے پہاڑ کے نچلے دامنون مین وسیع قطعات پر پھیلے
ہوئے تھے۔ اور اُس عمارت کے بالکل ہی قریب واقع تھے جو شفاخانے کے کام
مین لائی جاتی تہی۔ اس بڑے کیمپ مین جو عربون اور اونٹون سے معمور
ہو رہا تھا۔ سول ڈاکٹرون اور اُن کے فوجی رفقار کو بلا شبہ کثیر کام درپیش
تھا۔

چونکہ کسی شخص کو مجھے ترکون سے ہمدردی ہونے مین شبہ نہین ہو سکتا ہے لہذا
مین عزیزیہ کے طبی اشاف کی کارگزاری کے متعلق نکتہ چینی کی جرات کرتا
ہون - ان سولہین ڈاکٹرون کی ایثار نفسی نے نہین ہے۔ ایک صاحب نے اپنی شادی
کے نزدیک ہونے والی تہی غیر محدود زمانہ تک ملتوی کرکے قسطنطنیہ سے
اس خود اختیاری خدمت پر سفر اختیار کیا تہا۔ دیگر ڈاکٹرون نے اپنا
کثیر المنفعت پیشہ ترک کرکے طرابلس مین اپنی ذاتی خوشی سے سکونت اختیار
کرلی تہی۔ گو میرے دل مین نہایت عمیق اثر پیدا کیا تہا۔ تاہم باوجود ان ساری
قربانیون کے مجھے اندیشہ ہے کہ مین ہلال احمر یا فوجی اشاف کو کیمپ کی طبی
نگرانی پر قابل اعتبار کہا نہین دے سکتا ہون۔ اور گو ہمین یہ بات بہی فراموش
نہین کرنی چاہیئے کہ ہمارے کیمپ عزیزیہ مین میلے کچیلے خرقہ پوش
عربون اور غلیظ اونٹون کے داخلہ کا سلسلہ مسلسل جاری تہا۔ پہر بہی کوئی
معقول وجہ کیمپ کی اس حالت اور طبی اشاف کی اس ناکامیابی کے متعلق
پیش نہین کی جاسکتی کہ صفائی اور حفظ صحت کے ابتدائی اور سہل ترین اصول
کے متعلق ذرا بہی توجہ نہین کی جاتی تہی گو ایسی آسانی سے کہود دی جانے
والی زمین مین حفظ صحت کے کام آسانی سے تعمیر کئے جا سکتے تہے۔ تاہم
ایسی کوششونکی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی ہے۔ چنانچہ اس بے پروائی
کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن وسیع رقبون کے بہت سے حصون مین جنہین آدمی اور
اونٹ و خیمے پہیلے ہوئے تہے۔ زمین ناقابل بیان غلیظ تہی اور ہوا مین
بہت بری بدبو پیدا ہوگئی تہی۔ خود طبی خیمون کے بہت قریب اونٹون کے
بال اور جانورونکی آلائش پہیلی ہوئی تہی۔ جو قدرتی طور سے ہر قسم کی مکہیون
کے لیئے بڑی تعداد مین جمع ہونے کا ذریعہ تہی۔ حالانکہ یہ صاف ظاہر ہے

کہ مکھیان مرض کے جراثیم لاتی ہین گو یہ ممکن تہا کہ پہاڑ کے دامن مین لیونیون
کے واسطے ایک قطعہ زمین مخصوص کر دیا جاتا اور عربونکو بازار کے جنوبی ترک
میدان مین جگہ دیجاتی۔ لیکن بحالت موجودہ یہ بہادر مگر غلیظ جنگجو لیڈا پر اس
امر کی اجازت رکہتے ہے کہ وہ جہان چاہین بیٹھ جائین اور جس خیمے کے قریب
چاہین اپنے بلبلاتے ہوئے اونٹون کے ساتہہ نہایت غیر خوش آیند جگہین
بناکر فروکش ہو جائین۔ صرف یہی نہین بلکہ جہانتک مجھے علم ہے باقاعدہ
سپاہیونکو پانی جوش کرنے کے لیئے مجبور نہین کیا جاتا تہا۔ حالانکہ ایسا نہونا
تندرستی کے لیئے خطرہ عظیم کا باعث ہو سکتا تہا۔ مختصر یہ کہ کیمپ ہیضہ
بخار۔ اور ورم معدہ وغیرہ کے جراثیم کی مخصوص پرورش گاہ بنا ہوا
تہا۔ لیکن مہربان خدا اطرابلس کے ان بہادر محافظین کی حمایت کر رہا
تہا۔ چنانچہ یہ جانباز اُن خطرناک سختیون سے محفوظ رہے جو ان کی غفلت و
ناقابلیت کے باعث پیدا ہو سکتی تہین ــــ

اگر کوئی شخص کیمپ کی حفظان صحت کے متعلق عزیزیہ و دیگر مقامات کو زیر نظر
رکہکر رائے قائم کرے تو اوسے بلا شبہ معلوم ہو جائیگا کہ عثمانیہ افواج
کے طبی اسٹاف نے وہ ترقی نہین کی ہے جسنے سلطان کو دنیا کی بہترین
افواج مین سے ایک اعلے فوج کا بادشاہ بنا دیا ایک ترکی افسر نے جو مجہ
سے اِس مسئلہ پر بحث کر رہا تہا۔ اپنے طبی اسٹاف کی پس ماندگی کو تسلیم کرتے
ہوئے۔ بیان کیا کہ متمول انگلستان کے وہ شدید نقصانات قابل توجہ ہین جو
جنگ جنوبی افریقہ مین امراض کے باعث واقع ہوئے تھے۔ اوسکا یہ خیال
بہی صحیح تہا۔ کہ ہمنے اس خوفناک جنگ سے فوجی اور طبی کامونکی بے ڈہنگی
آمیزش سے عجیب گڑبڑ پیدا کر دی تہی۔ چنانچہ ہمارے نقصانات کی عظیم

تعداد جو معدے کی بیماریون کے باعث ہمین برداشت کرنی پڑی تھی تواریخ
مین ایک ایسا باب بناتی ہی جو سراسر ہماری ذلت اور کمقدری سے پر ہے مجھے
اون مریضون کا حال خوب اچھی طرح یاد ہے جو ترزین پر صرف ایک واٹر
پروف چادر بچھائے پڑے رہا کرتے تھے۔ اس نامبارک جنگ مین کتنی
ہی خوش و خرم اور آیندہ ترقی کی اُمید سے بھری ہوئی جانون کا رشتہ
حیات منقطع کر دیا گیا لیکن یہ جانین بچائی جا سکتی تھین بشرطیکہ ہمارا بھی
اسٹاف وہی دانائی و قابلیت رکھتا ہوتا جو چندسال بعد جنگ روس و جاپان مین ظاہر
ہوئی ہے۔ امراض معدہ سے ہمارے نقصانات اسقدر بڑہ گئے تھے کہ
بارہ ہزار اموات مین سے جو مختلف امراض کے باعث واقع ہوئیں تھین
کثیر تعداد معدہ کی شکایتون کی نذر ہوئی تھی حالانکہ جنگ مین زخمیون کی
اموات صرف آٹھ ہزار تھین۔ جاپانی افواج کے اصلی نقصانات مین امراض
معدے کے باعث ایک فیصدی سے بھی کم اموات کا نقصان پہونچا
تھا۔ چنانچہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آخر کار جاپانیون نے اس مرض
منحوس کے تباہ کن حملونکو جو ابھی تک زمانہ حال کی فوجون کیساتھ ساتھ چلتا
رہا ہے۔ پسپا کر دیا تھا۔ زمانہ حال کی ساری جنگوں مین کثرت امراض کی
افسوسناک شکایت سنی جاتی ہے۔ محاربات فرانس و جرمن۔ روس و ٹرکی
دنیز کیوبا۔ جنوبی افریقہ۔ چین اور وہ معمولی لڑائیان جو فرانس کی جانب
سے مڈغاسکر اور ٹانگانک مین وقوع پذیر ہوئی ہین۔ ان سب مین بخار
اور شکایات معدہ تقریباً ایسے ہی تباہ کن ثابت ہوئے ہین جیسے کہ
گولے اور گولیان۔ پس اس حالت مین کسی فوجی تواریخ نویس سے کوئی
معذرت اس امر کی طلب نہیں جا سکتی کہ بحالت جنگ وہ کیون طبی اسٹاف

کی خصوصیت پر زور دیتا ہے۔ اکثر اشخاص جنھین فن طب سے کوئی انس نہین
ہوتا ہے طبی ترقی کی سست رفتاری پر معترض ہوا کرتے ہین اور انکا
یہ فعل کسی طرح بھی مستحسن نہین کہلایا جا سکتا ہے کیونکہ جو نتائج ابھی تک ظاہر
نہین ہوئے ہین وہ اسقدر اہم اور ہمارے واسطے اسقدر موثر ہین کہ زندگیان اس
قدر بیش قیمت ہین کہ ہم بمشکل اپنے بے صبری ظاہر کر سکتے ہین خصوصاً
ایسی حالت مین جبکہ ہمارے آنکھون کے سامنے تشخیص [illegible]
سست رفتاری کے ساتھ ترقی کر رہی ہے [illegible]
آج سے چوبیس سال پیشتر ٹیکے کا مادہ تیار کرکے جانورون پر تجربہ کیا
گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ایسے جراثیم کی روز افزون ترقی کی تعداد
اس ٹیکے کی گرمی سے مر جاتی ہے۔ اور جانور جنپر تجربہ کیا گیا تھا
امراض سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ لیکن سنہ ۱۸۹۶ء تک یہ مادہ کسی انسان پر
استعمال نہین کیا گیا تھا۔ برلن کے دار العمل مین پروفیسر فیفر اور کالی نے
اسی سال ایک ملازم لڑکے پر اس ٹیکے کا تجربہ کیا۔ بعد ازان سنہ ۱۸۹۹ء مین
ڈاکٹر رائٹ کی توجہ سے کسی قدر آزمائشی کوششین انگلستان کی اوس
فوج مین اس ٹیکہ کو رواج دینے کے متعلق عمل مین لائی گئین جو جنوبی افریقہ
روانہ ہونیوالی تھین تاکہ وہان پہنچنے کے بعد شکایت معدہ لاحق نہ ہونے پائے
جس فوجی جہاز پر مین سوار تھا اوسکے ہر ایک افسر نے اپنے جلد مین یہ مادہ
داخل کرانا منظور کیا۔ لیکن ہمین سب سے بڑی دقت اون عام سپاہیون کی تھوڑی
ہی سی تعداد فراہم کرنے مین پیش آئی جنھین ہم ٹیکہ لگانا چاہتے تھے۔ اس قسم
کے گاہے ماہے وقوع پذیر ہونے والے کامون کے صحیح نتائج معلوم کرنا
ایک مشکل امر ہے لیکن عام حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیکے

کا نتیجہ نہایت قابل اطمینان تہا۔ اُسوقت سے لیکر ابتک اس مادّے کا جبریہ استعمال وسیع پیمانہ پر عمل مین لایا گیا ہے اوس سے عجیب وغریب فوائد حاصل ہوچکے ہین۔ جاپانیون نے اپنی سپاہ کے لئے اس ٹیکہ کا جبریہ قانون مقرر کررکہا تہا۔ جیساکہ مین پہلے بیان کرچکا ہون جاپانیون مین معدے کی شکایت سے اسقدر کم اموات واقع ہوئین کہ تقریباً نہ ہونے ہی کے برابر ہین۔ روسی فوج مین جہان جاپانیون جیسی اعلےٰ درجہ کی احتیاطون کا پتہ بھی نہ تہا۔ میعادی بخار کی بڑی کثرت تہی۔ جاپانی طبی اسٹاف کی غیر معمولی قابلیت سے ہر ایک سپاہی کو ایک ڈبیہ کریوسوٹ گولیون کی پہنچادی گئی تہی جسپر حسب ذیل درج تہا کہ دستون کو بیباک کرنے کی خاطر ان مین سے روزانہ تین گولیان استعمال کیجایا کرین ـــــ

حال ہی مین ہیضہ اور خرابی معدے کے بخار کے واسطے جلد مین ٹیکہ لگانے کے عجیب وغریب نتائج وکامیابی حاصل کئے گئے ہین۔ فرانسیسی ماہران جراثیم مانشیر وبلارڈ اور ڈاپٹر کے تیار کردہ مادّے کے عام استعمال نے فرانس مین ہیضہ کی اموات کو سینتالیس فیصدی گھٹا دیا ہے۔ فرانس کے سب سے بڑے ماہر فن پروفیسر شان ٹیمیز بعض ملاحظہ طلب مثالین اس ٹیکہ کی کامیابی کی اسطرح بیان کرتے ہین کہ اوودہ مین جہان خرابیٔ معدے کا بخار بشدت ترقی پذیر تہا پروفیسر موصوف نے پچاس سپاہیونکو ٹیکہ لگایا چنانچہ ان میں سے ایک آدمی کو بھی میعادی بخار لاحق نہین ہوا۔ اور اُن تینیس زوداوز سپاہیون مین جنہون نے ٹیکے سے انکار کردیا تہا۔ اور جو مذکورہ بالا پچاس آدمیون کے پہلو بہ پہلو مقیم تہے۔ دس آدمی معدے کی شکایت مین مبتلا ہوکر میعادی بخار لاحق ہوگیا تہا۔ پروفیسر موصوف کے بیان کو قطع نظر کرکے امریکہ کے

تعداد و شمار جو بڑے خوش آیند ہین ملاحظہ کیجئے۔ ممالک متحدہ امریکہ مین فوجی طبی اسٹاف جبریہ ٹیکہ زنی کے معاملہ مین کسی بیہودگی مین شریک نہین ہے۔ تمام فوجون کو سیدھے بازو پر چیچک اور الٹے بازو پر معدے کی بیماریون کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ صرف ڈہائی سال ہین یہ ظاہر ہوا کہ سینتالیس ہزار فوج ہین صرف گیارہ آدمی ان شکایات مین مبتلا ہونے کے بعد بخیر و خوبی تندرست ہو گئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کی تمام مہذب فوجین خطرناک میعادی بخارسے اپنے نوعمر سپاہیون کی حفاظت کا پورا اہتمام عمل مین لائین

عثمانی کیمپ مین ایک دوسرا ہروقت موجود رہنے والا خطرہ یہ تہا کہ عرب لگاتار بندوقین چلاتے رہتے تہے۔ اور گو اس قیمتی گولی بارود کی بربادی کسی طرح ہی مستحسن نہ تہی۔ لیکن جسم و جان کو جو خطرہ بے پرواہی سے ہروقت گولی چلانے کے باعث رہتا تہا وہ اس سے بہی زیادہ خطرناک تہا۔ ۱۱۔ دسمبر مین اسنے بنی غیشر سے واپس آکر دو آدمیون کو اتفاقیہ ماؤزر رائفل چل جانے سے زخمی پایا۔ ایک تو عرب کی ران مین گہرا زخم پیدا ہوگیا تہا اور دوسرے باقاعدہ فوج کے ایک ترک کے پیٹ مین گولی لگی ہتی۔ غریب ترک کی حالت زخم کے ابتدا ہی سے خراب ہوگئی ہتی۔ کیونکہ گولی پیٹ کے نچلے حصے مین نکلکر انتڑیون کو پہاڑتی ہوئی پار ہوگئی ہتی۔ چنانچہ یہ بیچارا اوسی دن شام کے وقت مرگیا۔ ہم سب کو اس موت کا بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ علاوہ ان لوگون کے اصلی رنج کے جو اس سے واقف تہے ایک باقاعدہ ترکی جوان کی وفات موجودہ زمانہ مین ناقابل تلافی نقصان ہتی۔

مجروح عرب کی ہلاکت جو اپنی اور اپنے فرقے کے ممبرون کی سخت غفلت و حماقت کا

شکار ہو چکا تھا۔ کس قدر عجیب انصاف پر مبنی ہوتی لیکن بحالت موجودہ ایسا نہین
ہوا۔ یہ عرب بچگیا اور نوجوان و بد قسمت ترک ایک بیہودہ مجبوری اور غلاظت و قلت
موت کے پنجے مین پھنس کر راہی بقا ہوا۔ یہ عرب لوگ گو دن بھر گولی چلاتے تھے
تھے لیکن اونہیں اسبات کا بہت کم خیال تھا کہ بندوق کو تر چھپا رکھنا ایک
عمدہ احتیاطی تدبیر ہے۔ یہ لوگ اپنی ماؤزر بندوقونکو ایسے ہی استعمال کرتے
تھے جیسے کہ نئے کھلونون کے ساتھ بچے کھیلا کرتے ہین۔ بار بار بندوقون کو
صاف کرتے اور پھر نالی خشک کرنے کی غرض سے کارتوس چلایا کرتے تھے۔
مین نے کئی مرتبہ اپنے سر کے قریب سے گولی کے گزرنے کی آواز سُنی ہے
ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایسی حالت مین جبکہ کسی شخص نے عربون کی
غفلت اور بے پرواہی استعمال اسلحہ کے متعلق دیکھی ہو اپنے خیمے مین بیٹھا
ہوا دفعتاً گولی چلنے کی آواز پر کس قدر پریشان ہوجائیگا؟ مین نے اس طریقہ
عمل کی شکایت طبی اسٹاف و دیگر حاکمون سے کی۔ لیکن ان اصحاب نے
جواباً بالکل مایوسی ظاہر کی اور کہا کہ عربون پر حکومت کرنا یا اونہیں تعلیم دینا
امر محال تھا۔ میرے زیادہ چوکنا ہوجانے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ مین سرمان
مین ریوالور کی گولی سے بال بال بچگیا تھا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ سفر کی تمام
تکالیف برداشت کرنے اور مختلف قسم کے جراثیم سے محفوظ رہنے کے
بعد یہ خیال کہ کسی بیوقوف کی گولی سے مارا جاؤن کچھ بھی خوش آیند نہ تھا۔
لیکن حقیقت صرف یہی تھی کہ یہ خطرہ جو ہم اپنے وسیع کیمپ مین برداشت
کر رہے تھے۔ بمشکل ہی اوس خطرہ سے زیادہ خوفناک تھا جو انگلستان مین
تمام شکاریون کو ہر ایک موسم شکار مین پیش آتا ہے یہ صرف شاذ و نادر صورتون
مین ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے چالیس سالہ شکاری سے واقف ہون جس کے

کسی نہ کسی حصہ جسم میں چھروں کے نشان موجود نہ ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں بغیر ہمہ زندگی مختلف قسم کے شکار کھیلے ہیں چنانچہ میں اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ انڈر گراجو یٹوں کے ساتھ چھپکر شکار کھیلنا سب سے زیادہ خطرناک قسم کی تفریح ہے۔

۱۲۔دسمبر کو میں نے شہر طرابلس کے اطراف ترکی خطوط مدافعت کا معائنہ کیا۔ طاہر بے نے براہ مہربانی توپخانہ کا ایک اچھا گھوڑا سفر کے لیے دیا۔ علاوہ ازین مجھے ہر قسم کی معاونت کپتان ٹیلہم سے پہونچی جو شہر بابل کا شاگرد سقراط معلوم ہوتا تھا۔ کپتان موصوف علاوہ اور زبانوں کے فصیح ترکی میں گفتگو کیا کرتا تھا اور بے مثل جنگی نامہ نگار تھا۔ یہ شخص ٹھنڈے دل اور عمدہ دماغ سے مسلح اور عثمانی قوم اور اُس کی بہادر فوج کی سچی عظمت اپنے دل میں پنہان رکھتا تھا۔ ہمارا چھوٹا قافلہ ایسی تاخیر کے بعد روانہ ہوا جو غیر یورپین زندگی سے ناقابل قطع تعلق رکھتی ہے۔ اِس قافلہ میں دو شخص پولس کے سپاہی تھے جو نیلے کوٹ پہنے ہوئے تھے اور دو آدمی باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تھے۔ کپتان ٹیلہم اور عبد اسد بے بھی جو توپخانے کے ایک خوبصورت افسر ہیں میرے شریک سفر ہوگئے۔ عزیزیہ سے جو راستہ جنگل میں سے گزرتا ہے اُس کا نشان ٹھیک ملتا جاتا تھا اور یکے بعد دیگرے عربوں کے چھوٹے چھوٹے گاؤں شاداب باغات جو کنوؤں کے قریب واقع تھے ہمیں دکھائی دیتے رہے۔ ہمارے گھوڑے چار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے تھے کیونکہ بیابان کے سخت حصہ سرزمین میں بھی ہر قدم پر گھوڑوں کے سُم دو یا تین انچ زمین میں دھنسے جاتے تھے۔ اور ایسے مقام پر گزرنا جہاں حال ہی میں ہوا نے ریت کا ٹیلہ جمع کر دیا ہو بہت ہی دشوار تھا

گھوڑون کو پاشنایا۔ ڈُلکی چلانا تقریبًا ناممکن تھا کیونکہ رتیلی راستون پر گھوڑیکے گرجانیکا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ترک لوگ اپنے گھوڑون کو بیابان کے طولانی اورگرم سفرون سے بچاتے ہین۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہمارا سفراوربھی زیادہ سُست رفتاری سے طے ہوا۔ اورہم معمولی قدم چال سے تقریبًا تمام راستہ طے کرتے رہے ہمین وقتًا فوقتًا عربون کی جماعتین ملتی رہین۔ اور ایک جگہ سات ترکی سپاہی دکھائی دیے۔ جہان یہ لوگ آرام کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ عبداللہ بے کے دریافت کرنے پر کہ یہ ننگے پاؤن کیون ہورہے تھے۔ معلوم ہوا کہ ریت مین آسانی سے پیدل چلنے کی خاطران لوگون نے بوٹ اُتار لیے تھے یہ کپتان بھی مثل اپنے اورساتھیون کے ایک دل خوش کن رفیق تھا۔ اورحال ہی مین فرانسیسی فوج سے واپس آیا تھا۔ جہان وہ جنگ مصنوعی دیکھنے کے لیے گیا تھا یہ جنٹلمین پیرس واہل پیرس کی تعریف مین بڑا سرگرم تھا۔ گو عبداللہ بے نے انگلستان کبھی نہین دیکھا تہا۔ لیکن ہماری فوج کے تمام قواعد وقوانین سے بڑی دلچسپی ظاہر کرتا رہا۔ اورسپاہیون کی بھرتی مدت ملازمت وغیرہ وغیرہ کے متعلق سوال کرتا رہا۔ بظاہر اُس کا یہ خیال کہ برگیڈ آف گارڈس کا ہرایک افسر شریف خاندان ہوا کرتا ہے۔ لیکن مین نے لُسے بتلایا کہ شاذونادر استثنے سے انگلستان مین روپیہ بہ نسبت شرافت نسل کے حقوق اوراختیارات دلانے مین زیادہ کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے جنگ روس وترکی کے زمانہ مین ترکی افسرون کی بُرائی کے ساتھہ ساتھہ سلیمان ومختار وعثمان کی سپاہ کی منصفانہ تعریف کی جاتی تھی لیکن ۱۸۷۵ء مین ناقابلیت اورتمام خرابی کا الزام اگرچہ صحیح طریقہ سے عام طورپہ عائد کیا

جا سکتا تھا۔ تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آجکل کے ترکی افسر یعنی وہ لوگ جنہون
نے ہار بائی کالج مین تعلیم پائی ہے۔ اور تھسلی۔ کریٹ۔ مقدونیہ اور یمن کے
متواتر جھگڑے اپنی آنکھ سے دیکھ چکے ہین۔ فی الحقیقت قابل فوجی افسر
ہین یہ اشخاص اپنے کام مین مستعد اور اپنی سپاہ سے پوری ہمدردی
رکھتے ہین اور ان کی اخلاقی صفات کے متعلق مین یہ کہہ سکتا ہون کہ وسیع
دنیا مین آپ جہان کہین بھی چلے جائین لیکن آپ کو کہین بھی کوئی شخص ایسا متواضع
اور آپ کے آرام کا خیال رکھنے والا دستیاب نہ ہوگا کہ جیسا کہ ایک ترکی
افسر اور کوئی شخص اس افسر سے زیادہ لفظ جنٹلمین کا مستحق و موزون نہیں
ہے۔ چنانچہ میرا شکریہ ان عمدہ دوستون اور حمیدہ صفات رفیقون
کیلئے حقیقت مین نہایت عمیق ہے۔ اب مین سچے دل سے خواہشمند
ہون کہ پرامن و آسائش کے حالات مین مجھے ان لوگون سے دوبارہ
ملاقات کا موقع ملے۔

جب ہم تینون پہلو بہ پہلو سولہ میل وہ بیابانی سرزمین طے کر رہے
تھے۔ جو ہمین ترکی خطوط مدافعت سے جدا کئے ہوئے تھی۔ اوسوقت
ہم ختم جنگ کے بعد لندن مین دوبارہ ملاقات کی امیدین ظاہر کرتے
چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ گفتگو مین عود باشی نے کہا "رحیم خدا
ہماری تجاویز کو کامیاب کرے۔ اور جنگ کے بعد ہمین پھر ملاقات کا
موقع عطا فرمائے۔ لیکن طرابلس کی موجودہ حالت یہ ہو رہی ہے کہ
کل کی نسبت کوئی خیال ظاہر کرنا ناممکن ہے"۔ چار گھنٹے سفر کے بعد
ہمین ایک چھوٹا سا خوبصورت نخلستان اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔
جسمین مخروطی خیمے نصب ہو رہے تھے۔ یہ جگہ ترکی خطوط مدافعت کے

داہنی جانب واقع تھی اور اس خوشنما مقام کا نام سنت بنی آدم (یعنی مردون کے بیٹون کا باغ تھا۔ ہماری آمد نے عربون کے ایک جم غفیر میں جو اس کیمپ میں موجود تھا۔ مسرت آمیز جوش پیدا کیا۔ کپتان شلہم کا فوٹوگراف کیمرا دیکھکر ان لوگون نے ہلالی شکل کے دو دائرون مین اپنی صف بندی کی۔ ان کے سردار دستے مین اپنے شاندار گھوڑون پر سوار اور علم بردار بڑے بڑے علم ہاتھون مین لئے ہوئے صفوف کے کنارون پر کھڑے ہو گئے۔

یہ نظارہ بڑا شاندار تھا دلی جوش کے ساتھہ ساتھہ ظاہری قوت بھی نمایان کررہا تھا۔ اسی اثنا مین ایک عرب نے بھاری اور گونجدار آواز مین یہ گانا شروع کیا " ہم لوگ جو جنگجو ہین اپنے ملک کی خاطر موت سے نہیں ڈرتے " اس کے بعد سارے مجمع نے تلوارین اور بندوقین علم کرکے ایک ساتھہ گرجنا شروع کیا۔ اس گرج کا ایک جملہ یہ بھی تھا " ہم اپنے باپکے اصلی بیٹے ہین " اس موقع پر عربون کا جوش بہت بڑھگیا تھا چنانچہ شلہم نے اس بے مثل نظارے کے بہت سے فوٹو لئے۔ لیکن میرے خیال مین ہر شخص کی یہ رائے ہوسکتی ہے کہ تصویرین کسی شہرۂ آفاق دستی مصور کے نوک قلم کی خواہان تھین اور غالباً ال من ہنٹ یہ خدمت بخوبی انجام دے سکتا تھا۔ سرخ۔ سفید اور بھورے علم یہ عجیب مجمع چارون طرف زرد ریتلا میدان اور اسپر سورج کی چمکدار کرنین یہ ساری خصوصیات ال من ہنٹ کے لئے مخصوص ہوسکتی تھین۔

بنی آدم مین میجر نسیم بے جو اٹھتیسوین کیولری رجمنٹ سے وابستہ تھے اعلے افسر کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ یہ شخص کشیدہ قامت اور

کہ مکھیان مرض کے جراثیم لاتی ہین گو یہ ممکن تہا کہ پہاڑ کے دامن مین یورپینون کے واسطے ایک قطعہ زمین مخصوص کر دیا جاتا اور عربونکو بازار کے جنوبی ترکے میدان مین جگہ دیجاتی۔ لیکن بحالت موجودہ یہ بہادر مگر غلیظ جنگجو بطاہر اس امر کی اجازت رکہتے ہاتے کہ وہ جہان چاہین بیٹھ جائین اور جس خیمے کے قریب چاہین اپنے بلبلاتے ہوے اونٹون کے ساتہہ نہایت غیر خوش آیند جماعتین بناکر فروکش ہو جائین۔ صرف یہی نہین بلکہ جہانتک ہمیں علم ہے باقاعدہ سپاہیونکو پانی جوش کرنے کے لیئے مجبور نہین کیا جاتا تہا۔ حالانکہ ایسا نہونا تندرستی کے لیئے خطرۂ عظیم کا باعث ہوسکتا تہا۔ مختصر یہ کہ کیمپ ہیضہ۔ بخار۔ اور ورم معدہ وغیرہ کے جراثیم کی مخصوص پرورش گاہ بنا ہوا تہا لیکن مہربان خدا اطرابلس کے ان بہادر محافظین کی حمایت کر رہا تہا۔ چنانچہ یہ جانباز اُن خطرناک سختیون سے محفوظ رہے جو ان کی غفلت و ناقابلیت کے باعث پیدا ہوسکتی تہین ـــــ

اگر کوئی شخص کیمپ کی حفظان صحت کے متعلق عزیزیہ و دیگر مقامات کو زیر نظر رکہکر رائے قائم کرے تو اوسے بلا شبہ معلوم ہو جائیگا کہ عثمانیہ افواج کے طبی اسٹاف نے وہ ترقی نہیں کی ہے جسنے سلطان کو دنیا کی بہترین افواج مین سے ایک اعلے فوج کا بادشاہ بنا دیا ایک ترکی افسر نے جو مجہ سے اس مسئلہ پر بحث کر رہا تہا۔ اپنے طبی اسٹاف کی پس ماندگی کو تسلیم کرتے ہوے۔ بیان کیا کہ متمول انگلستان کے وہ شدید نقصانات قابل توجہ ہین جو جنگ جنوبی افریقہ مین امراض کے باعث واقع ہوئے تھے۔ اوسکا یہ خیال بہی صحیح تہا۔ کہ ہمنے اس خوفناک جنگ نوجی اور طبی کامونکی بے ڈہنگی آمیزش سے عجیب گڑبڑ پیدا کر دی تہی۔ چنانچہ ہمارے نقصانات کی عظیم

تعداد جو معدے کی بیماریون کے باعث ہمین برداشت کرنی پڑی تہی تواریخ
مین ایک ایسا باب باقی ہی جو سراسر ہماری ذلت اور کمقدری سے پر ہے مجہے
اون مریضون کا حال خوب اچہی طرح یاد ہے جو قریب قریب صرف ایک واٹر
پروف چادر بچہائے پڑے رہا کرتے تہے۔ اس نامبارک جنگ مین کتنی
ہی خوش و خرم اور آیندہ ترقی کی امید سے بہری ہوئی جانون کا رشتہ
حیات منقطع کردیا گیا لیکن یہ جانین بچائی جا سکتی تہین بشرطیکہ ہمارا طبی
اسٹاف وہی دانائی و قابلیت رکہتا ہوتا جو چند سال بعد جنگ روس جاپان مین ظاہر
ہوئی ہے۔ امراض معدہ سے ہمارے نقصانات اسقدر بڑہ گئے تہے کہ
بارہ ہزار اموات مین سے جو مختلف امراض کے باعث واقع ہوئیں تحقیق
کثیر تعداد معدہ کی شکایتون کی نذر ہوئی تہی حالانکہ جنگ مین زخمیون کی
اموات صرف آٹہ ہزار تہین۔ جاپانی افواج کے اصلی نقصانات مین امراض
معدے کے باعث ایک فیصدی سے بہی کم اموات کا نقصان پہونچا
تہا۔ چنانچہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آخر کار جاپانیون نے اس مرض
منحوس کے تباہ کن حملونکو جو ابہی تک زمانہ حال کی فوجون کیساتہ ساتہ چلتا
رہا ہے۔ پسپا کردیا تہا۔ زمانہ حال کی ساری جنگوں مین کثرت امراض کی
افسوسناک شکایت سنی جاتی ہے۔ محاربات فرانسس و جرمن۔ روس و ٹرکی
و نیز کیوبا۔ جنوبی افریقہ۔ چین اور وہ معمولی لڑائیان جو فرانس کی جانب
سے مدغاسکر اور ٹانگاننگ مین وقوع پذیر ہوئی ہین۔ ان سب مین بخار
اور شکایات معدہ تقریباً ایسے ہی تباہ کن ثابت ہوئے ہین جیسے کہ
گولے اور گولیان۔ پس اس حالت مین کسی فوجی تواریخ نویس سے کوئی
معذرت اس امر کی طلب نہین جا سکتی کہ بحالت جنگ وہ کیون طبی اسٹاف

کی خصوصیت پر زور دیتا ہے۔ اکثر اشخاص جنہیں فن طب سے کوئی مس نہیں
ہوتا ہے طبی ترقی کی سست رفتاری پر متعجب ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اور ان کا
یہ فعل کسی طرح بھی مستحسن نہیں کہلایا جا سکتا ہے کیونکہ جو نتائج ابھی تک ظاہر
نہیں ہوئے ہیں وہ اسقدر اہم اور ہمارے اعزہ و اقربا کی زندگیاں اس
قدر بیش قیمت ہیں کہ ہم بمشکل اپنے بے صبری ظاہر کر سکتے ہیں خصوصاً
ایسی حالت میں جبکہ ہمارے آنکھوں کے سامنے [illegible]
سست رفتاری کے ساتھ ترقی کر رہی ہے [illegible]
آج سے چوبیس سال پیشتر ٹیکے کا مادہ تیار کر کے جانوروں پر تجربہ کیا
گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ایسے جراثیم کی روز افزوں ترقی کی تعداد
اس ٹیکے کی گرمی سے مرجاتی ہے۔ اور جانور جن پر تجربہ کیا گیا تھا وہ
امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لیکن ۱۸۹۶ء تک یہ مادہ کسی انسان پر
استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ برلن کے دار العمل میں پروفیسر فیفر اور کالے نے
اسی سال ایک ملازم لڑکے پر اس ٹیکے کا تجربہ کیا۔ بعد ازاں ۱۸۹۹ء میں
ڈاکٹر رائٹ کی توجہ سے کسی قدر آزمائشی کوششیں انگلستان کی اس
فوج میں اس ٹیکہ کو رواج دینے کے متعلق عمل میں لائی گئیں جو جنوبی افریقہ
روانہ ہونیوالی تھیں تاکہ وہاں پہنچنے کے بعد شکایت معدہ لاحق نہ ہونے پائے
جس فوجی جہاز پر میں سوار تھا اس کے ہر ایک افسر نے اپنے جلد میں یہ مادہ
داخل کرانا منظور کیا۔ لیکن ہمیں سب سے بڑی دقت ان عام سپاہیوں کی تھوڑی
ہی سی تعداد فراہم کرنے میں پیش آئی جنہیں ہم ٹیکہ لگانا چاہتے تھے۔ اس قسم
کے گاہے ماہے وقوع پذیر ہونے والے کاموں کے صحیح نتائج معلوم کرنا
ایک مشکل امر ہے لیکن عام حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیکے

کا نتیجہ نہایت قابل اطمینان تہا۔ اُسوقت سے لیکر ابتک اس مادّے کا جبریہ
استعمال وسیع پیمانہ پر عمل مین لایا گیا ہے اوس سے عجیب و غریب فوائد حاصل
ہوچکے ہین۔ جاپانیون نے اپنی سپاہ کے لئے اس ٹیکہ کا جبریہ قانون مقرر
کر رکھا تہا۔ جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون جاپانیون مین معدے کی شکا
یت سے اسقدر کم اموات واقع ہوئین کہ تقریباً نہ ہونے ہی کے برابر
ہین۔ روسیون مین جہان جاپانیون جیسی اعلےٰ درجہ کی احتیاطون کا پتہ بھی
نہ تہا۔ میعادی بخار کی بڑی کثرت تہی۔ جاپانی طبی اسٹاف کی غیر معمولی قابلیت
سے ہر ایک سپاہی کو ایک ڈبیہ گولیون کی پہنچا دی گئی تہی جسپر یہ
ہدایت درج تہا کہ دستون کو صاف کرنے کی خاطر ان مین سے روزانہ
تین گولیان استعمال کی جایا کرین ——

حال ہی مین پیچش اور خرابی معدے کے بخار کے واسطے جلد مین ٹیکہ لگانے
کے عجیب و غریب نتائج و کامیابی حاصل کئے گئے ہین۔ فرانسیسی ماہران جراثیم
مانشیر و بالارڈ اور ڈاپٹر کے تیار کردہ مادّے کے عام استعمال نے فرانس
مین پیچش کی اموات کو سینتالیس فیصدی گھٹا دیا ہے۔ فرانس کے سب سے
بڑے ماہر فن پروفیسر شان تیمز بعض ملاحظہ طلب مثالین اس ٹیکہ کی کامیابی
کی اسطرح بیان کرتے ہین کہ اودیدہ مین جہان خرابیٔ معدے کا بخار
بشدت ترقی پذیر تہا۔ پروفیسر موصوف نے پچاس سپاہیونکو ٹیکہ لگایا چنانچہ
ان میں سے ایک آدمی کو بھی میعادی بخار لاحق نہیں ہوا۔ اور اُن تیس زوّاو
سپاہیون مین جنہون نے ٹیکے سے انکار کر دیا تہا۔ اور جو مذکورہ بالا پچاس آدمیون
کے پہلو بہ پہلو مقیم تہے۔ دس آدمی معدے کی شکایت مین مبتلا اور دو کو میعادی
بخار لاحق ہوگیا تہا۔ پروفیسر موصوف کے بیان کو قطع نظر کرکے امریکہ کے

تعداد و شمار جو بڑے خوش آیند ہین ملاحظہ کیجئے۔ ممالک متحدہ امریکہ مین فوجی طبی اسٹاف جبریہ ٹیکہ زنی کے معاملہ مین کسی بیہودگی مین شریک نہین ہے۔ تمام فوجون کو سیدھے بازو پر چیچک اور الٹے بازو پر معدے کی بیماریون کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ صرف ڈھائی سال مین یہ ظاہر ہوا کہ پینتالیس ہزار فوج مین صرف گیارہ آدمی ان شکایات مین مبتلا ہونے کے بعد بخیر وخوبی تندرست ہو گئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کی تمام مہذب فوجین خطرناک میعادی بخار سے اپنے نوعمر سپاہیون کی حفاظت کا پورا اہتمام عمل مین لائین —

عشاقی کیمپ مین ایک دوسرا ہر وقت موجود رہنے والا خطرہ یہ تھا کہ عرب لگاتار بندوقین چلاتے رہتے تھے۔ اور گو اس قیمتی گولی بارود کی بربادی کسی طرح بھی مستحسن نہ تھی۔ لیکن جسم و جان کو جو خطرہ بے پروائی سے ہر وقت گولی چلانے کے باعث رہتا تھا وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔ ۱۱۔ دسمبر مین ہمنے بنی عشیر سے واپس آکر دو آدمیون کو اتفاقیہ ماؤزر رائفل چل جانے سے زخمی پایا۔ ایک تو عرب کی ران مین گہرا زخم پیدا ہو گیا تھا اور دوسرے باقاعدہ فوج کے ایک ترک کے پیٹ مین گولی لگی تھی۔ غریب ترک کی حالت زخم کے ابتدا ہی سے خراب ہو گئی تھی۔ کیونکہ گولی پیٹ کے نچلے حصے مین کلکرانتڑیون کو پھاڑتی ہوئی پار ہو گئی تھی۔ چنانچہ یہ بیچارا اوسی دن شام کے وقت مر گیا۔ ہم سب کو اس موت کا بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ علاوہ اون لوگون کے اصلی رنج کے جو اس سے واقف تھے ایک باقاعدہ ترکی جوان کی وفات موجودہ زمانہ مین ناقابل تلافی نقصان تھی۔

مجروح عرب کی ہلاکت جو اپنی اور اپنے فرقے کے ممبرون کی سخت غفلت و حماقت کا

شکار ہو چکا تھا۔ کسی قدر عجیب انصاف پسندی ہوتی لیکن بحالت موجودہ ایسا نہین
ہوا۔ یہ عرب بچگیا اور نوجوان و بدقسمت ترک ایک نہایت ضروری اور ظرافت و قت
موت کے پنجے مین پھنس کر راہی بقا ہوا۔ یہ عرب لوگ گردن پھیر گولی چلاتے تھے
تھے لیکن انہین اسبات کا بہت کم خیال تھا کہ بندوق کو ترچھا رکھنا ایک
عمدہ احتیاطی تدبیر ہے۔ یہ لوگ اپنی ماؤزر بندوقونکو ایسے ہی استعمال کرتے
تھے جیسے کہ نئے کھلونون کے ساتھ بچے کھیلا کرتے ہین - بار بار بندوقون کو
صاف کرتے اور پھر نالی خشک کرنے کی غرض سے کارتوس چلایا کرتے تھے۔
مین نے کئی مرتبہ اپنے سر کے قریب سے گولی کے گزرنے کی آواز سنی ہے
ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایسی حالت مین جبکہ کسی شخص نے عربون کی
غفلت اور بے پرواہی استعمال اسلحہ کے متعلق دیکھی ہو اپنے خیمے مین بیٹھا
ہوا دفعتاً گولی چلنے کی آواز پر کس قدر پریشان ہوجائیگا؟ - مین نے اس طریقہ
عمل کی شکایت طبی اسٹاف و دیگر حاکمون سے کی۔ لیکن ان اصحاب نے
جواباً بالکل مایوسی ظاہر کی اور کہا کہ عربون پر حکومت کرنا یا انہین تعلیم دینا
امر محال تھا۔ میرے زیادہ چوکنا ہوجانے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ مین سوڈان
مین ریوالور کی گولی سے بال بال بچگیا تھا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ سفر کی تمام
تکالیف برداشت کرنے اور مختلف قسم کے جراثیم سے محفوظ رہنے کے
بعد یہ خیال کہ کسی بیوقوف کی گولی سے مارا جاؤن کچھ بھی خوش آیند نہ تھا۔
لیکن حقیقت صرف یہی تھی کہ یہ خطرہ جو ہم اپنے وسیع کیمپ مین برداشت
کر رہے تھے۔ مشکل ہی اوس خطرہ سے زیادہ خوفناک تھا جو انگلستان مین
تمام شکاریون کو ہر ایک موسم شکار مین پیش آتا ہے یہ صرف سننے صورتون
مین ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے چالیس سالہ شکاری سے واقف ہون جس کے

کسی نہ کسی حصہ جسم مین چھرّون کے نشان موجود نہ ہون۔ مین نے اپنی زندگی مین بغیر ہیبہ زندگی مختلف قسم کے شکار کھیلے ہین چنانچہ مین اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ انڈرگرائجو ہٹون کے ساتھ چھپکر شکار کھیلنا سب سے زیادہ خطرناک قسم کی تفریح ہے۔

۱۴۔ دسمبر کو مین نے شہر طرابلس کے اطراف ترکی خطوط مدافعت کا معائنہ کیا۔ طاہر بے نے براہ مہربانی توپخانہ کا ایک اچھا گھوڑا سفر کے لیے دیا۔ علاوہ ازین مجھے ہر قسم کی معاونت کپتان ٹبلہم سے پہونچی جو شہر بابل کا شاگرد سفراط معلوم ہوتا تھا۔ کپتان موصوف علاوہ اور زبانون کے فصیح ترکی مین گفتگو کیا کرتا تھا اور بے مثل جنگی نامہ نگار تھا۔ یہ شخص ٹھنڈے دل اور عمدہ دماغ سے مسلح اور عثمانی قوم اور اُس کی بہادر فوج کی سچی عظمت اپنے دل مین پنہان رکھتا تھا۔ ہمارا چھوٹا قافلہ ایسی تاخیر کے بعد روانہ ہوا جو غیر یورپین زندگی سے ناقابل قطع تعلق رکھتی ہے۔ اِس قافلہ مین دو شخص پولس کے سپاہی تھے جو نیلے کوٹ پہنے ہوئے تھے اور دو آدمی باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تھے۔ کپتان ٹبلہم اور عبد اسد بے بھی جو توپخانے کے ایک خوبصورت افسر ہین میرے شریک سفر ہو گئے۔ عزیزیہ سے جو راستہ جنگل مین سے گزرتا ہے اُس کا نشان ٹھیک ملتا جاتا تھا اور یکے بعد دیگرے عربون کے چھوٹے چھوٹے گاؤن شاداب باغات جو کنوؤن کے قریب واقع تھے ہمین دکھائی دیتے رہے۔ ہمارے گھوڑے چار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے تھے کیونکہ بیابان کے سخت حصہ سرزمین مین بھی ہر قدم پر گھوڑون کے سُم دو یا تین انچ زمین مین دھنسے جاتے تھے۔ اور ایسے مقام پر گزرنا جہان حال ہی مین ہوا نے ریت کا ٹیلہ جمع کر دیا ہو بہت ہی دشوار تھا

گھوڑون کو پاشنا یا۔ ٹرکی چلانا تقریباً ناممکن تھا کیونکہ ریتیلی راستون پر گھوڑیکے گرجانیکا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ترک لوگ اپنے گھوڑون کو بیابان کے طولانی اورگرم سفرون سے بچاتے ہین۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہمارا سفراوربھی زیادہ سُست رفتاری سے طے ہوا۔ اورہم معمولی قدم چال سے تقریباً تمام راستہ طے کرتے رہے ہمین وقتاً فوقتاً عربون کی جماعتین ملتی رہین۔ اور ایک جگہ سات ترکی سپاہی دکھائی دیے۔ جہان یہ لوگ آرام کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ عبداللہ بے کے دریافت کرنے پرکہ یہ ننگے پاؤن کیون ہورہے تھے۔ معلوم ہوا کہ ریت مین آسانی سے پیدل چلنے کی خاطران لوگون نے بوٹ اُتار لیے تھے یہ کپتان بھی مثل اپنے اور ساتھیون کے ایک دل خوش کن رفیق تھا۔ اور حال ہی مین فرانسیسی فوج سے واپس آیا تھا۔ جہان وہ جنگ مصنوعی دیکھنے کے لیے گیا تھا یہ جنٹلمین پیرس واہل پیرس کی تعریف مین بڑا سرگرم تھا۔ گوعبداللہ بے نے انگلستان کبھی نہین دیکھا تھا۔ لیکن ہماری فوج کے تمام قواعد وقوانین سے بڑی دلچسپی ظاہر کرتا رہا۔ اور سپاہیون کی بھرتی مدت ملازمت وغیرہ وغیرہ کے متعلق سوال کرتا رہا۔ بظاہر اُس کا یہ خیال کہ برگیڈ آف گارڈس کا ہرایک افسر شریف خاندان ہوا کرتا ہے۔ لیکن مین نے اُسے بتلایا کہ شاذو نادر استثنٰے سے انگلستان مین روپیہ بہ نسبت شرافت نسل کے حقوق اور اختیارات دلانے مین زیادہ کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے جنگ روس وترکی کے زمانہ مین ترکی افسرون کی بُرائی کے ساتھہ ساتھہ سلیمان ومختار وعثمان کی سپاہ کی منصفانہ تعریف کی جاتی تھی لیکن ۱۸۷۸ء مین نا قابلیت اور تمام خرابی کا الزام اگرصحیح طریقہ سے عام طورپر عائد کیا

جا سکتا تھا۔ تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آجکل کے ترکی افسر یعنی وہ لوگ جنہوں نے ہارپائی کالج میں تعلیم پائی ہے۔ اور تھسلی۔ کریٹ۔ مقدونیہ اور یمن کے متواتر جھگڑے اپنی آنکھ سے دیکھ چکے ہیں۔ فی الحقیقت قابل فوجی افسر ہیں یہ اشخاص اپنے کام میں مستعد اور اپنی سپاہ سے پوری ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کی اخلاقی صفات کے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وسیع دنیا میں آپ جہاں کہیں بھی چلے جائیں لیکن آپ کو کہیں بھی کوئی شخص ایسا متواضع اور آپ کے آرام کا خیال رکھنے والا دستیاب نہ ہوگا کہ جیسا کہ ایک ترکی افسر۔ اور کوئی شخص اس افسر سے زیادہ لفظ جنٹلمین کا مستحق و موزون نہیں ہے۔ چنانچہ میرا شکریہ ان عمدہ دوستوں اور حمیدہ صفات رفیقوں کیلئے حقیقت میں نہایت عمیق ہے۔ اب میں سچے دل سے خواہشمند ہوں کہ پُرامن و آسائش کے حالات میں مجھے ان لوگوں سے دوبارہ ملاقات کا موقع ملے۔

جب ہم تینوں پہلو بہ پہلو سولہ میل وہ بیابانی سرزمین طے کر رہے تھے۔ جو ہمیں ترکی خطوط مدافعت سے جدا کئے ہوئے تھی۔ اوسوقت ہم ختم جنگ کے بعد لندن میں دوبارہ ملاقات کی امیدیں ظاہر کرتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ گفتگو میں عودباشی نے کہا "خدا ہماری تجاویز کو کامیاب کرے۔ اور جنگ کے بعد ہمیں پھر ملاقات کا موقع عطا فرمائے۔ لیکن طرابلس کی موجودہ حالت یہ ہو رہی ہے کہ کل کی نسبت کوئی خیال ظاہر کرنا ناممکن ہے" چار گھنٹے سفر کے بعد ہمیں ایک چھوٹا سا خوبصورت نخلستان اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔ جہاں مخزوطی خیمے نصب ہو رہے تھے۔ یہ جگہ ترکی خطوط مدافعت کے

داہنی جانب واقع تھی اور اس خوشنما مقام کا نام "دسنت بنی آدم" یعنی مردون کے بیٹون کا باغ تہا۔ ہماری آمد نے عربون کے ایک بڑے مجمع مین جو اس کیمپ مین موجود تہا، بہت اثر پیدا کیا۔ کپتان شلہم کا فوٹوگراف کیمرا دیکھ کر ان لوگون نے ہلالی شکل کے دو دائرون مین اپنی صف بندی کی۔ ان کے سردار وسط مین اپنے شاندار گھوڑون پر سوار اور علم بردار بڑے بڑے علم ہاتھون مین لئے ہوئے صفون کے کنارون پر کھڑے ہو گئے۔

یہ نظارہ بڑا شاندار تہا دلی جوش کے ساتھ ساتھ ظاہری قوت بہی نمایان کر رہا تہا۔ اسی اثنا مین ایک عرب نے بہاری اور گونجدار آواز مین یہ گانا شروع کیا "ہم لوگ جو جنگجو ہین اپنے ملک کی خاطر موت سے نہین ڈرتے" اس کے بعد سارے مجمع نے تلوارین اور بندوقین علم کر کے ایک ساتھ گرجنا شروع کیا۔ اس گرج کا ایک جملہ یہ بہی تہا "ہم اپنے باپ کے اصلی بیٹے ہین" اس موقع پر عربون کا جوش بہت بڑھ گیا تہا چنانچہ شلہم نے اس بے مثل نظارے کے بہت سے فوٹو لئے۔ لیکن میرے خیال مین ہر شخص کی یہ رائے ہو سکتی ہے کہ یہ تصویرین کسی شہرۂ آفاق دستی مصور کے نوک قلم کی خواہان تہین اور غالباً ال من ہنٹ یہ خدمت بخوبی انجام دے سکتا تہا۔ سرخ، سفید اور بہورے علم یہ عجیب مجمع چارون طرف زرد رتیلا میدان اور اسپر سورج کی چمکدار کرنین یہ ساری خصوصیات ال من ہنٹ کے لئے مخصوص ہو سکتی تہین۔

بنی آدم مین میجر نسیم بے جو اڑتیسوین کیولری رجمنٹ سے وابستہ تھے اعلیٰ افسر کی خدمات انجام دے رہے تہے۔ یہ شخص کشیدہ قامت

خوبصورت جوان تھا۔ بہت خوش مزاج ہونے کے علاوہ اپنی طبیعت
میں سادگی کی وہ لطافت رکھتا تھا جو عثمانی قوم کی خصوصیات میں داخل ہے
میجر نسیم بے اپنی فوجی ملازمت کے تقریباً پچیس ۲۵ سال ارض روم میں گزار
چکا تھا۔ کیونکہ کسی وجہ سے جابر سلطان[1] عبدالحمید خان میجر مذکور سے ناراض
ہو گیا تھا۔ اس پریشان کن جنگ میں گو بہت سی جسمانی تکالیف موجود تھیں
تاہم ترکی سینئر افسر بہ نسبت ہمارے انگریزی افسروں کے زیادہ آرام وہ خیموں میں
رہائش رکھتے تھے نسیم بے کا مخروطی خیمہ معمولی انگریزی خیمے سے دُگنا وسیع تھا۔
میں اور ٹبلہم اپنے ساتھ مچھلی وغیرہ سامان خوراک جو ٹین کے ڈبوں
میں بند تھا سب لیتے آئے تھے۔ کیونکہ ہمیں گمان غالب تھا کہ ایسی خوراک پر
گزارہ کرنا پڑے گا۔ لیکن یہاں پہونچکر ہمیں بہت خوشی اور حیرت ہوئی
کہ رسالے کا بے ماسٹر جو ایک توانا اور ملنسار شخص تھا۔ باوجود فوجی
ملازم ہونے کے کھانا پکانے میں پورا ماہر تھا۔ چنانچہ اس شخص نے
بہت تھوڑی دیر میں پسند سے مرغ کے کباب اور پلاؤ یہ سب چیزیں
نہایت اعلیٰ درجہ کی ہمارے لیے تیار کیں۔ اور قہوہ تو ایسا اچھا بنایا کہ اس
سے بہتر کسی اول درجہ کے ہوٹل میں بھی نہیں ملسکتا۔
سنت بنی آدم میں جسے بطور اختصار بنی آدم بھی کہا جاتا ہے
بہت افسر جن میں کمانڈنگ بھی شامل تھا فرانسیسی زبان سے آشنا
تھے۔ علاوہ ازیں ٹبلہم نے براہ مہربانی اُن کی ترکی گفتگو کا بہت
سا حصہ مجھے ترجمہ کر کے سُنایا۔ چنانچہ یہ شام بڑی مسرت سے

[1] سلطان عبدالحمید خان کی رحم دلی کی متعدد مثالیں موجود ہیں اور جمہور مسلمین سلطان معزول کے متعلق ایسی عمدہ رائے رکھتے ہیں کہ جابر کا لفظ سلطان ممدوح کیلئے استعمال کیا جانا یقینی و لرزش کا باعث ہوتا ہے۔ ۱۲

گزری بعد ازاں میں بستر پر جا کر لیٹ گیا۔ جہاں سے بو میلیانہ کی سرچ لائٹ کی مدھم روشنی نہ صرف دکھائی دے رہی تھی بلکہ میرے خیمہ پر بھی پھیلی ہوئی تھی۔ مجھے اُمید تھی کہ چند گھنٹے بلا کھٹکے سوتا رہونگا۔ لیکن آدھی رات کے وقت عارف بے آدھمکا۔ یہ شخص ابھی تک سُرخ کوٹ اور سوبین پتلون پہنے ہوئے معہ ایک اور افسر کے وارد ہوا اور بہت خوش نظر آتا تھا۔ اسوقت عارف بے اپنے ساتھ چار آدمی لیکر عین زارہ اور اطالوی خطوط کے بڑے حصے میں گشت لگانے کے بعد یہاں وارد ہوا تھا۔ اور اطالیوں کے جنگی طریقوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوا ظاہر کیا کہ دشمن کی فوج کو بغیر پٹرول کی حفاظت کے سوتا ہوا دیکھ آیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا کہ بومیلیانہ کی خندقوں کی حفاظت بڑے مستحکم طریقے سے دو سرچ لائٹوں اور تار کے جال کے ذریعہ سے جس میں تیز نوکدار میخیں لگی ہوئی ہیں۔ عمل میں آرہی تھی۔ عین زارہ کی جانب ایک بلندی پر دو باٹریاں توپخانے کی موجود تھیں اور تمام خطوط پر ہر ایک جگہ سپاہی ہیں۔ گھوڑوں اور توپوں کی بڑی بھرمار تھی۔ عین زارہ کے قریب تختوں کی بڑی تعداد ریت پر اس غرض سے بچھادی گئی تھی کہ توپوں کا بہ آسانی کھینچ لیجانا ممکن ہوسکے لیکن باوجود ان تمام معلومات کے جنہیں افسر مذکور بچشم خود ملاحظہ کر آیا تھا اُس پر بظاہر ہراس و مایوسی کے کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتے تھے بلکہ برخلاف اس کے وہ اور اُس کے رفیق اُمید سے بھرے ہوئے تھے ان لوگوں میں غلبہ آرا یہ تھی کہ ابتدا جنگ میں شہر اطلس کا خالی کر دینا حقیقت میں ایک غلطی تھی لیکن میرے خیال میں کسی سانحہ کے بعد محفوظ رہنا

بہتر ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ حفاظت کی کوئی تدبیر شکیجا سکے یہ امر فراموش
نہیں کرنا چاہیئے کہ عربون کی بڑی بڑی جماعتوں کی کمک جو فی الحال اندرونِ
ملک سے دستیاب ہو رہی ہے۔ حلوئے شہر کے زمانہ مین میسر نہتی
یعنی اُس وقت جبکہ اعلان جنگ کی مدت ختم ہو چکی تھی تاہم ابتدا ہی
مین کم از کم تین ہزار جنگجو عرب نخلستان اور شہر مین موجود تھے اور اگر
یہ لوگ باقاعدہ ترکی فوج کے ساتھ عمدہ خندقون مین پناہ لے لیتے
تو ان کا صرف گولہ باری سے پسپا کیا جانا بہت دشوار ہوتا اور
اطالیون کو خشکی پر قدم رکھنے مین بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔
قریباً تین بجے رات کے ہم پھر دوبارہ سو گئے بعد ازان صبح آٹھ بجے
بیدار ہو کر مزیدار چائے پی اور ایک دفعہ پھر معہ اپنے ساتھیون کے
سفر پر روانہ ہو گئے۔ اسوقت کپتان عبد الله بے کی ڈاڑھی جو تین مہینے
سے اُسترے کی نظر نہین ہوئی تھی۔ منڈھا ہوئی دکھائی دے رہی تھی
اور کپتان مذکور اپنی پوری وضع مین بہت خوبصورت معلوم ہو رہا تھا۔
مین نے اس جنگ مین صرف چند ہی افسرون کے پاس پوری وردی
دیکھی تھی اس کپتان کے پاس وردی کی موجودگی کی وجہ یہ تھی کہ اس نے
اپنا اسباب خفیہ طریقے سے سرحد پار بھیجدیا تھا۔ چنانچہ اسی کے ساتھ
یہ وردی بھی چلی آئی تھی۔ ایک گندمی رنگ کے خوبصورت ترک کپتان
محمد بے بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ اون کے سر پر ایک ہلکے نیلے
رنگ کی ٹوپی رکھی ہوئی تھی جسے وہ کسی اطالوی افسر سے چھین لائے
تھے۔ اون کے پاس ایک مانزر بندوق بھی موجود تھی۔ محمد بے نے مجھسے
بیان کیا کہ اون کا ایک بھائی انگریزی فوج مین بخدمت افسری مامور ہے

ہم دو گھنٹے تک وسیع میدانون مین سفر کرتے رہے اسی اثنار مین مجھے یہ معلوم ہونے لگا کہ گویا ان میدانون مین اسفوڈل کے پھول کھلے ہوئے ہین اور اکلیز غصہ مین بھرا ہوا ادہر اُدہر پھر رہا ہے اس زمانہ قدیم کے سلسلہ خیالات نے مجھے یونانیون کے محبوب درخت آرم کے جھنڈ دکہلانے شروع کئے اور مجھے اس پیلی وچمکیلی ریت مین بالکل سبز قطعات نظر آنے لگے۔ ترکی مرکزی لائن کے اخیر مین سیدھی جانب خندق بنی عشیر تقریباً آٹھہ میل کے فاصلہ پر سمت بنی آدم سے واقع ہے ہم نے یہان چند نظام فوج کے آدمی اور عربونکی ایک تعداد موجود دیکھی۔ وہ عمارت جسکے نام سے یہ مقام موسوم کیا جاتا ہے۔ ہمارے واسطے جائے قیام بنی۔ دو پہر کی تیز دہوپ سے بچکر مین نے اس عمارت مین چائے پی۔ اور ایک فوجی ڈاکٹر سے دلچسپ گفتگو کرتا رہا۔ جسکی اثنار مین ڈاکٹر مذکور سے معلوم ہوا کہ ترکون اور عربون مین نزلہ کی شکایت پھیلی ہوئی تھی۔ نیز اسیات پر اُس نے زور دیا کہ ہر شخص کو جوش دیا ہوا پانی پینا چاہیئے۔ اس ڈاکٹر نے مجھسے مشتاقانہ لہجہ مین دریافت کیا کہ رو سے ہا دو دیگر امراض چشم سے محفوظ رہنے کی خاطر مین کس قسم کا عرق استعمال کیا کرتا ہون۔ چنانچہ مین نے سلوشن آف کاررونز یوسیلی میٹ کا نسخہ بتلادیا اسکا کمپونڈر جو ایک بوڑہا یونانی شخص تہا۔ اسوقت یہیں موجود تہا۔ مجھسے یونانی زبان مین دریافت کرنے لگا کہ میرے خیال کے مطابق جنگ کب تک جاری رہے گی۔ یہ بیچارہ جنگ سے بہت پریشان نظر آتا تہا۔ اور اپنے اہل وعیال سے جو شہر طرابلس مین موجود تھے جلد ملنے کا بڑا خواہشمند ہورہا تہا۔ یہان ہی شل اور مقامات کے مختلف اشیا جو

دشمن سے چھین لی گئی تھین سوجود تھین جنگ کے بعد ہر قسم کی چیزین نہایت ہی ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہین - چنانچہ ہم نے ایک جوڑی زلیس دوربین کی ساختہ جیسا دیکھی جو صرف پانچ پیاسٹر پہ فروخت ہوئی لیکن مین نے کچھہ عرصہ بعد وہ دروغ بیانی جو اطالیون نے سرکاری طور پر شائع کی تھی پڑہی جسمین درج تہا - کہ " ابہی تک اطالوی گولہ بارود کی کوئی مقدار دشمن کے ہاتھ نہیں چڑہی ہے - مگر اسکے برخلاف مین نے یہان بنی غشیر مین مثل اور مقامات کے عام بازار مین اطالوی فتحیابیون کے باوجود اُن کے کارتوس سات پنس جیسی ادنٰے قیمت پر اسی عدد فروخت ہوتے دیکھے ہین اور اُن کی رائفلین وقرابینیں فی عدد تین فرانک کی حقیر قیمت پر فروخت ہو رہی تھین - ۲۹ - ڈسمبر کی جنگ کے بعد اطالوی گولی بارود بلا قیمت صرف سوال کرنے پر دستیاب ہو سکتی تہی - سپاہیون کے چوبی بوتل جو آبنوشی کے کام مین لائے جاتے ہین - خیمون کی میخون مین آویزان تھے - اور ان کی پیندیون مین اطالوی سپاہیون کے نام کندہ ہونے کے باعث خیال ہوتا تہا کہ یہ بوتل بہی مال غنیمت کا ایک حصہ تھے - جس بہورے رنگ کے خیمے مین مین لیٹا ہوا تہا اوسمین بہی اطالین حروف کی تحریر سابق مالکون کی نشاندہی کرتی تہی ان دنیاوی سازوسامان کو دیکھکر اون کے مالکون کے انجام کے متعلق حسرت آمیز خیالات پیدا ہوتے تھے -

ترکی وردیان جنگ کے موقع پر عجیب مختلف الوضع ہوا کرتی ہین - مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۸۹۷ء مین بغاوت کریٹ کے موقع پر سلطان کی فوج کا سازوسامان کس قسم کا تہا گو یہ صحیح ہے کہ ایک خاص قسم کی طربوش کا استعمال اوسوقت فوج مین عام طور پر رواج پذیر تہا تاہم وردی کا

باقی حصہ عجیب ہی اختلاف رکھتا تھا۔ مثلاً ایک شخص وردی کا پتلون فراک
کوٹ کے ساتھ زیب تن کئے ہوئے ہے لیکن اوسوقت لباس کی خرابی
بالکل فراموش کردی جاتی تھی۔ جبکہ یہ بہادر فوج آفتاب غروب ہونے
پر ہر پر بڑ کرتی ہی اپنے بادشاہ کے لئے جو ان کے حال سے بے پرواہ تھا
نعرۂ مسرت بلند کیا کرتی تھی۔ کریٹ کے میدان مین ترکی فوجونکی ظاہری حالت
خواہ کیسی ہی خراب کیون نہو لیکن مین خیال کرتا ہون کہ طرابلسی ترکی افواج اُن
سے بھی زیادہ عجیب منظر پیش کرتی ہین کیونکہ ان فوجون مین سپاہ کی تعداد کثیر
خاکی سرج اور زین کے ایسے بوٹ پہنے ہوئے تھے جو خشک اور تر مٹی مین
بالکل میلے ہو گئے تھے۔ بہتون کے پاس ہلکے نیلے رنگ کے لبادے
تھے۔ لیکن ان سب کے کپڑے چاک چاک تھے بٹن ندارد اور پتلونون کے
گلیسون کا کوئی پتہ نہ تھا۔ بعض کے پاس صرف بوٹون کا تلا ہی رہگیا تھا تاہم
کوئی شخص تمام دنیا کا سفر کرنے پر بھی ان خرقہ پوشش رجمنٹون سے بہتر
کوئی فوج نہیں دیکھہ سکتا۔

دنیا کے مختلف حصون مین مجھے عثمانی فوج سے جسقدر زیادہ سابقہ ہوتا جاتا
ہے مین اوتنا ہی زیادہ اس فوج کا گرویدہ ہوتا جاتا ہون اور مجھے یقین ہے
کہ موجودہ اصلاح پذیر حالات مین دنیا مین چند ہی فوجین اسکے ہم پلہ ہین
گو فرانسیسی عمدہ جنگجو ہین تاہم بعض اوقات وہ فتح کی خوشی مین آپے سے باہر
اور ناکامیابی کی حالت مین بری طرح جی چھوڑ بیٹھتے ہین لیکن ترک ان
دونون انتہائی حالتون مین خیر الامور اوسطہا کے مصداق ہین کیونکہ یہ لوگ غرور
سے پاک ہوا کرتے ہین اور موجودہ جنگ مین تو ترکی باقاعدہ سپاہ اور افسرون
نے یکسان اپنے کثیر التعداد دشمن کے مقابلہ مین شجاعت و بسالت کے وہ

جوہر دکہائے ہین کہ دنیا کو اُن پر مشکل سے اعتبار آئیگا - اِس شیر دل فوج سے
یہ خصوصیت بہی وابستہ ہے کہ وہ ہر ایک چہوٹی بڑی ہزیمت قابل تعریف تحمل
سے برداشت کیا کرتی ہے - جنرل پکوری کی پندرہ ہزار فوج اپنے ایک پہلو
پر موجود دیکہکر ترکون کی قلیل التعداد فوج نے عین زارہ سے ہٹ جانے
مین مصلحت دیکہی - چنانچہ یہ فوج عین زارہ سے نہایت بے پروائی کے
ساتہہ روانہ ہوئی اور بظاہر اُسے اس خطرہ سے کوئی ہراس محسوس نہین
ہوتا تہا کہ دشمن کا اپنے رسالہ سے اُسپر حملہ کردینا داخل امکان تہا - غالباً
اسوقت تک ترکی فوج کو اطالوی افواج کی جرأت کا پورا اندازہ ہو گیا تھا -
اور وہ خوب سمجہنے لگی تہی - کہ جنگ کے بازار مین عموماً اون کے دشمن کی کیا قیمت
ہوا کرتی تھی - ترکی فوج کی بہترین خوبیون مین ایک یہ بات بہی شامل ہے
کہ تمام افسرون اور سپاہ مین خوب اتحاد موجود ہے فوج کی تربیت
قابل تعریف ہے اور گو غیر مناسب جانبدارانہ برتاؤ کا مین نے کوئی
نشان بہی نہین دیکہا ہے - تاہم افسر اور سپاہی آپس مین سچی محبت
کے رشتے مین منسلک اور باہم ایکدوسرے کی عزت کیا کرتے ہین - رسالہ
بلیک وڈ کا لائق نامہ نگار جس نے اپنا مصنوعی نام کیپی تحریر کیا ہے
ترکی فوج کی مدح وثنا مندرجہ ذیل فرزانہ جملون مین اسطرح کرتا ہے
"ترک جس امر کے خواہشمند ہین وہ صرف یہ ہے کہ اٹلی اپنی فوج اینیائے
کوچک یا مقدونیہ مین خشکی پر اتار دے تاکہ اٹلی کی ہزیمت کے باعث
ترکون کو تاوان جنگ حاصل ہو جائے"

افسروں کی وردیوں میں بھی ایسا ہی اختلاف تہا جیسا کہ
سپاہیون کے متعلق بیان کیا جاچکا ہے - بعض افسر جوتون وغیرہ کے

مشکل اور زیادہ طولانی راستون سے اعلان جنگ کے بعد داخل ہوتے
تھے۔ معمولی سویلین کپڑے پہنے ہوئے تھے چنانچہ انہی مین سے ایک
دلچسپ افسر جو ہی غشیر مین تعینات تھا اور کچھ دیر ہمارا ہمسفر رہا تھا سویلین
پیٹی باندھے ہوتے اور ایک ایسا سیاہ بوٹ پہن رہا تھا جسمین بجائے
تسمون کے ربر کام دیتا تھا۔ خود کمانڈنٹ صاحب کے ہاتھ مین ایک
زنانہ چرمی بیگ موجود تھا یہ ایک خوشنما خصوصیت غیر یورپین
زندگی مین عام طور سے پائی جاتی ہے۔ خصوصاً موجودہ حالت مین
تو اس سے چھٹکارا نہین ہوسکتا تھا گو جنگ کا باضابطہ اعلان اور اسکے
چوبیس گھنٹے کی میعاد کی اطلاع ترکی حکامان طرابلس کو اٹلی کے قونصل نے
دیدی ہتی۔ تاہم قسطنطنیہ سے احکام آئے بغیر کوئی کارروائی
نہین کی جاسکتی ہتی۔ اور یہ احکام شہر طرابلس مین صرف چھ گھنٹے پیشتر
گولہ باری سے موصول ہوتے۔ پس ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ کسقدر
پریشانی اور شتابی ان چھ گھنٹون مین واقع ہوئی ہوگی۔ میدانی توپون کے
لیئے گھوڑے مہیا کرنا باربرداری کیلئے اونٹ اور خچرون کا جمع کرنا خوراک
کا انتظام اور گولہ بارود کا لادنا علاوہ ازین اور چھوٹے چھوٹے ہزارون کام
جو ایک چھوٹی سے چھوٹی فوج کے بہی جمع کرنے اور اسے کسی محفوظ مقام
پر پہنچا دینے مین پیش آتے ہین۔ نشات بے کی دقتون کا باعث ہو رہے
تھے ان تمام امور پر سوچ بچار دنیز عمل درآمد صرف تین سو ساٹھ منٹون
مین کرنا تھا۔ نشات بے اور اسکے اسٹاف نے یہ عظیم الشان قابلیت و دانائی
ظاہر کی کہ اپنی زیر کمان ساری فوجکو باستثنائے چند توپچیون کے
جو بغرض دہوکا دہی قلعہ سطانیہ و حمیدیہ مین تقریباً ناکارہ توپخانے کے ساتھ

چھوڑ دیئے گئے تھے بڑی کامیابی سے اُس عظیم پریشانی سے بچا لیا۔
جو شہر مین پھیلی ہوئی تھی۔ اِس قابل یادگار موقعہ کی شام کیوقت اِس بات کی
فرصت نہین تھی۔ کہ وہ دوستون اور رشتہ دارون کو الوداع کہی جا سکے
ایک فوجی ڈاکٹر نے جس نے کہ ایک کیتھولک لیڈی سے شادی کر لی تھی
مجھسے بیان کیا کہ وہ پریشانی کی حالت مین اپنے مکان کو دوڑا گیا جب اُسنے
بالکل خالی پایا و نیز یہ کہ حلوئے شہر سے اِسوقت تک اُسے بالکل نہیں
معلوم تہا کہ اُسکی بیوی اور چھہ بچون کا کیا انجام ہوا۔ الغرض شہر طرابلس
کی ساری فوج آہستہ خرامی سے نواح عزعزیتہ کی جانب روانہ ہو گئی
اور چند دن بعد ہی ہمین زارہ کے خطوط پر پھیل گئی۔ ہمین اپنے زمانہ
قیام مین ترکی فوج سے دشمن کی سرچ لائٹ جو سمندر کے قریب بارہ
میل فاصلہ پر واقع تھی۔ صاف نظر آیا کرتی تھی اور اس سے تمام
کھجور کے درخت اور ریتیلے ٹیلے منور دکھائی دیتے تھے مشرقی جانب سے
بھاری توپون کے چلنے کی آواز ہمارے کانون مین اُن جنگی جہازون سے
پہنچا کرتی تھی جو تجدورہ کے ساحل پر لنگر انداز تھے۔ اور گو یہ چھوٹا سا
قصبہ باشندون سے بالکل خالی ہو رہا تھا۔ تاہم ملاح اپنے قیمتی
گولے متواتر اینٹ اور مٹی پر ضائع کرتے رہے۔

بنی غشیر سے عزیزیہ واپس آگئے لیکن ہم نے اس عرصہ مین ترکی دفاع
لائنون کے صرف مرکزی حصون کو دیکھا تہا۔ حالانکہ یہ خطوط مدافعت
سات میل طویل تھے۔ عربی اور ترکی دستے داہنے اور بائین دونون جانب
تمام فاصلے پر قابض تھے اور اطالویون کے اطراف ہلالی شکل مین پھیلے
ہوئے تھے ان کی چوکیان ایک اندرونی حلقے کی شکل مین تقریباً چھہ میل

سمندر کی جانب پھیلی ہوئی تھین متخاصمین کے عمل اور اصول مین جو ایک دوسرے کے مقابلہ مین فروکش ہو رہے تھے۔ کسقدر عجیب اختلاف موجود تھا۔ یہان ایک ایسی حملہ آور فوج موجود تھی جسکے ذرائع آمدورفت غیر منقطع تھے اور جس کے پاس گولے بارود کے لاتعداد ذخیرے اور توپخانے بڑی کثرت سے موجود تھے۔ اور کثرت تعداد کی یہ حالت تھی کہ صرف شہر طرابلس مین ستر ہزار ایسی سپاہ موجود تھی کہ جنکی مدد کے لیئے اتواپ سرچ لائٹ اور مضبوط بحری بیڑہ ہر وقت موجود رہا کرتے تھے لیکن باینہمہ ساز وسامان یہہ اصولی حملہ آور اپنی عمیق خندقون مین حفاظت کے لیئے تار کا جال پھیلائے پڑے ہوئے تھے۔ اور پیش قدمی خواہ پسند نہ کرتے تھے۔ یا اپنے آپ کو اس کام کے قابل نہ پاتے تھے۔ برخلاف اِن کے ان سے صرف چند میل کے فاصلہ پر مدافعت کنندہ موجود تھے جنکی تعداد گو قلیل تھی تاہم اطالوی فوجکو پوری حقارت سے دیکھا کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے واسطے خندقین کھودنے کی ذرا بھی کوشش نہ کرتے تھے بلکہ ایک ایسے موقع کے منتظر تھے جسے اللہ تعالے جلد یا بدیر ان کے لیئے پیدا کریگا۔ مجھے اپنے تمام جنگی تجربات مین ایسا شاندارانہ اخلاقی اثر کبھی دیکھنا میسر نہین ہوا ہے جیساکہ اِن چھوٹی چھوٹی ترکی بٹالینون مین پایا جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان لوگون کا اعتماد بالذات پوری معقول وجوہات پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ ترکی افسرون مین شیخی اور غرور کا پتہ بھی نہین ہے اور نہ انہون نے کبھی احمقانہ یا نامعقول دعاوے پیش کیئے ہین بلکہ کشادہ دلی سے اطالوی افسرون کی ذاتی بہادری کے معترف ہین جو اپنے سپاہیون سے آگے

ہو کر بے دھڑک طریقے سے خود کو خطرے مین ڈالدیتے ہین - اگر اس امر کے متعلق کسی شخص کو ترکی شہادت درکار ہو تو اُسے اموات کے نقشے پر نظر ڈالکر جسے ترکی افسرون نے شایع کیا ہو- اطالوی افسرونکی نقصانات کی بڑی تعداد دیکھنی چاہیئے - جو نسبتاً سپاہیون کے مقابلہ مین بہت بڑہی ہوئی ہوتی ہے۔ مین نے بارہا ایسے ترکی نن کمیشن اور کمیشن یافتہ افسرون کے پر مدح وثنا بیانات سنے ہین - جنھیں اطالیون کے قریب ہو کر جدال وقتال کے مواقع میسر آچکے تہے - چنانچہ اسی سلسلہ مین ردیف فوج کے ایک سارجنٹ میجر نے مجھسے اپنا مندرجہ ذیل تجربہ بیان کیا " ایک موقع پر ہم صرف پندرہ ہی آدمی موجود تہے - کہ ہم سے فاصلہ پر ہمارے مقابلہ میں ایک پوری اطالوی بٹالین آموجود ہوئی - اور جب ہمارے سارے کارتوس ختم ہو گئے ہم نے اُسوقت اپنے سامنے تین ۳ میٹر کے فاصلہ پر کارتوسون کا ایک بند بکس پڑا ہوا دیکھا چنانچہ ہمارا ایک آدمی کود کر بکس لینے کو لپکا - بیچارہ آدھے راستے پر بھی نہ پہنچا تہا کہ ایک گولی اوسکا پھیپھڑا چیرتی ہوئی پار ہو گئی وہ گر پڑا لیکن ہمت کر کے پھر کھڑا ہو گیا - مگر دوبارہ پھر گر پڑا - مین نے یہ حالت دیکھکر حکم دیا کہ سنگین چڑہا کر حملہ کردیا جائے - چنانچہ ہم سب نعرے لگاتے ہوئے اپنی گھات سے نکلے - اطالویون نے یہ حالت دیکھکر - خندقون اور درختون کی جانب دُم دباکر فوراً ہی واپسی اختیار کی وہ زخمی شہید نہیں ہوا بلکہ تندرست اور فی الحال عزیزیہ مین موجود ہے " تمام ترک متفقہ اعلان کرتے ہین کہ اطالوی افسر اپنی سپاہ کو تلوار کی ضرب اور پستول کی گولیون سے مرعوب کر کے آگے کی جانب بڑہایا کرتے ہین - کپتان محمد بے کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ طلب ہے - " ہم نے ایک مرتبہ ایک اطالوی دستہ اپنی جانب آتا دیکھا اسی اثنا مین

میری سپاہ نے چلا کر کہا۔ کپتان صاحب دیکھیے اطالوی ابھی ہمارے اور زیادہ
قریب آ ئینگے۔ کیونکہ اون کا افسر ہاتھہ مین ریوالور لیئے اُنہین دہمکارہا ہے"
عبداللہ بے نے جو ترکی توپخانے کے ایک افسر ہین مجھسے بیان کیا کہ ایک مرتبہ
انہون نے ایک اطالوی صف پیدل پلٹن کی اپنی فیر کنندہ جماعت کے مقابلہ
مین جو صرف چند نظام اور عربون پر مشتمل تہی باین ہیئت دیکھی تہی کہ دو
اطالوی افسر جو اپنی سپاہ کے آگے تلوار اور پستول سے اُنہین ڈرا
رہے ہاتہے۔ لیکن دہمکی کا اون پر کوئی اثر نہ ہوتا تہا۔ اسی اثنار مین ایک
عرب کی گولی سے ان دو افسرون مین سے ایک افسر زخم کھا کر زمین پر
گر پڑا یہ حالت دیکھکر ساری سپاہ دُم دبا کر بھاگ نکلی۔ ترکون سے زیادہ عرب
لوگ شاہ اٹلی کی فوج کو بنظر حقارت وذلت دیکھا کرتے ہین اور عرب بعض
اوقات ریتیلے ٹیلون سے نکلکر اُس دشمن کی خندقون پر بڑی حقارت سے حملہ
کرتے ہین۔ جو باوجود کثرتِ تعداد میدان مین نکلکر مصروف پیکار ہونے کی
جراَت نہین رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت مین اون لوگونکو مبالغہ کی اجازت
دینی چاہیئے جو اپنے ملک کے حملہ آورون پر بہ شدت غضبناک ہورہے ہین
لیکن جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ ترک شیخی اور غرور سے بالکل پاک
ہین پس ایک غیر جانب دار نقاد کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ابھی تک جنگ
کی رفتار نے اطالوی فوج کے متعلق خواہ بحیثیت فوجی جوانمردی یا قابلیت
کے بہت کم اعتماد حاصل کیا ہے۔ حقیقت مین قدیم رومیون کے جنگجویانہ
صفات نے اون کے ورثار کو تواریخ حال مین کبھی بھی قابل امتیاز نہین ظاہر
کیا ہے۔ چنانچہ افواج اٹلی کی دہجیان تقریباً ہر ایک جنگ مین اڑائی گئی ہین
فرانسیسی۔ آسٹروی اور اہل حبش انکی خوب درگت بنا چکے ہین اور فی الحال

مذہبی مجنون عربون کے ہاتھون جو تعداد مین برابر ترقی پذیر ہین آخری بیخ کنی کا موقع آن پہنچا ہے۔ اس عجیب وغریب جنگ کی مفصل اور صحیح تواریخ لکھے جانے کے بعد دنیا پر وہ متحیر کُن فرق ظاہر ہوگا۔ جو متخاصمین کی فوجی صفات سے وابستہ ہے۔

ان بیابانون مین ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچنے مین کتنا وسیع فاصلہ طے کرنا ہوتا ہے ؟ تاہم چار آدمیون کی پارٹی اکثر اشخاص سے کئی کئی مرتبہ ہاتھ ملاکر الوداع کہتے ہوئی خندق بنی غشیر سے عزیزیہ روانہ ہوگئی۔ ترکی افسرون نے فاصلہ کا غلط اندازہ کیا تہا جو بعد ازان معلوم ہوا کہ ٹھیک پندرہ میل تہا۔ سفر کرتے ہوئے دو گھنٹے گذر گئے۔ لیکن جبل زاویہ کا کہین نشان بہی نہ دکہائی دیتا تہا۔ آفتاب اپنے تمام سرخ وسنہری شاندار رنگ اپنے ساتھ لیئے ہوئے پہاڑون کے پیچہے جا چہپا تہا اور شام کی سردی اسقدر بڑہ گئی تہی کہ مین کپتان شلیم کا اُوور کوٹ لینے سے انکار نہ کرسکا جو اونہون نے خود ہی مجہے اسوقت پہننے کے لیئے دیا تہا۔ ہمارا رہنما پولس کا سپاہی ہمارے آگے آگے بلا کھٹکے سفر کررہا تہا۔ حالانکہ جس راستے پر سے ہم گذر رہے تہے اوسکے نشانات ذرا بہی نمایان نہ تہے۔ ساڑہے چہہ بجے کے قریب بہت سے کتون کے بہونکنے سے قربت آبادی کا اطمینان حاصل ہوا۔ چنانچہ تہوڑی ہی دیر بعد ہمین کیمپ کی روشنی نظر آنے لگی۔ جس کے باعث کہانے اور سونے کے اہتمام کی امیدون نے ہمین بہت کچہ مسرتین بخشین۔ ہمارے کیمپ کی سرحدین ڈسمبر مین متواتر بڑہ رہی تہین۔ کیونکہ عربی کمکین تقریباً روزانہ پہونچایا کرتی تہین۔ طبل جنگ کی آواز دور سے سنائی دئے جانے کے بعد ایک جماعت بتدریج ریتیلے اونچے اور نیچے میدانون مین بڑہتی

نظر آو عرب بہادرسون کیطرح بلند آوازی سے گفتگو کرتے ہوئے بغیر معقول
صف بندی کے چار چار آدمیونکی ایک ایک جماعت بنائے ہوئے پیش
قدمی کرتے ہوئے دیکھائی دیا کرتے تھے۔ ان کمکون کے اگلے کنارے پر
عموماً دو خاموش ترکی سپاہی جو انہین قواعد سکھایا کرتے تھے موجود ہوا کرتے
تھے۔ اور ان کے شیوخ شاندار گھوڑون پر سوار ہلالی پرچم جسپر قرآن شریف
کی آیات تحریر ہوا کرتی ہین۔ ہاتھون مین لئے ہوئے آگے آگے چلا کرتے
تھے۔ استقبال کی گرمجوشانہ نعرون مردون اور عورتونکی پرمسرت صداؤن کی اثنا
مین وارد ہوکر۔ یہ نو وارد کیمپ کے اطراف ایک چکر لگا کر کوئی جگہ اپنے قیام کے
لئے پسند کر لیا کرتے تھے۔ اور ایک باغ کی کیاریون کے مانند جسمین رنگ
برنگ کے پھول موجود ہون۔ اقامت پذیر ہو جایا کرتے تھے۔ یہ کمکین عام طور
پر طیبو اور دور دراز فیزان سے دستیاب ہوا کرتی تھیں۔ علاوہ ان کے
مشرق۔ جنوب اور مغرب کے قریبی حصون مین سے بھی برابر کمکین پہونچ رہی
تھین۔ فیزانیون کو چھیالیس دن اس بیابانی سفر کے نذر کرنا ہوتے تھے
علاوہ ازین صحرا کے غضبناک فرقہ توارغ کا دمبدم انتظار تھا۔ ایکدن شام کے وقت
پانچسو اونٹونکا کاروان جو خرمہ سے لدا ہوا تھا وارد ہوا۔ یہ تحفہ بعض قبائل کے
آدمیون نے اندرون ملک سے بھیجا تھا۔

۱۰ دسمبر کو ایک افسر میرے خیمہ مین آیا۔ اور مجھہ سے کہنے لگا کہ عرب لوگ
ایک اپیل انگلستان بھیجنے کی تیاری کر رہے ہیں جسمین انہون نے بیان کیا ہے
کہ ہم اٹلی کی اطاعت کبھی قبول نہ کرینگے اور نہ اوسے کبھی اپنے ملک پر قبضہ
پانے دینگے۔ لیکن ہم لوگ انگریزونکی مصر جیسے حکومت کے خواہشمند ہین۔
مین نے جواباً مشورہ دیا کہ اپیل مین اس بات پر زور دیا جاوے کہ انگلستان

کروڑون وفادار مسلمان رعایا پر حکمران اور اون کے مذہبی معتقدات یا فرائض
مین پوری رواداری گوارا کرتا ہے - اور یہی خصوصیت اپنے تمام مختلف
المذاہب رعایا کو عنایت کر رکھی ہے - اسی سلسلہ گفتگو مین میرے رفیق نے
بیان کیا کہ عرب یہ دونون نکات اپنے اپیل مین شامل کر چکے ہین مجھے یہ
معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ یہ غریب آدمی جو طرابلس کے بیابانون مین زندگی
بسر کرتے ہین - علاوہ مذہبی آزادی کی برکتون کے اوس کارآمد ترقی سے
بھی واقف ہین - جو مصر مین ہماری زیر نگرانی عمل مین آئی ہے - مین نے اپنا
چھوٹا سا سبز خیمہ جسمین مین رات کیوقت سویا کرتا تھا - اور مین دن کے وقت
کام کیا کرتا تھا - میدان مین نصب کیا - یہ خیمہ اسقدر کمزور قسم کا تھا کہ اگر
ہم نے اوسکے پہلوؤن مین میخین جڑ نہ دی ہوتین تو صاف ہوا مین اڑ جاتا -
ہماری زندگی یہان بڑی خوش گذران تھی - چھوٹے چھوٹے بچے اور بوڑھی
گداگر عورتین اور فاقہ کش کتے ہمارے آس پاس موجود رہا کرتے تھے -
ترک اور ہم لوگ ان کتونکو خوراک دیا کرتے تھے - لیکن عرب لوگ معمولاً بجائے
خوراک کے ان بیچارون پر پتھر پھینکا کرتے تھے - مین نے متعجب ہوکر خیال
کیا کہ آیا ہمارے پیغمبر نے انھین عاجز کتون کے متعلق جو ایشیائی کوچک
مین بکثرت پائے جاتے ہین - مندرجہ ذیل سوال کیا تھا - ور کیا روٹی مانگنے
پر پتھر دیا جاویگا ؟ ہر ایک باپ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ کتون سے اپنی اولاد
جیسا برتاؤ کرے - لیکن اس حسن سلوک کے بجائے روٹی مانگنے پر ادنھین
پتھر مارے جاتے ہین - گو مجھے یہ معلوم نہین ہے کہ آیا کلام پاک کی یہ تفسیر
صحیح اور کچھ وقعت بھی رکھتی ہے تاہم مین صرف ضمناً نقل کرتا ہون -
۱۵ - دسمبر کو بعض علامات سے ظاہر ہوتا تھا کہ عنقریب ترکون کی جانب سے

کوئی حملہ آورانہ حرکت عمل میں آئیگی۔ کیونکہ وہ تین ہزار عرب جو عزیزیہ مین جمع تھے خفیہ اور عجیب طریقون سے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ جسکے متعلق قیاس چاہتا ہے کہ غالباً یہ لوگ دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوا کرتے تھے کیونکہ رات کے وقت معمول کے مطابق کیمپ مین برابر روشنی ہوا کرتی تھی اور آدمیون اور اونٹونکی کثرت بدستور پائی جاتی تھی۔ لیکن صبح ہوتے ہی میدان صاف نظر آتا تھا۔ عرب اور اون کے جانورون کا کہیں پتہ نہین لگتا تھا۔ چنانچہ تجارت مین کسادبازاری پیدا ہونے لگی اور گاہک جیسے جیسے غائب ہونے لگے ویسے ویسے دوکاندار بھی اپنا اسباب باندھکر خریدارون کے پیچھے پیچھے چلدیے۔ دنیا کی جنگ جو اقوام مین عرب سب سے زیادہ چست و چالاک قوم ہے چنانچہ ایک عرب اپنے کندھے سے بندوق لٹکائے اور کارتوس جبہ مین چھپائے ہوئے تھوڑیسی جو کی روٹی چند کھجورون اور ذرا سے پانی پر باطمینان تمام زندگی بسر کرسکتا ہے اور بغیر ظاہری تکان کے اسقدر طولانی سفر پیدل طے کرسکتا ہے کہ کوئی مشکل سے باور کریگا۔

۱۷۔ تاریخ کو دن کے دس بجے سرکاری طور پر عزیزیہ مین یہ خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنی جانب میسرہ پیش قدمی شروع کی ہے اور اون کی ایک بڑی فوج جسمین پیدل اور رسالہ دونون شامل ہین مع توپخانہ کے شہر طرابلس کے جنوب و مغرب مین حرکت کر رہی ہے۔ اس خبر کے پہونچتے ہی تمام افسر اور انجمن ہلال احمر کی پوری پارٹی باستثنا لطفی بے فوراً روانہ ہو گئے۔ کیمپ مین مذکورہ بالا رپورٹ پہونچنے کے وقت مین خود موجود نہ تھا۔ لیکن شلہم اور اوسلر فوراً اپنے گھوڑونپر سوار ہو کر جو اونہیں اپنی خوش قسمتی سے پہلے ہی سے دستیاب تھے۔ روانہ ہو گئے۔

میرے کانونمین دور سے میدانی توپون کے چلنے کی آواز پہونچی تہی۔ چنانچہ مین اور بی تھوڑی دیر تک ایک لدو اونٹ تلاش کرتے رہے۔ جسکی دستیابی پر اپنا اسباب جانور پر لادکے خود بنی آدم کی جانب پیدل سفر شروع کیا۔ گو مین ایک مرتبہ پہلے بنی آدم کے راستہ سے واقف ہوچکا تہا۔ تاہم اسوقت پیدل سفر کے خاطر ایک دوسرا ہی راستہ اختیار کیا جسمین جابجا اونچے نیچے ٹیلے موجود تہے اور کل سفر سولہ میل کا تہا۔ ہم چار گھنٹہ مین یہ فاصلہ طے کرکے قریب مغرب نخلستان جا پہونچے۔ یہ مقام جسمین ایک مرتبہ پہلے بھی میرا گذر ہوچکا تھا۔ بہ نسبت اپنی سابقہ حالت کے کچھ اور ہی دکھائی دیتا تہا۔ وہ چھوٹا سا قطعہ جسمین گذشتہ اثنار قیام مین مینے صرف چند پیدل اور اٹھتیسوین رسالے کے دو اسکواڈرن خیمہ زن دیکھے تہے فی الحال تین ہزار عربونکی چہل پہل سے معمور ہورہا تہا جنمین سے دو جنگجویون نے کیمپ کے باہر ہی اور مجھ سے مشتاقانہ وارد دریافت کیا کہ ہم کون تہے۔ اور کہان سے وارد ہوئے تھے جوابًا اپنے ملک کا نام بتلانے پر انہون نے فورًا ہی ہمارا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور داخلہ کیمپ کی اجازت دیدی۔ ہم تھوڑی دور آگے بڑہے تہے کہ فتحی بے ملگئے۔ جنہین یہ معلوم ہوکر تعجب ہوا کہ ہمنے عزیزیہ سے بنی آدم تک پیدل سفر کیا تہا۔ صاحب موصوف نے ہمارے خیمہ کے لئے جگہ تجویز کی جسے چند ترکی سپاہیون نے براہ مہربانی مدد دیکر جلد ہی نصب کردیا۔ بعد ازان ہم ناشتہ کھانے بیٹھ گئے۔ جسمین نارنگیان اور قہوہ ہی موجود تہا۔ دوران طعام مین نسیم بے کی دو سپاہی ہمین کھانے کے لئے مدعو کرنے آئے۔ مین اس ملنسار افسر کے پاس خود گیا اور اوس سے کہا کہ اس تکلیف کی کوئی ضرورت نہ تہی۔ تاہم اوس نے براہ مہربانی ایک کشتی مین چاول۔ مرغ کے کباب اور تازہ روٹی ہمارے لیئے

بھیجدی - چونکہ ہم پیدل سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے - لہذا جلدی
بستروں پر لیٹ گئے - لیکن کیمپ کے شور و غل کی وجہ سے نیند آنی مشکل ہو گئی تھی
بعض اوقات یہ سمجھنا مشکل ہے کہ عرب لوگ کس وقت سویا کرتے ہین کیونکہ
یہ بھلے مانس ساری رات چھوٹے اور بڑے گروہ بنائے ہوئے آگ تاپتے
ہوئے - کہانیان سنا کرتے ہین - عرب بڑے داستان گو ہوتے ہین -
یا تو کہانیان کہا اور سنا کرتے ہین یا انمین سے ایک شخص قرآن شریف
کی آیات قرأت سے پڑھا کرتا ہے یا یہ لوگ باری باری تھدیہ گیت جو رات
کی خاموشی مین بہت بھلے معلوم ہوا کرتے ہین - گایا کرتے ہین - میرے خیال
مین موسیقی کا یہ سادہ اور بے نمک طریقہ زمانہ قدیم کے چرچ کی راگ راگنی
کی بنیاد پر قائم ہے -

دوسرے دن تمام سپاہ اوس معرکہ مین مصروف رہی جسے اطالوی لوگ
جنگ بیر طبیروس کے نام سے مشہور کرتے ہین - اور جسکا ذکر کسی دوسرے
باب مین کیا گیا ہے - اس جنگ کے بعد مین اور بی دور سالونکی گھوڑ و نیز
سوار ہو کر جو نیم ہمین بے دئے تھے ایک دفعہ اور عزیزیہ واپس آ گئے
اس مرتبہ ہمنے بیس میل سفر صرف ڈھائی گھنٹہ مین طے کیا تھا - ہمارے
اسباب کے اونٹ دوسرے دن صبح کے ۹ بجے تک واپس نہین آئے
پس ہمنے رات بہت بری طرح گزاری - دوسرے دن شتربان سے کہا
کہ وہ رات کے وقت خوف کی وجہ سے واپس نہ ہو سکا تھا - گو ہمارے
پاس خوراک کی کوئی کمی نہ تھی لیکن رات کے سخت سردی سے ہمین خوراک
کسطرح بچا سکتی تھی ؟ - اگرچہ اوسلر نے اپنا اوورکوٹ مجھے دیدیا تھا
تاہم میرا جسم اسقدر سرد ہو رہا تھا کہ نیند آنی بالکل محال تھی - خدا خدا کر کے

سورج طلوع ہوا چنانچہ اوسکی تمازت اور قہوہ کی حرارت نے مجھے بڑی مسرت
بخشی۔ اسکے کچھ دیر بعد ہمارا اسباب جسمین ایک عجیب شکل کا خرگوش بندھا
ہوا تہا پہونچگیا۔ یہ خرگوش میں نے سنت بنی آدم مین ایک فرانک قیمت پر
خرید کر بی کے حوالے کر دیا تھا۔ جس نے بجائے ذبح کروانے کے
معمولی انگریزی طریقہ کے بموجب سر پر لکڑی مارکر اوسے مار ڈالا تہا۔ بی کی اس
کارروائی نے عربون اور ترکون مین جنکا ایک چھوٹا سا مجمع ہمارے طریقہ ذبح معلوم
کرنیکے شوق میں جمع ہو گیا تہا ایک عجیب تحریک پیدا کر دی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ باوجود بی کی تمام خوشامد اور اصرار کے کسی عرب نے خرگوش کی کھال اوتارنا
بلکہ اوسے ہاتھ لگانا بھی منظور نہ کیا۔ میرا ارادہ اس جانور کو گاجر اور پیاز مین دم
پخت پکوانے کا تہا۔ لیکن وقت اب پیش آئی کہ بی کو جو غصہ مین بھرا ہوا تہا۔
کسی طرح سمجھایا جاتا کہ مسلمان کیون اس غیر ذبیحہ سے اس قدر نفرت
کرتے ہین۔ آخر کار بی نے ہوشیاری سے خرگوش کی کھال اوتار لی۔ غیر ذبیحہ
سے ترک یا عرب یا یہودی سخت نفرت رکھتے ہین۔ ایسے مردہ جانورون
سے جنکے جسم سے خون نہ بہایا گیا ہو قدیم مذاہب اور انسانون کا نفرت رکھنا
ایک قسم کی خصوصیت ہے۔ چنانچہ عہد عتیق مین اس قسم کے کھانا کی ممانعت
ہے۔ کیونکہ "خون زندگی ہوا کرتا ہے" بعض مفسرون نے قیاس سے کام
لیکر اوس رواج سے منسوب کیا ہے جو زندہ جانورون کے گوشت سے
پارچہ کاٹ لینے کی عام اجازت دیتا تہا۔ بروس کا بیان ہے کہ یہ رواج حبشیون
سے تعلق رکھتا تہا۔ اور اگرچہ کہ اس بیان کا ایک وقت مین بطلان کیا گیا تہا
تاہم بعد مین اسکی صحت تسلیم کر لی گئی تہی۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر ذبیحہ کی ممانعت
اس پرانے خیال کی بنا پر قائم ہے کہ خون دراصل زندگی کا دوسرا نام ہے

چنانچہ ایسا ہی خیال متعدد مرتبہ مقدس راگونمین ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً "میرے خون مین کیا فائدہ ہے جبکہ مین قبر مین جانیوالا ہون" اس عجیب قدیم اعتقاد کا مخرج اوڈیسی کی گیارہوین کتاب سے بھی ظاہر ہوتا ہے جسمین بیان کیا گیا ہے کہ اوڈیسی مناسب وقت ہدایت پاکر عام طور سے نظر آنے والی دنیا کے نزدیک پہونچ جاتا ہے۔ اور ایسے مردون کی روحین جو کسی زمانہ مین بہت قوی تھے۔ کمزور ہوکر اسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور اونمین خون کا نام ونشان بھی نہین پایا جاتا۔ چنانچہ اوڈیسی ایس ایک ہرن کے سیاہ خون سے ایک خندق بھر دیتا ہے۔ اور تمام روحین اوس خون سے اپنی پیاس بجھانے کے لیئے جمع ہو جاتی ہین۔ اس موقعہ پر اوڈیسی ایس خوف زدہ ہوکر ان ارواح کو اپنی تلوار کے ذریعے خندق سے دور رکھتا ہے۔ اور اونمین سے صرف چند کو اجازت دیتا ہے کہ خون پیکر قوت حاصل کرین۔ غالباً یہان ہمارے بیا بانی باورچیخانہ مین بھی اسی قسم کے خیالات پیدا ہو رہے تھے کہ خرگوش کا لہو نہ بہنے کے باعث اوسکی جان مردہ جسم مین موجود تھی پس اوسکا جسم قابل نفرت اور قابل پرہیز بلکہ بالکل ممنوع تھا۔

میرا خیمہ اسقدر تنہا جگہ مین نصب تھا کہ ایک سنتری کی تعیناتی ضروری خیال کرکے عمل مین لائی گئی۔ فوجی حکام صرف معمولی ادنےٰ قسم کی چوریون کے خیال سے خوف زدہ نہین ہو رہے تھے بلکہ اونہین نے اپنے تمام اثنار قیام طرابلس مین اس خیال سے مرعوب پایا کہ مبادا زیادہ جاہل اور زیادہ متعصب عربون کے ہاتھون کوئی احمقانہ غلطیان سرزد نہو جائین۔ چنانچہ مجھے زوارہ پہونچے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میرا عمدہ دوست کپتان حسن آفندی ایکدن تین طربوش لئے ہوئے اپنے ساتھ میرے پاس آیا اور باصرار

درخواست کی کہ ہم ان ٹوپیون کو ضرور پہنین کیونکہ ہلمٹ قسم کی ہر ایک ٹوپی خصوصیت
سے اطالوی علامت سمجھی جاتی ہے۔ جرمن ڈاکٹر کو جو ہمیشہ چوکنا رہا کرتا تھا، شوشہ
نذارہ تک سفر کی اثنا مین دو مرتبہ مسلح عربون کے ہاتھون خطرہ پیش آیا تھا
حقیقت یہ ہے کہ اطالوی افواج مین دھوپ کی سفید ہلمٹ کے رواج کے
باعث اس ٹوپی کا استعمال ہر ایک یورپین کے لیئے جبکے ساتھ ترک
یا عرب موجود نہون پر خطر بلکہ اس بدرقہ کی موجودگی مین بھی خطرہ کا کچھ
زیادہ دفعیہ نہین کر سکتی ہے۔ نظر برین حالات ہمنے طربوش جو سلطانی
فوج کی وردی کا ایک حصہ ہے فخر کے ساتھ استعمال کرنی شروع کردی۔
اس ٹوپی کے سوراخ جو ہوا کی آمد و رفت کا ذریعہ ہوتے ہین عمدہ موسم
کی حالت مین سکھ آرام کا باعث ہوتے ہین۔ علاوہ ازین دھوپ اور
گرمی مین اس ٹوپی پر ایک خشک یا تر تولیہ جو بہ نسبت خشک کے زیادہ
آرام دہ ثابت ہوا کرتا ہے اوڑھ لینا سر کی پوری حفاظت کر سکتا ہے۔
اطالیونکی جانب سے بہت سے بیہودہ بیانات عربون پر نکتہ چینی اور انکی
عیب جوئی و نیز ترکون اور عربونکی باہمی دشمنی کے متعلق شائع ہو چکے ہین
ان دروغ بافت مجرمون مین نامہ نگار اخبار نیویارک ہیرالڈ تمام اور
نامہ نگارون سے بڑھا چڑھا ہے۔ جسے اطالیون کے خوش رکھنے کا بڑا
پختہ خبط دامنگیر معلوم ہوتا ہے۔ اطالیون کو غیر دانشمندانہ طریقہ سے
نقصان اٹھانے کے بعد معلوم ہوا کہ "عربی وفاداری" کی اصلی قدر و قیمت اور
اسکی صحیح مقدار کیا ہے۔ نیز یہ کہ عام دیسی باشندون کے دلی جذبات کا
اندازہ حسونہ پاشا جیسے دغاباز کی نگہداشت سے کرنا فعل عبث ہے۔ موجودہ
حالات مین عرب ترکون سے اسقدر خوش اور راضی ہین کہ ابھی تک اس اتحاد

کی کوئی مثال موجود نہین ہے۔ وہ عرب جو بندوقچیون کے خطوط مدافعت مین ماسور ہین روزانہ چالیس سان ٹیم پاتے ہین اور رسالہ مین بحالت کارگزاری اونہین یومیہ اسی سان ٹیم دیئے جاتے ہین۔ علاوہ ازین اونہین عمدہ غذا دیجاتی ہے اور سب پر طرہ یہ ہے کہ رائفلیں اور کارتوس بکثرت اون کے قبضہ مین موجود ہین۔ یہ لوگ جنگ نہ صرف جنگ کی خاطر پسند کرتے ہین بلکہ مال غنیمت کے لئے بھی جو بسا اوقات اطالویون سے لڑنے کے بعد ہاتھ لگتا ہے۔ عرب لوٹ کے اسقدر شایق ہین کہ ترکی فوج کے عین ادارہ خالی کر دینے پر یہ لوگ گھنٹون اون چیزون کے اوٹھالیجانیکا انتظار کرتے رہے جو ان کے ترکی رفقا اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہون۔ جیساکہ ایسی حالتون مین کیمپ کا فرنیچر وغیرہ رہ جایا کرتا ہے شہید ہونے کی حالت مین اونہین جنت کی راحتون اور مسرتون کا پورا اعتقاد ہوتا ہے۔ عربون کی ضروریات زندگی جو عموماً محدود ہوا کرتی ہین ترکون کے ہاتھون بوجہ احسن پوری ہو رہی ہین جنگ سے قبل عربونکو سال بھر جو کی روٹی کھانی ہوتی ہے۔ لیکن موجودہ وقت مین اونہین فرینہ یعنی سفید گیہون کا آٹا دیا جاتا ہے جسے دیکھکر عرب وجد مین آجاتے ہین۔ جنگ سے پیشتر شاید ہی کسی عرب کو بڑی خوش قسمتی سے اپنا اونٹ تین فرانک یومیہ کرایہ پر چلانے کا موقعہ ملتا ہوگا۔ لیکن آجکل ترکی گورنمنٹ سے اونہیں فی شتر یومیہ آٹھ سے دس فرانک تک کرایہ دیا جا رہا ہے۔ عربونکو زمانہ حال کی رائفلون سے مسلح کرنے کی شاندار ومناسب وقت کارروائی کو عثمانی افسرون نے جرأت سے انجام دیکر فائدہ بخش نتائج حاصل کئے ہین۔ ہر ایک شخص کو یقین کرنا چاہیئے کہ جنگ کا آخری نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلے لیکن دنیا کی کوئی قوت مارٹنی اور ماوزر بندوقون او

موجودہ عرب مالکون سے واپس نہیں لے سکتی ہے کیونکہ عرب ہر قسم کی بیکار و
باکار بندوق تہ دل سے پسند کرتے ہین۔ خصوصاً زمانہ حال کی رائیفل کا میگزین
اور اوس کے پرزونکی دریافت کا شوق عرب کو متوالا بنا دیتا ہے۔ چنانچہ وہ
مفلوک الحال شتربان بھی جو نہ ختم ہونیوالے بیابان کے میلہا میل طے کیا کرتا ہے
عموماً ایک پرانی بندوق سے ضرور مسلح ہوا کرتا ہے۔ آتشبار اسلحہ کی ملکیت سے
جوانمردی اور شان ہمت ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ متوفی تھیوڈور بنٹ
اور مینے کسطرح سقوطرہ کے غیر معروف حصون کا سفر کرنے کے بعد عدن پہنچکر
چند قرابینین بہت کم قیمت پر خرید کرکے سلطان کی نذر کی تھیں بعد اس کے
کہ ہمنے سنگی برینڈ صابن سے اونہین خوب صاف کرلیا تہا۔ سلطان نے
بڑی خوشی سے یہ تحفہ قبول کیا تہا۔ اور اوسکی مستقل فوج کے تین اشخاص
نے یکے بعد دیگرے ان قرابینون کا ملاحظہ کرنے کے بعد اظہار مسرت کیا
تہا۔ ترکی خطوط مدافعت مین ایک عرب کے پاس ایک بیش قیمت تحفہ یعنی
اطالوی پلٹن نمبر ۵۲ کا علم موجود تہا۔ جسکی فروخت سے یہ شخص بالکل انکار
کرتا تہا۔ تاہم اس نشان کا بکس جو فی الحال بمقام عزیزیہ نشاط بیے کے کمرہ
مین موجود ہے۔ ایک ترکی سپاہی نے کسی ترکیب سے حاصل کرلیا۔ یہ
اطالوی نشان عرب مذکور کی بیوی کو دیاگیا جو اپنے شوہر کے امتیاز کے
باعث پھولی نہیں سماتی تہی۔ غالباً اس عرب کے خاندان مین یہ جھنڈا
بطور خاص امتیاز کی علامت کے نسلاً بعد نسلاً ورثا کو ملتا رہیگا۔

رسالہ جات کے نامہ نگار اور دوسرے اور اشخاص جنہون نے ترکون اور عربون
کے درمیان سخت دشمنی کی حکایات گڑھ کر اپنی بیوقوفی کا اظہار کیا ہے۔
بظاہر اسلامی اتحاد کی مضبوطی سے ناواقف معلوم ہوتے ہین۔ حالانکہ اٹلی کا

بلا وجہ معقول سلطان کے ایک صوبہ پر حملہ کر دینا ایک ایسا امر ہے جس سے
ساری دنیا کے مسلمان متاثر ہو گئے ہین۔ ایسے مقامات سے بھی جو عام حالات
مین غافل نظر آتے ہین ترکون سے سچی ہمدردی ظاہر کیجا رہی ہے۔ چنانچہ
مثال کے طور پر یمن کو لیجئے جہان گذشتہ ایام مین متواتر شدید معرکے واقع
ہو چکے ہین۔ صنعا کا محاصرہ باغی عربون نے کیا تھا۔ اور جنگ اپنی پوری
رفتار سے جاری تھی کہ اسی اثنا مین اٹلی نے اعلان جنگ کا غلغلہ تمام دنیا
مین مچا دیا۔ جسکا اثر یمن کے باغی سردارون پر یہ ہوا کہ انہون نے سلطان
کی خدمت مین خطوط بھیجکر عرض کیا کہ اسلام کو عام خطرہ کی حالت مین دیکھکر
رسول عربی کے تمام پیرو متحد ہو جانے چاہئے اور تنازعات یمن فی الحال ملتوی کر دئے
جانے چاہئین۔ جنکا فیصلہ اطالیہ سے اختتام جنگ کے بعد کیا جا سکتا ہے
اور فی الحال یہی بہتر ہے کہ سارے جھگڑے طاق نسیان پر رکھدئے جادین
چنانچہ ان باغیون نے ایک لاکھ عرب جنگ طرابلس کے لیئے پیش کئے
اور صنعا سے محاصرہ اٹھا لیا وہ بہادر ترک جنہون نے ایک مدت کثیر التعداد
دشمن کے مقابلہ مین اس شہر کی حفاظت کی تھی تمام جنگی اعزاز کے ساتھ
باہر نکلے۔ انکی تعداد ایکہزار سے بھی کم تھی اور یہ بیچارے فاقہ کشی سے لاغر
ہو رہے تھے۔ یمن کے سردارون کی اس درخواست مین کہ اندرونی تنازعات
ایک مناسب وقت تک ملتوی کر دئے جادین۔ قرون وسطی کی بہترین
بہادری جھلکتی ہے۔ غریب ٹرکی جو بحری بیڑہ نہونے کی وجہ سے مجبور
ہو رہی ہے۔ ایسی حالت مین جبکہ اوسکی بہادر فوجین دشمن تک نہ
پہونچنے سے خون کے گھونٹ پی رہی ہین۔ اگر اپنی غضبناک سپاہ کو
یمن سے نکالکر کسی ترکیب سے بحر احمر کی دوسری جانب آرتھیریا مین خشکی پر

اوتار سکے تو صرف ایک ہفتہ مین یہ واحد اطالین نوآبادی بہ نسبت الحاق
طرابلس کے سلطنت عثمانیہ سے زیادہ باا ثر طریقہ پر ملحق کیجا سکتی ہے۔ اگر
اطالوی۔ ترکون اور عربون کے درمیان نفاق پیدا کرنا چاہتے تھے تو انہین
کسی قدر کامیابی زر روپیہ استعمال کرنے سے ممکن الحصول ہو سکتی تھی اونہین
دریافت کرنا چاہیے تھا کہ عربونکی بدترین خلقت اونکا لالچ ہے۔ چنانچہ بجائے
اسکے کے زوارہ وغیرہ مقامات پر فضول گولہ باری مین پانی کی طرح روپیہ
برباد کیا گیا ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ چند ہزار لائیر عام رشوت پر صرف
کئے جاتے لیکن اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ اطالیون نے یہ طریقہ عمل کسی
حد تک جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ طرابلس مین حسونہ پاشاہ اور اوسکے
حوالی موالی اطالیونکی زرخرید غلام ہین۔ اور ان لوگون نے بے انتہا کوشش
شہر طرابلس کے اطراف غرغریش اور منصور وغیرہ کے باشندگان دیہات
کو ورغلانے کی کی اور اس سے بھی زیادہ بڑا یہ نقص موجود تھا کہ عجیلات
سے سرحد تک تمام ساحل سمندر پر بعض مقامی عربون کے ایمان مین رشوت
کے ذریعے خلل اندازی کر دی تھی۔ زوارہ کے کسی سابق کمانڈینٹ احمد
بن منصور کو اس وجہ سے رشوت دیگئی تھی کہ وہ اطالیونکی فوجکو باسانی
خشکی پر اوترنے کا اہتمام کر دیے لیکن ترکونکی خوش قسمتی سے اس
حرامزادہ کے بے ایمانی قبل از وقت ظاہر ہوگئی۔ چنانچہ اب وہ غاریان
کے جیلخانہ مین سخت سزا جسکا وہ پورا مستحق ہے۔ بھگت رہا تھا اور گو اوس کا
جرم اظہر من الشمس ہو رہا تھا تاہم میری سمجھ مین نہین آتا کہ نشات بے نے
ایسے خطرناک دغاباز شخص کو ابھی تک پھانسی پر کیون نہین لٹکایا ہے
باوجود ان کوششون کے جو اطالیون نے عربون کو وقتاً فوقتاً

رشوت کے ذریعہ سے ورغلانے کی عمل مین لائی ہین اسکے ساتھہ ہی یہ بڑی
حماقت ظاہر کیا ہے کہ جنگ کے ابتدا صلیبی جنگ کی حیثیت سے ظاہر کی ہے
حالانکہ طرابلس افریقیہ مین وہ آخری جگہ ہے جہان اسلام کے آزاد فوجین
بلامداخلت جمع ہوتی ہین - نیز ان لوگون کے مذہبی اصول شدید بلکہ مجنونانہ
ہین - تاہم احمق اطالیون نے بظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلیم فراموش
کرکے عوام الناس کا فر مسلمانون کے مقابلہ مین دوسری صلیبی جنگ کا جوش
پیدا کرنا شروع کیا - اٹلی مین بعض باتصویر پوسٹ کارڈ شائع ہوئے
ہین جن پر ایک بر ساگ سپاہی کی تصویر دکہائی گئی ہے - جو ایک مسجد
پر صلیبی نشان نصب کر رہا ہے - چنانچہ مین نے ان جوش آور پوسٹ کارڈ
دلائیون سے ایک کارڈ فتحی بے کے پاس دیکھا تھا - اطالوی بحری بیڑے نے
اپنی مخبوط الحواسی سے ساحل طرابلس پر عربون کے غریبانہ مکانات
کے تباہی پر مطمئن نہ ہوکر مسجدونکی دیوارون اور چھتونمین بھی گولہ باری سے
سوراخ پیدا کردئے - جنرل کنیوا کی خوف زدہ پیدل سپاہ نے خون
کی پیاس مین بلا سوچے سمجھے عورتون بچونکو بھی علاوہ ہزارون بے گناہ
آدمیون کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا جسکی شہادت مختلف ذرائعہ سے
پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے - ایک جنگی نامہ نگار ایک عرب کا حال
بیان کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے - کہ وہ اپنے بھائی کے اطالوی سپاہ
کے ہاتھون مقتول ہونے کی خبر پاتے ہی بندوق اٹھاکر اون لوگون سے
جاملا جو اپنی وطن اور مذہب کی حمایت مین سر بکف ہورہے تھے لیکن
وہ شریف آدمی جو اخبار نیو یارک ہیرالڈ کو جھوٹی سچی خبرین بھیجا کرتا
ہے - بیان کرتا ہے کہ ترکون اور عربونکے درمیان سخت نفرت موجود ہے

بلکہ اخباری بیوقوفی کے سب سے اونچے کنگورے پر پہنچکر جدت طرازیون ورفشان ہوتا ہے کہ گو عرب لوگ لڑنا نہین چاہتے ہین۔ تاہم ترک اونہیں جنگ کے واسطے مجبور کر رہے ہین سمجھے یقین ہے کہ اگر اس شخص کو ذرا بھی واقفیت اوس تفاوت سے ہوتی جو ترکی باقاعدہ سپاہ اور عربونکی تعداد مین موجود ہے تو وہ ہرگز اس بیوقوفانہ خیال کا اظہار نہ کرتا۔

عرب اون خانمان ملک سے جو دشمن کے جانب دار ہوگئے ہین ایسی صعب ترین دشمنی رکھتے ہین کہ خطرناک تادیب کے بہت سے افعال سرزد ہوچکے ہین۔

بجم جنوری کے پردہ شب مین عربونکی ایک جماعت غرغریش پہونچی اور بعض دیسی باشندونکو جہانتک معلوم ہوسکا ہے تکلیف اور ایذا رسانی مین انہون نے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ جن لوگونکی ساتھ یہ برا برتاؤ روا رکھا گیا تھا وہ در اصل اطالویون کے جانب دار تھی ان تادیب کنندہ عربونکو اطالویون نے ڈاکو بیان کیا ہے اور اخبار گیورڈی اطالیہ بغیر ذرا سی شہادت کے بیان کرتا ہے کہ یہ سرزد اوہی بعض باقاعدہ ترکون سے جنکے ہمراہ بددی ہی تھے سرزد ہوئی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ نتو باقاعدہ ترکون کی موجودگی جو غرغریش کے آس پاس پہلی جنوری کو بیان کی جاتی ہے۔ بالکل جھوٹ ہے یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ اخبار نیویارک ہرالڈ نے مشتاقانہ طریقہ سے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیکر ترکی باقاعدہ سپاہ کو بدنام کرنا شروع کیا۔ لیکن اوسکی لغو بیانون کا اندازہ اس واقع سے ہوسکتا ہی کہ وہ اس قتل اور ظلم کو بجائے غرغریش کے منصورین واقعہ ہونا بیان کرتا ہے اور منصورین پچاش باقاعدہ سپاہ کی موجودگی بتلاتا ہے۔

حالانکہ مین اپنے علم کے مطابق کہہ سکتا ہون کہ اِس جگہ صرف چار آدمی موجود
تھے - اطالوی یہ بھی بیان کرتے ہین کہ کم از کم ایک عورت اور ایک بچہ
اِس رات کے حادثہ مین مارڈالے گئے تھے گو کوئی شخص اِس قسم کے ظالمانہ
افعال کی حمایت نہین کرسکتا ہے تاہم یہ کہا جا سکتا ہو کہ وہ عرب جنہون
نے بیدردانہ طریقہ سے اُن لوگون کو سزا دی تھی جو بڑی بے ایمانی سے
دشمن کے شریک حال ہو گئے تھے زیادہ قابل معافی ہین بہ نسبت اُس
عیسائی سپاہ کے جو اکتوبر گذشتہ مین نخلستان والی خونریزی کی مرتکب ہو چکی
ہے - اطالوی سخت بیوقوفی مین مبتلا ہین - اگر وہ یہ خیال کرتے ہین کہ طرابلسی
عربون نے کچھ بھی قابل لحاظ دوستی یا طاعت قبول کرلی ہے - اطالویون
کی بعض کوششین اس حصول مطلب مین مضحکہ خیز ہین چنانچہ مین مثال
کے طور پر ستارہ دسمبر کا ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہون - اور وہ یہ ہے
کہ اس تاریخ مین ایک بڑی فوج جو دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوئی تھی صنصور
پہونچے اور سلسلہ تار منقطع کرنے کے بعد بڑی عقلمندی سے اپنی
خندقون مین واپس آگئی - بعد ازان اطالویون نے بیان کیا کہ انہون
نے باشندگان صنصور سے اطاعت قبول کروائی تھی لیکن اگر انہین نواح
طرابلس مین اطاعت قبول کرنے والے باشندے دستیاب
ہوگئے تھے تو انہین کم از کم ان نئے دوستون کو عربون کے قدرتی
انتقام سے محفوظ رکھنے مین اظہار جرات سے کام کرنا چاہیے تھا اور اگر غریش
مین اطالین گورنمنٹ کے باضابطہ اطاعت قبول کردہ دیسی باشندے
موجود تھے - تو اس حالت مین جنرل فرگونی کا انھین بالکل غیر محفوظ
چھوڑ دینا ایک ظالمانہ اور پاجی پن کی حرکت تھی - اس حادثہ کے بعد

اطالویون کا قتل و غارت پر شور مچانا جسکے واسطے خود ادنکا اپنا جنرل بالواسطہ ذمہ وار ہے ایک فعل عبث ہے غزغریش جو ایک نخلستانی گانون ہے شہر طرابلس سے صرف چند کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقعہ ہے پس ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ابھی تک اطالوی کس حد تک محصور ہو رہے ہین حالانکہ جنگ جاری ہوئے تین ماہ گزر چکے ہین ورنہ کسی ایک اطالوی سپاہی کے خط سے جو گیارہوین پیدل رجمنٹ مین سارجنٹ ہے اور جس نے یہ خط اپنے ایک دوست کو تحریر کیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ اون کہانیون پر جو عربونکی اطاعت اور وفاداری کے متعلق گڑھے گئین ہین۔ کس قدر کم اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

شہر طرابلس اور ساحل سمندر کے قصبات پر قبضہ پانے کے بعد سے اطالویون نے یہ عجیب و غریب اصول اپنے ذہن نشین کر لیا ہے کہ اس وللایت کی آبادی عام طور پر اطالوی رعایا ہے۔ چنانچہ جو عرب اُن کے مقابلہ مین ہتھیار اوٹھاتا ہے۔ اوسی باغی قرار دیکر گرفتاری کے بعد جلد ہی قتل کر دیا جاتا ہے۔ خواہ تحقیقات کے بعد یا بلا تحقیقات بعض اطالوی افسرون نے الزام بغاوت کو صرف اون عربون تک محدود کرنا چاہا ہے۔ جو اس تھوڑے سے حصہ زمین پر آباد ہین جہان حقیقت مین باثر طریقہ پر اطالوی افواج قابض ہین۔ مثلاً شہر طرابلس کے تمام عرب خاندان جو اطالوی خندقون کے اوس فاصلہ کے اندر سکونت رکھتے ہین جہانتک اطالوی گولیاں کام دے سکتے ہین۔ اطالوی رعایا خیال کئے جاتے ہین۔ لیکن یہ طریقہ عمل صرف بعض اطالوی افسرون تک محدود ہے ورنہ لفظ باغی عام اور وسیع طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دور دراز

غزان کے باشندے بہی جو بیہودہ اعلان الحاق کے وقت سے جنگ مین برابر
شریک ہو رہے ہین۔ لفظ باغی کی شرح مین داخل کئے جاتے ہین اِس
الحاق طرابلس کے متعلق ایک ترکی افسر نے کیا خوب فقرہ کہا ہے کہ بادشاہ
امونا کو ٹھیک ایسی طرح الحاق چین عمل مین لا سکتا ہے لیکن جیسا کہ مسٹر
لیوسن ولف نے اخبار نیشن مورخہ ۱۱- نومبر مین صاف طور سے ظاہر کر دیا
ہے کہ لفظ باغی کی زیادہ سے زیادہ وسیع تشریح بہی اون دیہیون
کو شامل کرنے مین جو حملہ آور فوج کے بالکل قریب رہتے ہون۔
جنگ کے قواعد اور رواج کے مطابق بالکل ناواجب ہے غالباً مسٹر ڈی
ایم میسن کے سوال کا جو جواب دار العوام مین دیا گیا ہے وہ لفظ باغی کی
غلط تشریح پر مبنی تہا اور اس قابل نہین تہا کہ ہمارے یا کسی اور پُر معلومات
فارن آفس سے دیا جاتا اون مباحثون کو ذہن نشین رکھتے ہوئے جو
مختلف بین الاقوامی کانفرنسون مین اس مسئلہ پر ہو چکے ہین۔ لفظ باغی
کی تشریح دلچسپی سے خالی نہین ہے۔ یعنی یہ مسئلہ کہ ایک مدافعت کنندہ
ملک کی عام آبادی کی کیا حیثیت ہوا کرتی ہے ۱۸۷۰ء کی جنگ مین جیسا کہ
عام طور پر معلوم ہے جرمنی نے اون فرانسیسی کاشتکارون کو جو حملہ آور
ون کے مقابلہ مین حب وطن کے باعث آمادہ پیکار ہو رہے تہے جنگ جو
تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ایسی حالت مین جبکہ وہ ایک وردی پہنے
ہوئے دشمن سے جنگ کر رہے تہے کاشتکار حملہ آورون کے جنگی حقوق اور
مراعات کو بالکل تسلیم نہین کیا کیونکہ یہ بیچارے بجائے وردی کے معمولی
غریبانہ کپڑون مین ملبوس تہے۔ چنانچہ انہین گرفتاری کے بعد قتل کر دیا
جاتا تہا۔ لیکن کاشتکارونکی بہی یہ حالت تہی کہ جرمنی سنتریون کو چاقو یا

بندوق سے قتل کیے بغیر چین نہ لیتے تھے اور عام طور سے افسرون اور
سپاہ کو بہت دق کیا کرتے تھے۔ مختصراً جرمنی کے پاس بظاہر ایک معقول
وجہ اس سخت برتاؤ کی جو اُس نے ان بلاوردی فوجون کے ساتھ روا رکہا
تہا موجود تھی۔ اس پر بھی عام رائے اس شدید طرز عمل کے برخلاف بھڑک
اٹھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دول یورپ کے نائب ۱۸۷۴ء کی ایک کانفرنس مین
جو فوجی جنگ کے قوانین کے متعلق برسلز مین منعقد ہوئی تھی شریک
ہوئے چنانچہ اس کانفرنس کے خاص مسائل مین وہ مسئلہ بھی موجود تھا
جو آئندہ ہر کی خونریزی پر عاید کیا جا سکتا ہے کانفرنس مذکور مین بلا اختلاف
تسلیم کر لیا گیا تہا کہ ایک محصور آبادی کے "تمام قابل جنگ باشندے
باضابطہ جنگجو تسلیم کیے جائین لیکن دو سلطنتون یعنی روس اور جرمنی نے اس
بات کے تسلیم کرنے سے انکار کیا کہ اس سرزمین کے باشندے جس پر پورے طرح
قبضہ کر لیا گیا ہو فوجی حقوق و مراعات حاصل کر لین۔ ان دو بڑی فوجی
طاقتون کے وکلا نے مندرجہ ذیل تحریک کی تائید چاہی "دد ایسی آبادی
سے تعلق رکہنے والے اشخاص جس کے ملک مین کسی فریق جنگ کی قوت
قائم ہو چکی ہے۔ اُس کے مقابلہ مین مصروف پیکار ہونے کے باعث
جنگی قیدی نہ سمجھے جا کر انصاف کے حوالے کیے جا سکتے ہین" انگلستان
فرانس اور اٹلی کی سرکردگی مین تمام دوسری طاقتون اور چھوٹے چھوٹے
ممالک نے اس تجویز کی سختی سے مخالفت کی اور یہ عجیب بات ہے کہ خود اٹلی
کے نائب کونٹ لنزا نے اس تحریک کے رد کی تجویز پیش کی تھی۔ اس
موقعہ پر فرانسیسی نمایندہ نے مندرجہ ذیل تقریر کی تھی۔ "وہ قبضہ کے باعث
حق ملکیت پیدا نہین ہوتا ہے جب تک صلحنامے کے ذریعے سے قابض کے

مقبوضہ ملک حوالہ نہ کیا جائے اوس وقت تک اگر عہد گی نہین تو بخیال انصاف
اونہین قانون کے تابع فرمان ہوتے ہین جو قبضہ سے قبل نفاذ پذیر ہوا
کرتے ہین اور بہ ظاہر طور سے ایک سخت تدبیر ہوگی کہ اونہین مذکورہ بالا
قوانین سے خارج کردیا جائے ۔ پس ایسی حالت مین اگر وہ بغاوت اختیار
کرین تو اون سے بزور شمشیر مقابلہ کیا جائے اور اگر اسکے بعد مفتوح ہو جائین
تو اُن سے باضابطہ جنگ جو کی حیثیت کے سوا اور کسی قسم کا برتاؤ نہین کیا جا سکتا
ہے ۔ لارڈ ڈربی نے بہ حیثیت ایلچی انگلستان مختصراً و مدبرانہ وضع سے بیان
کیا کہ " ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کسی ایسے عہد نامے مین شریک ہونے سے
انکار کرتی ہے جس کے نتیجہ سے دست دراز جنگجوون مین آسانی پیدا ہو جائے
اور محصور باشندون کے مدافعتانہ حب الوطنی کے حملون مین کمی آجائے "
مقام حیرت ہے کہ گذشتہ موسم سرما مین ہمارے ذمہ دار وزیر سے اس
قسم کا سوال کیے جانے پر جس کا مسئلہ مذکور سے تعلق تھا ۔ دار العوام کو
کہا یہ جتلایا گیا ہے کہ اطالوی تادیب کسی نہ کسی طرح مہذب قوانین جنگ کے
برخلاف نہ تھی ۔
مسٹر لیوسین دولت دریافت کرتے ہین کہ کسی مقبوضہ سرزمین مین بغاوت کا
ظاہر ہونا گو قوانین جنگ کی خلاف ورزی فرض کر لیا جائے تاہم ایسی
سزائین جو ملکی قوانین سے امتیاز رکھتی ہون ۔ آیا جائز کہی جا سکتی ہین ؟ ۔
بہ صاف ظاہر ہے کہ وہ تین دن جن مین خوف اور خونریزی کا بھوت
اطالویون کے سر پر سوار اور بدنامی کا کبھی کبھی نہ مٹنے والا دھبہ اپنی سیاہی اور
وسعت برابر بڑھا رہا تھا ۔ ایسے رستخیز کا زمانہ تھے کہ مختصر تحقیقات کے
لیے بھی بمشکل ہی کوئی بہانہ پیش کیا جاتا تھا ۔ چنانچہ بوڑھون ۔ بچون ۔ عورتون

مجرموں اور بیگناہوں کا قتل اور ہلاکت ایک بالکل من مانی کارروائی تھی۔ اس قسم کی تادیب یا سرکوبی کی اجازت کسی زمانہ یا کسی منظور شدہ قانونچہ رسم و رواج جنگ میں نہیں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۸۶۷ء میں اطالوی کونٹ لنزا کا خیال تھا۔ کہ صرف جرمانہ با ضابطہ طور پر قوانین جنگ کی خلاف ورزی کی سزا قرار دیا جانا چاہیئے۔ مذکورہ بالا طرز عمل کے متعلق نکتہ چینی کا یہ مروجہ اطالوی جواب کہ عرب رسم و رواج جنگ کے پابند نہیں ہیں۔ (حالانکہ قتل عام کے وقت یہ رائے بالکل مفروضہ تھی) لہذا اپنے طرز عمل میں ہم بھی آزاد ہیں۔ نقص سے پاک نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسپر خود اطالوی کونٹ لنزا کی رائے جو بصورت اعتراض بہترین معقولیت سے وارد ہو سکتی ہے یہ ہے کہ "قوانین جنگ کی کسی ایک فریق سے خلاف ورزی ظاہر ہونے پر فریق ثانی ان قوانین کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا ہے"

میں دریافت کرنیکا خواہشمند ہوں کہ اس اطالوی بیان کی کیا وقعت ہو سکتی ہے کہ نخلستان کے عربوں نے جنرل کنادا کے کسی اعلان یا کسی اور تدبیر کے باعث متاثر ہو کر سلطان سے وفاداری ترک اور اٹلی کی پرامن رعایا بنجانا قبول کر لیا تھا۔ گو بعض بڑے آدمیوں نے جنہیں حسونہ پاشا بھی شامل ہے اطالیوں سے رشوت لیکر طرابلس میں نئے دور سلطنت کو تسلیم کر لیا تاہم یہ ممکن نہ تھا۔ کہ ان حرامزادوں کی بے ایمانی اون ہزاروں عربوں پر بھی اثر کر جاتی جو کھجور کے درختوں کے زیر سایہ اپنی جھونپڑیوں میں مسکن گزین تھے۔ یہ غریب آدمی "اعلان" پڑھ نہیں سکتے ہیں۔ چنانچہ اسبات سے بالکل مطلع نہیں تھے کہ اونہیں اطالوی رعایا تصور کیا جاتا تھا

علاوہ ازین ایک عرب تقریباً اپنی ہر ایک چیز دنیا دی املاک مین سے ہاتھ سے دے بیٹھنا زیادہ پسند کرتا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی بندوق خواہ وہ کیسی ہی باکار یا بیکار کیون ہو۔ اوسکے قبضہ سے نکلجائے۔ قصہ مختصر عربون نے اپنے ہتھیار چھپا دئے تھے۔ جنہیں موقعہ پاکر دشمن کے خلاف اسی طرح عمل کیا جیسا کہ فرانسیسی کاشتکار کرچکے ہین یا انگلستان کی اہل دیہات اپنے ملک مین بحالت مدافعت عمل مین لائینگے واقعات گذشتہ کی پوری رفتار ہر ایک جنرل اسٹاف جو خبط اور خود پسندی سے پاک ہو وقوع پذیر ہونے سے پیشتر ہی قیاس کرسکتا تھا۔ اطالوی اخبارات کے جلد بھڑک اوٹھنے والے نامہ نگار بھی اپنی سپاہ کی طرح حواس باختہ ہوگئے چنانچہ مین بطور مثال اخبار اسٹامپا کے نامہ نگار کی تحریر کا ایک حصہ درج ذیل کرتا ہون "مین دوبارہ نخلستان مین تیغ زنی پر زور دینا چاہتا ہون تاکہ عربون سے یہ مقام بالکل پاک کردیا جائے اور کسی دیسی باشندے کو کسی عذر پر بھی خندقون اور شہر کے درمیان باقی نہ چھوڑا جائے بلکہ جو شخص اسجگہ پایا جاوے خواہ وہ غیر مسلح ہی کیون نہو دغابازکی موت مار ڈالا جائے"۔ اسی قسم کا مصالحہ ہمارے بہادر قلم فرسا صاحبون نے بھی افواج جنوبی افریقہ کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبارات کو ارسال کیا تھا جسمین بوئرون سے ۲۵ میل فاصلہ پر ایک غیر آباد کھیت مین "اعلان" نصب کئے جانے کے بعد جس کے ذریعہ سے اصولی طور پر بوئر لوگ انگریزی رعایا فرض کرلئے گئے تھے۔ اون کے انگریزی فوج سے مصروف کارزار ہونے کے متعلق کینہ توز خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔

بڑے دن سے دو ہفتہ پیشتر ایک اور زیادتی فوجی قانون کے لباس

میں اطالیوں کے ہاتھوں سرزد ہوئی جس کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ ان حملوں کی اثنا میں جو ابتدائے جنگ سے اطالوی حملہ طرابلس ۲۶ نومبر تک متواتر عربوں کے ہاتھوں واقع ہوتے رہے تھے۔ ایک مرتبہ حملہ آوروں کی ایک بڑی تعداد دشمن کی صفیں چیرتی ہوئی نخلستان اور شہر میں پہونچ گئی۔ چنانچہ ایک یہودی نے جو ان واقعات اور بعض ایسے حملہ آوروں کے ناموں سے واقف تھا جنہوں نے دوبارہ اپنے سابق مکانات میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ اطالیوں کو خبر پہونچادی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چودہ آدمی گرفتار کر لیے گئے اور انھیں مختصر تحقیقات کے بعد بغاوت اور جاسوسی کے الزام میں ایک میدان میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ جب عزیزیہ میں مقیم عربوں کو اس سانحہ کی خبر پہونچی تو وہ غصہ میں آپے سے باہر ہو گئے ان چودہ آدمیوں کے منصفانہ قتل نے سینئر ڈی فلس پر بھی گہرا اثر پیدا کیا جو سسلی کے فرقہ اشتراکیہ کی جانب سے پارلیمنٹ کا ممبر ہے۔ اس شخص نے اپنے سیاسی اور اخلاقی ضمیر کی خوب نظر بندی کی تھی۔ تاکہ جنگ کے متعلق فرقہ اشتراکیہ کا جوش ظاہر کر سکے واضح رہے کہ یہ کام کچھ زیادہ آسان نہ تھا۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ امید کے برخلاف بلا خون بہائے اور روپیہ صرف کرکے جنگ جاری نہیں رکھی جا سکتی ہے۔ تاہم اس کا عجیب اخلاقی اشتراکی سانگ اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور آخر کار اس نے اخبار گیورنیل ڈی ایٹیلو میں اقرار کیا کہ ہم طرابلس کے لیے اس کا جوش و خروش بہت کچھ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ نہ صرف عزیزیہ میں بلکہ ہر ایک ترکی

چوکی میں جسے میں دیکھ چکا ہوں سامان خوراک کی بڑی کثرت تھی اور مجھے اس علم سے خوشی ہوئی کہ نئی فوجی انتظامات کے زیر اثر فوج کو بہت اچھی غذا دیجاتی ہے۔ جس سے بہتر کسی یورپین فوج کو بھی غالباً باستثناء انگریزی فوج کے میسر نہیں ہوتی ہے گو ترکی فوج کی ظاہری حالت خوشنما نہیں ہے کیونکہ اون کی وردی اور جوتے پھٹے ہوئے اور میلے دیکھے گئے تاہم ان لوگوں کو روزانہ تین قسم کا کھانا مثلاً بھونا ہوا گوشت، عمدہ ترکاری اور نہایت مزیدار پلاؤ۔ دیا جاتا تھا۔ لنشاطبے اور دیگر افسر بھی وہی کھانا کھایا کرتے تھے جو عام سپاہ کو میسر ہوا کرتا تھا۔ افسر اور سپاہی سب کے کھانا کھانے کا طریقہ ایک ہی تھا۔ یعنی کئی کئی آدمی حلقہ باندہ کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور اون کے بیچ میں ایک بڑی رکابی جسمیں کھانا بھرا ہوا رہتا تھا رکھدی جاتی تھی اور حاضرین اپنی انگلیوں سے اس رکابی میں سے کھانا نکالکر کھایا کرتے تھے۔ افسرون کے پاس سپاہی خدمتگار تعینات تھے۔ جو کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دہونے کے لئے تولیہ اور صابن اور سلفچی لایا کرتے تھے یہ حالات دیکھکر مینے عبدالحمید کے بڑے عہد کو یاد کیا جس میں سپاہ کے ساتھ بری طرح بے پرواہی برتی جاتی تھی۔ فی الحال نئی وضع کی ترکی فوج کا اہتمام خوراک اسقدر عمدہ نگرانی کے زیر عمل موجود ہے کہ ایک جرمنی افسر بھی معترف ہے کہ ترکی فوج کو نہایت اچھی غذا دیجاتی ہے میرا ایک مسلمان دوست جو فرانسیسی فوج میں ملازم رہ چکا ہے مجھسے بیان کرتا تھا کہ عثمانی فوج کا راشن ہر طرح اوس راشن سے نہایت ہی بہتر ہوتا ہے جو اس شخص کو فرانسیسی فوج مین ملا کرتا تھا۔ طرابلس میں قہوہ کی نایابی پر تعجب ہوا۔ اون چھوٹے چھوٹے قہوہ خانون کے سوا جو عنزیلات

اور زدا یہ مین موجود ہین دوسری جگہ مشکل سے قہوہ پایا جاتا ہے ترک اور عرب
چائے پسند کرتے ہین ۔ جسکو اسقدر جوشش دیتے ہین کہ بالکل تلخ ہو جاتی
ہے ۔ اِس تلخی کو کم کرنے کے لئے آدہی پیالی شکر ڈالی جاتی ہے ۔ چونکہ آجکل
شکر کی قیمت تقریباً چھہ فرانک فی کیلو ہے اسوجہ سے ترکونکی چائے نوشی
مہنگی ہو رہی ہے ۔ جب کبھی مین ایک عمدہ چائے کی پیالی اپنے سنتری یا کسی
اور مستحق ترک یا عرب کو پلا دیتا تو یہ لوگ شکر گزاری کے ساتھہ میری شکر
کی ٹکیون کے متعلق اپنا تعجب ظاہر کرتے ۔ چونکہ یہ الجینوا قرص جنہین عرب
لوگ انگریزی شکر کہا کرتے ہین چھہ پنس پر خریدے جا سکتے ہین ۔ پس
یہ ظاہر ہے کہ یہ قرص طرابلس مین چائے یا قہوے کے ساتھہ بہت کم
لاگت پر استعمال کئے جا سکتے ہین ۔ علاوہ ازین سفر مین بہت آسانی
کے ساتھہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہمراہ جا سکتے ہین عرب لوگ شکر
کو بڑے بڑے ٹوکرون مین لیجانے کے عادی ہین ۔ جسکی وجہ سے بہت
نقصان ہوتا ہے ۔ کیونکہ ا ۔ (تو لکڑی سے توڑنے کے باعث اس کا
کچہہ حصہ زمین پر گر جاتا ہے دوسرے بحالت سفر ٹوکرون مین سے زمین
پر گرتا رہتا ہے ۔

بظاہر روٹی اور کھجور بے قاعدہ فوج کی معین خوراک معلوم ہوتے تھے ۔
جسکے خاتمہ پر تھوڑی سی چاء بھی پلائی جاتی تھی بشرطیکہ کیمپ قیام کی حالت
مین ہو ۔ کھجورونکی گٹھلیان اونٹون کے لئے جمع کر لی جاتی تھین ۔ کیونکہ یہ کسی
قدر خطرناک غذا اونٹ کے معدے کے لئے مفید خیال کیجاتی ہے اور گو یہ
عجیب جانور گٹھلیون کے کھلائے جانے کے وقت بری طرح بلبلایا کرتا
ہے تاہم اوسکا مالک زبردستی منہ چیر کر حلق مین پہونچائے بغیر باز

نہین رہتا جیساکہ لندن مین سفر یجیٹ غور تونکو بہ مشکل کھانا کھلایا جاتا ہے
دوران عمل مین شتربان اونٹ کے نرخرے پر ہاتھ پھیر رہتا ہے تاکہ
مذکورہ بالا غیر مرغوب خوراک جلد جلد پیٹ مین پہونچ جائے۔ حکیم سقراط
ایک بسیار خورکا حال بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ دیوتاؤن کے
ذریعے سے اپنی گردن کی درازی کا بدین خیال بہت خواہشمند تہا۔ کہ غذا کو زیادہ
فاصلہ طے کرنے کے باعث اوسے زیادہ مسرت حاصل ہوگی۔ یہی حالت
ارتقاکی اس عجیب مخلوق یعنے اونٹ پر منطبق کی جاسکتی ہے جسے قادر مطلق
نے لمبی گردن عطا کرکے فراہمی خوراک مین مخصوص آسانی پیدا کردی ہے
بظاہر ناممکن الاختتام سفرکی اثنا مین تو ہر یاکسی اور درخت پر کبھی کبھی اونٹ
کے چھلکے سے منہ مارنے پر سوا خیال کیا کرتا ہے کہ اس قسم کی بے تکلفانہ
مسرتین اس غریب جانور کے بیڈول جسم کی ساخت کے باعث جس مین
چستی یا خوبصورتی کی کوئی علامت ہویدا نہین ہوتی ہے۔ اور بھی بڑھ سکتی
ہین۔ عربون کے پاس خیمون کی تعداد کم تھی۔ پس اکثر عرب جہان جی چاہتا
تہا بیٹھ جاتے تھے اور تمازت آفتاب وغیرہ سے پناہ پانے کے
لیئے گھوڑون کے چھپر دیوارون کے سائے وغیرہ ان لوگون کے لیئے
کافی تھے۔ اکثر عرب اپنے بیوی بچے بھی ساتھہ لیتے آئے تھے جو ایک
ایک یا کئی کئی خاندانون کا مجمع بنائے ہوئے ادہر اودہر چھوٹے چھوٹے
غارون مین ٹھیرے ہوئے تھے جنپر ٹاٹ یا خیمے کے ٹکڑے اپنی موجودگی
کے باعث باد و باران سے کسی قدر امن کا ذریعہ ہو رہے تھے۔ پہاڑ
کی مشرقی جانب جو چند غار قدرت نے بنا رکھے ہین۔ اون کے مکین زیادہ
آرام وہ حالت مین رہائش رکھتے تھے۔ ایسے آدمی جنہین پناہ کی کوئی

جگہ بھی مل نہیں سکتی تھی آسمان کے نیچے بڑے بڑے گروہ بناکر جن میں مرد، بچے
عورتیں اور اونٹ شامل تھے۔ ساری رات آگ تاپتے گزار دیتے تھے
حالانکہ برودت شب بشدت محسوس ہوا کرتی تھی۔ میں خوش قسمتی سے اپنے
تمام زمانہ قیام طرابلس میں ایسی شدید بارش کے مشاہدہ سے محفوظ رہا جو ہمارے
عزیزیہ جیسے کیمپ کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث ثابت ہوتی اور گو مجھے کبھی کبھی
مینہ برستے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا تاہم ایسی خوفناک بارش جو صرف ایک
یا دو گھنٹوں میں پہاڑ کے دامنوں میں زمین کاٹ کر نالے جاری کر دیتی
ہے واقع نہیں ہوئی ورنہ میرا چھوٹا سا نازک خیمہ معہ تمام اشیا
کے نشیب کوہ پر کبھی کا بہ گیا ہوتا۔

ہر ایک نامہ نگار کو روزانہ دو عمدہ قسم کے نان فوجی تنور خانہ سے دیے
جاتے تھے۔ علاوہ ازیں ضرورت کے مطابق ہم نے اپنے کھانے کا علیحدہ اہتمام بھی
کر رکھا تھا جس کی صورت یہ تھی کہ سینگ رائٹ اور اوسلر جو باہم شریک طعام تھے۔
اپنا کھانا سلیم سے پکوایا کرتے تھے میں اور ہلال احمر کے اسٹاف کے ساتھ کھانا
کھایا کرتے تھے جنگ اور ایسے مقامات میں سفر کرنے سے جہاں انسانی گذر بہت کم ہوا کرتا ہے
آدمی کو تجربہ ہو جاتا ہے کہ اپنے ساتھ کیا ضروری سامان لانا اور کس غیر ضروری بار سے
بچا رہنا چاہئے چنانچہ میں اپنی تجربات سے مدد لیکر مچھلی شوربہ گوشت اور کراس اینڈ
بلیکول کے تیار کردہ مربون وغیرہ کی ایک معقول تعداد و مقدار اپنے
ہمراہ لیتا آیا تھا علاوہ ازیں بی جنبکے سپرد میرا انتظام
خانہ داری تھا۔ اشاروں کے ذریعہ سے
سستی قیمتوں پر گوشت۔ پرند۔ انڈے۔ آلو۔ گاجر
اور سرخ مرچ وغیرہ کھانا پکانے

کے لئے خرید لایا کرتا تھا مختصر یہ ہے کہ میں اور میرا رفیق سفر بحالت
قیام بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے تھے۔ پھینٹے ہوئے انڈے دم پخت مرغ
روٹی۔ میوہ عمدہ قہوہ یا چاء یہ سب اشیا خورد و نوش ہمیں ایک بیابان میں میسر تھیں
جہاں کوئی شخص معقولیت کے ساتھ اور زیادہ سامان خوراک کا طالب نہیں
ہوسکتا ہے۔ میں اور بی حفظ صحت کے اور احتیاطوں کے علاوہ جنکا بخت ویز
طعام سادہ میں خیال رکھا جاتا تھا۔ طولانی سفر پیدل طے کیا کرتے تھے۔ ایک
مرتبہ ہم دونوں نے چار دن میں ایک سو میل پیدل سفر طے کیا اور بحالت
سواری میں کامل تیرہ گھنٹے گھوڑے کی پشت سے جدا نہیں ہوا تھا۔ الغرض طرابلس
سے روانگی کے وقت میں اور بی ہر دو وحشیوں جیسی عمدہ تندرستی سے
مزیں ہو رہے تھے ہمنے اصول حفظ صحت کا اس درجہ خیال رکھا تھا کہ بغیر جوش
دئے پانی نہیں پیا کرتے تھے۔ اور کھانے کے تمام برتن پرمین گینٹ آف
پوٹاشش سے دہوئے جاتے تھے۔ جو کیمپ میں تندرستی کے لئے بہت
فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے حفظ صحت کے دوسرے عام قاعدے
جنکی پابندی فائدہ سے خالی نہیں ہے درج ذیل کرتا ہوں۔ فلالین کی پیٹی
جو ہیضہ سے محفوظ رکہنے میں مفید ثابت ہو چکی ہے۔ اگر تمام دن نہ ہو سکے تو
سورج غروب ہونے کے بعد ضرور باندہ لینی چاہیئے کہانا کہانے کے
بعد تھوڑی بھوک ضرور باقی رہنی چاہئے۔ رات کی سردی میں غسل سے بالکل پرہیز
کرنا چاہیئے جو کچھ غذا کہائی جائے وہ ریت وغیرہ
کی وجہ سے کرکری نہونی چاہیئے ورزش کی وجہ
سے جسم گرم ہو جانے کے بعد بستر پر لیٹ
جانا چاہیئے۔ یا ایک دبیز تولیہ سے جسم صاف کرنیکے بعد

دھلا ہوا قمیص یا واسکٹ پہن لینی چاہیئے واضح رہے کہ ٹھنڈا پسینہ ہمیشہ پرخطر ہوا کرتا ہے علاوہ ازین ہر ایک قسم کی شراب سے پرہیز کرنا چاہیئے اور جوش دیئے ہوئے پانی کا بکثرت استعمال رکھنا چاہیئے۔ اور اگر برتن دہونے کے لیئے کھولتا ہوا پانی میسر نہ ہوسکے تو تھوڑا سا پرمینگنیٹ کا تیز عرق پانی کے اندر ڈالکر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رکھنے کے لایق ہے۔ کہ پانی کے جراثیم ہلاک کرنے اور برتنونکو اچھی طرح دھلوانے سے کچھہ فائدہ نہیں ہوسکتا ہے۔ اگر رکابیان پیالیان۔ چھری اور کانٹے ہیضہ کے لاکھون جراثیم سے متاثر ہونے کے لیئے کھلے ہوئے چھوڑ دیئے جائین۔

ہماری تمام احتیاطون کے باوجود ہی سرائیت مرض کا ایک راستہ کھلا ہوا تھا۔ جسے بند کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ کیونکہ کیڑون کی نیش زنی جسم مین جراثیم پہونچانے کا ایک لاعلاج وقت تھی گو یہ سرخی دلچسپی سے بالکل خالی بلکہ مکروہ ہے۔ تاہم اسکا بیان اسوجہ سے ضروری خیال کیا گیا کہ صوبہ طرابلس مین امیر اور غریب بڑا اور بچہ کوئی بھی اس تکلیف سے نہ بچ سکا۔ اور یہ تکلیف اس درجہ سخت تھی کہ اوسکا اظہار میرے لئے قابل معافی تصور کیا جائیگا۔ علاوہ مکھیون کے جو بہت دق کیا کرتی تھین اون سے بھی زیادہ سخت دشمن مچھر تھے جنھون نے ہماری زندگی کو ناقابل برداشت بوجھہ بنا دیا تھا۔ مچھرون کا پہلا حملہ بسبرطرین مین محسوس ہوا جسوقت کہ مین زمین پر لیٹا ہوا تھا اور مین سچ عرض کرتا ہون کہ اوسوقت سے واپسی ٹیونس تک دن یا رات میں کسی وقت بھی ان سے

چین نہیں ملا اور ہم سب لوگ ان ایذا رسان کیڑون کی موجودگی سے بالکل بے بس دکھائی دیتے تھے ہمارے تمام جسم سر سے پیر تک نیشزنی کے باعث گدے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ جس سے اس قدر تکلیف ہوتی تھی کہ مین نے مختلف چھہ مرتبہ پانچ گرین ورونل خواب آوری کے لیئے استعمال کی تھی گو ہمین نوشادر کے استعمال کرنے سے کسی قدر چھٹکارہ میسر ہو جایا کرتا تھا۔ تاہم کیڑونکی اس قدر کثرت تھی کہ اس علاج سے زیادہ تسکین نہین ہوتی تھی۔ اور نہ گندھک ہی کا مرہم کوئی معقول علاج کا کام دیتا تھا۔ ترکی حمام مین پہنچکر جسم کو اچھی طرح ملکر نہانے کے وقت تک سوائے زبانی شکایت اور برداشت کے کوئی دوسرا چارہ نہین تھا علاوہ اوس جسمانی تکلیف کے جو نیشزنی سے پہونچتی تھی اور بعض اوقات ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی یہ پریشان کن خیال بھی ستاتا رہتا تھا کہ یہ خوفناک ملاقاتی کہان سے آتے ہین اور اپنے ڈنک کے ذریعہ سے کیا چیز میری نسون اور پھٹون مین پہونچا جاتے ہین۔ جب کوئی شخص ہیضہ کی نعشین اوس مقام سے چند گز فاصلہ پر دیکھتا ہے۔ جہان اوسکے کپڑے رات کے وقت رکھے رہا کرتے ہون تو ان چیزون سے اوسے غصہ اور تشویش آور خیالات پیدا ہونے لگتے ہین۔ انگلستان کے سب سے بڑے جدت طراز زندہ ناول نویس نے متعدد مرتبہ بڑی فصاحت سے کیڑون کی روز افزون کثرت اور خطرناک زندگی کا ذکر اور اون کے **حملہ** کا بیان کتاب موسومہ

دیوتاؤں کی غذائیں دلچسپ طریقہ سے کیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ دریافت کرنا چاہے کہ کیڑوں کی تکلیف بہ حیثیت قومی سزا کے کیا چیز ہے تو اُسی بپاطرائلس جانا چاہیے

کوہ غاریان

اطالویوں نے نہ صرف مغربی جانب پیش قدمی میں منہ کی کھائی بلکہ مشرق کی طرف بھی اُنکی دُرگت تباہ کُن وڑاونی شکل میں ظاہر ہوئی پس یہ صاف ظاہر تھا کہ حملہ آورین کسیقدر زیادہ عرصہ تک کوئی جارحانہ کارروائی اپنی جانب سے عمل میں نہ لائینگے۔ نیز یہہ کہ حقیقی جنگ کے نقطۂ خیال سے مطابق فی الحال کوئی نیا واقعہ اثناء قیام عزیزیہ میں مشاہدہ نہ کیا جائیگا چنانچہ مینے سلسلہ غاریاں اور اسی نام کے ایک موضع کو دیکھنے کیلئے جس میں ایک بڑا شفاخانہ مخصوص روبہ اصلاح مریضوں کے لئے موجود ہے موجودہ حالات کو معاون پاکر روانگی کا تہیہ کیا۔ ۲۰ دسمبر کو مینے ایک درجن اونٹوں کا رسالہ جنمیں ہر ایک اونٹ پر ایک ترکی مجروح یا بیمار فوجی سوار تھا۔ غاریاں روانہ ہوتا دیکھا۔ گو زخمی یا مریض بخش کے لئے سواری شتر خالی از کلفت و کوفت نہیں ہوسکتی تاہم مجبوراً اسی سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ طرابلس کے راستے کسی اور سواری کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ سفر غاریاں کے لئے مسٹر مانٹنگ کو اطالوی باربرداری گاڑی کا ایسے زمانہ میں دیا جاتا جبکہ اعلےٰ ترکی افسر جنکی جسمانی حالت مسٹر موصوف کے مقابلہ میں بہت زیادہ خراب ہورہی تھی اور بیابانوں میں اونٹ پر تکلیف دہ سفر

کر رہے تھے ترکوں کی ہمدردی کو جو وہ غیروں سے رکھتے ہیں ظاہر کرتا تھا۔

شام کے وقت میں بازار پہونچا تاکہ ایک جاندار اونٹ سفر کے لئے کرایہ کروں فتحی بے نے براہ مہربانی پیشتر ہی سے ایک گھوڑا دینے کا وعدہ کیا تھا موجودہ جنگ کے زمانہ میں گھوڑے یا اونٹوں کا ملنا عزیزیہ میں بہت مشکل ہو رہا تھا کیونکہ گھوڑوں کی وہ محدود تعداد جو نشاط بے شہر طرابلس سے اپنے ساتھ لایا تھا یا عربوں سے خریدے گئے تھے فوجی خدمات کی کثرت کے مقابلہ میں بہت کم تھی علاوہ ازیں تمام عمدہ قسم کے گھوڑے رسالوں اور چوکیوں میں درکار تھے پس عزیزیہ میں جو جانور موجود تھے وہ خراب حالت میں پائے جاتے تھے آجکل اونٹوں کے مالکوں کو معقول آمدنی ہو رہی تھی کیونکہ فوج کو ہر ایک قابل دستیاب اونٹ درکار ہو رہا تھا گورنمنٹ بہت گراں کرایوں پر اونٹ حاصل کر رہی تھی اور آخیر سال پر تو یہ حالت ہو گئی تھی کہ فوجی ضروریات کے لئے چھ سے آٹھ فرانک تک یومیہ کرایہ اونٹوں کے لئے دیا جاتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی چیز عربوں میں اس جنگ کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے درکار تھی تو وہ عجیب مالی فائدہ تھا جو تمام تجارت کو موجودہ حالت میں پہونچ رہا ہے شتربان اور اونٹوں کے مالک اپنی خوش قسمتی سے پورا فائدہ اوٹھا رہے ہیں چنانچہ طرابلس کے اندرون ملک میں ہر جگہ بیابانی راستوں پر چھوٹے بڑے کاروان مال و اسباب سے لدے ہوئے مختلف چوکیوں کو جاتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں عمدہ گھوڑے بڑے شوق سے بہت گراں قیمت پر خریدے جاتے ہیں جنکی دستیابی بہ مشکل عمل میں آتی ہے کپتان شیلیم نے

ایک تندرست گھوڑا چھبیس ۲۶ پونڈ قیمت پر خریدا تھا یہی ایک سب سے
اچھا گھوڑا اپنے تمام زمانہ قیام طرابلس میں دیکھا تھا غازیان میں ایک ترکی
افسر نے جو عرصہ تک جنوبی ٹیونس میں آوارہ گرد رہا اور آخرکار سرحد کو
کسیطرح عبور کر گیا تھا مجھسے بیان کیا کہ اوس نے ایک گھوڑا چالیس ۴۰ پونڈ
قیمت پر خریدا جو مثل کپتان ہٹلیم کے گھوڑے کے مضبوط اور توانا نہیں تھا
طرابلس میں آجکل تجارت خوب چمک رہی ہے بڑے بڑے دیہات
اور قصبات میں خریداروں سے بازار بھرے ہوئے ہیں گوشت ترکاری
میوہ شکر چار کوئلہ وغیرہ وغیرہ بکثرت فروخت کئے جاتے ہیں چنانچہ
آجکل تاجر منفعت کثیر کے باعث بہت خوش ہو رہے ہیں اکثر مقامات
میں عورتیں اور بچے ایندھن کا ڈھیر لگائے ہوئے بیٹھے پائے جاتے ہیں۔
اور ایک چھوٹا سا مٹھہ ایک پیسہ میں فروخت کیا جاتا ہے یہ ایندھن
مزیدار غلاطہ پکانے کے کام میں آتا ہے یا عرب جنگ جو ہونگے جو رات
کو سردی سے بچنے کے لئے آگ تاپتے ہیں اونٹوں کی اسقدر کثرت ہے
کہ تقریباً ہر ایک جگہ بھورے نسلے اور زرد رنگ کے اونٹ دیکھائی دیتے ہیں
جنکے ساتھ ہلکے سفید رنگ کے بچے بھی پائے جاتے ہیں ۔
مختصر یہ ہے کہ جنگ ہر طرح طرابلس کے اندرونی ملک کی بڑی آبادی کے
حصہ کو دولت مند بنا رہی ہے برخلاف اسکے اطالویوں کی کثیر اخراجات اطالوی
ٹیکس دہندوں کے لئے ناقابل برداشت بوجہ ثابت ہو رہے ہیں اگر فرقہ انترا
کیہ کا کوئی ممبر افلاس کی سب سے بری حالت دیکھنا چاہے تو اسے اپلولیا
اور کالیبریا کے دیہات اور قصبات میں سفر کرنا چاہیے
مجھے بڑی جستجو کے بعد آخرکار ایک اونٹ ملگیا جو فوجی ضروریات سے

کسیطرح بیچ رہا تھا اس کے مالک نے بچاس فرانک کرایہ برائے
غاریان زورارہ تک کی واپسی کا طلب کیا حالانکہ سفر واپسی میں میں نے صرف
پندرہ فرانک کرایہ پر ایک اونٹ حاصل کر لیا تھا موقعہ پرست شتربان
رعایت کے پاس نہیں پھٹکتے ہیں۔ میرے صاف انکار کرنے کے بعد
شتربان نے کئے آدمیوں کی موجودگی میں دوسرے دن علی الصباح چالیس
فرانک کرایہ پر میرا اسباب لیجانا منظور کیا چنانچہ دوسرے دن صبح ناشتہ
کے بعد میرا سامان باندھا گیا اور میں اپنے خیمہ میں دیر تک اونٹ کا انتظار
کرتا رہا حتیٰ کے دس بج گئے اور ہمارا بار بردار اونٹ یا اُس کا مالک کہیں
بھی نہیں دیکھائی دیا میں خیال کرتا ہوں کہ شتربان نے کچھ زیادہ نفع کا کام پا کر
بے ایمانی اور بے شرمی سے اپنا وعدہ توڑ دیا ہو گا اور مجھکو بالکل دھوکہ میں رکھا
چنانچہ اس طرح دن کے تین گھنٹے یونہیں ضائع ہو گئے میں دل سے چاہتا تھا
کہ اس آدمی نما جانور کو جس نے میرے ساتھ ایسا بُرا برتاؤ کیا تھا پولیس کے کمانڈنٹ
کے سامنے پیش کر کے اُسے سزا دلواتا لیکن کسی شخص کو عربوں میں رہ کر غضبناک
ہونے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا سوائے اِس کے کہ غصہ کے باعث
جسم اور قلب کمزور ہو جائیں اور طولانی و تکلیف دہ سفر کے اثنار میں آوارہ
گرد جراثیم کو جسم میں داخل ہونے کا موقعہ ملجائے مجھے یہ سننے سے ہمیشہ تعجب
ہوتا رہتا ہے کہ بعض مغرور نامہ نگار کس طرح عربوں کی تربیت اور انہیں اُنکی
حیثیت کے مطابق رکھنے پر گفت و شنید کیا کرتے ہیں حالانکہ زیادہ تجربہ کار
سیاح خوب جانتا ہے کہ اِن لوگوں سے برتاؤ میں سرد مستقل مزاجی اور تکلیف
یا خوشی سے متاثر ہونے کی عادت کا اظہار سب سے زیادہ بہتر ذریعہ ان
لوگوں سے برتاؤ قائم رکھنے کا ہوتا ہے خواہ کیسی ہی فیاضی سے سلوک نہ کیا جائے

پھر بھی کوئی عام قاعدہ مقررہ وقت میں کسی کام کے انجام دہی کے متعلق طے
کرنا بالکل فضول ہے اور کسی قرارداد کی خواہ کوئی صورت ہی کیوں نہو سب سے
بہتر ترکیب یہ ہو سکتی ہے کہ معاملہ باہمی رضامندی سے طے کیا جائے اوسط
درجہ کے عرب کے لئے وعدہ کی پابندی کوئی چیز نہیں ہوا کرتی ہے گو مجھے
ذاتی طور پر دنیا کی بہت سی اقوام سے سابقہ رہا ہے تاہم میں ایمانداری سے
کہہ سکتا ہوں کہ صرف عرب ہی ایسی قوم ہے جسے میں معمولاً ناپسند کرنیکے علاوہ
اون پر اعتبار بھی نہیں کرتا ہوں بہ استثنار اُن کی ناممکن التردید بہادری اور رقت
برداشت کے بہت کم خوبیاں اِن لوگوں میں پائی جاتی ہیں یہ لوگ چند
مستثنیات کے سوائے عموماً ناخوش زود رنج ناشکرگذار اور ظالم ہوا کرتے ہیں
اور طرہ یہ ہے کہ بچپن سے بوڑھاپے تک حرص و ہوا میں گرفتار رہتے ہیں
پیری لائیکس اپنی مشہور تقریر میں بیان کرتا ہے کہ عزت کی محبت انسان کے دلمیں
ساری محسوسات پر غالب رہتی ہے لیکن میں کہونگا کہ عربوں میں بجائے اسکے
روپیہ کی محبت جاگزیں ہے عالم عرب کے محسوسات فلوس اور بخشش
وغیرہ فقروں سے ظاہر ہوتی ہیں اور بعض اوقات ذرا سے نفع کی خاطر وہ
درندوں جیسی وحشت بلکہ قتل پر بھی آمادہ ہو جایا کرتا ہے چنانچہ موجودہ جنگ
کی اثناء میں ایک ترکی باقاعدہ جوان صرف تیس فرانک کی رقم اپنی جیب میں
ڈالے ہوئے کسی چوکی سے روانہ ہو گیا تھا بعد ازاں معلوم ہوا کہ یہ رقم لوٹ
لیگئی تھی اور اُس بیچارہ کو گلا اور پیٹ ایک عربی چاقو کے ذریعہ سے کاٹ ڈالا
گیا تھا اُس سنگین جائے قیام سے روانہ ہونے پر جہاں میں ۲۲ر دسمبر کو
شب باش رہا تھا وہ غاروں میں رہنے والا خاندان جس نے مجھے پانی دیا
تھا بخشش کے لئے چلانے لگا چنانچہ میں نے ایک بوڑھے آدمی کو اُسکے

بیٹے داماد اور بچوں کو جن پر یہ خاندان مشتمل تھا آپسمیں تقسیم کرنیکے لئے تین پاؤنڈ دیدے لیکن اوس بوڑھے بدبخت نے بجائے تقسیم کرنیکے ساری رقم اپنی کرو۔ چیتھڑوں میں چھپالی اور تقسیم سے صاف انکار کر گیا جسپر آپسمیں گالی گلوچ کی خوفناک شور و پکار پیدا ہوئی اور دور تک میرے کانوں میں آتی رہی اور لالچ کی وجہ سے اس بوڑھے آدمی کے چہرہ پر وہ تمام مکروہ علامات نمودار ہوگئیں جو انسان کی اس مذموم خواہش سے منسوب کیجاتی ہیں۔ اگرچہ بقراط کا یہ خیال صحیح ہے کہ چہرہ روح کا آئینہ ہوا کرتا ہے تو اس صورت میں خدا کے صفات کسقدر کم اور درندے کے صفات کسقدر زیادہ ایک عام عرب کے چہرہ سے ظاہر ہوتے ہیں جو اپنے جانوروں سے ایسا ہی سخت برتاؤ کرتا ہے جیسا کہ اپنے ہم جنس انسان سے برخلاف اسکے ترک لوگ بچوں اور جانوروں سے ہمیشہ مہربانی کا برتاؤ کیا کرتے ہیں اور عربوں کی تو یہ حالت ہے کہ جانوروں کی تکلیف سے بے پرواہی اور انکی سنگدلی کی اور کسی سے مثال نہیں دیجا سکتی اور اسکی محبت جو گھوڑے کے لئے مشہور ہے ایک داستان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اگر اسکا گھوڑا یا اونٹ یا گدھا ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر کرسکتا ہے تو وہ اپنے آپکو شاذونادر ہی راستہ میں اپنے جانور کو پانی پلانے کی تکلیف دیسکتا ہے خواہ پانی آسانی ہی سے کیوں نہ دستیاب ہوسکے اور اگر بچارے جانور کو عرب کی بیدردی یا بے پرواہی کے باعث کوئی شدید زخم پیدا ہوگیا ہو تو اس حالت میں بھی بیدرد مالک اسکی تکلیف کا کچھ خیال نہیں کرتا ہے بلکہ زخموں کو یوں ہی بے علاج چھوڑ دیتا ہے بشرطیکہ جانور ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر طے کرسکے شونہ

سے روانہ ہوتے وقت میں نے اپنے کرایہ کردہ گھوڑے کے پہلو میں
ایک بڑا زخم دیکھا جو اس وجہ سے پیدا ہو گیا تھا کہ اُسکے عرب سوار نے
بیدردی سے ایڑ مار کر رکاب کے ذریعے سے زخم پیدا کر دیا تھا جس کے
باعث گھوڑے کی پسلیاں نظر آنے لگی تھیں چنانچہ میں نے اپنے عرب
ملازم کو بلا کر یہ زخم دیکھایا لیکن وہ بہت حیران ہوا کہ مجھے اِس معاملہ سے
کیا تعلق تھا اور بہت دیر تک اُسکی سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیوں ایسے بے
دردانہ برتاؤ کی مخالفت کر رہا تھا آخر کار میرے منشار سے آگاہ ہونے پر
وہ بڑے زور سے ہنسا اور دریافت کرنے لگا کہ میں کیوں اِس زخم کے
باعث پریشان ہو رہا تھا حالانکہ یہ زخم ایسا نہیں تھا جو گھوڑے کے تیز
چلنے میں حارج ہوتا بلکہ برخلاف اِس کے وہ میری ضرورت یعنی منزل مقصود
تک اسباب پہونچانا یقینی طور پر پوری کر سکتا تھا کسی عرب سے بیرحمی
کے متعلق گفتگو کرنا بالکل فضول ہے کیونکہ وہ بیرحمی کو اوس وقت تک کوئی
بُرائی نہیں خیال کرتا ہے جبتک کہ مالی نقصان کا باعث نہو عزبیزیہ
میں میرے خیمہ کے قریب ہی ایک اونٹ پڑا ہوا تھا جس کا کوہان بے
پرواہی سے اسباب لادنے کی وجہ سے زخمی اور ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کے
باعث اِس غریب جانور کو غالباً بہت تکلیف ہو رہی تھی چنانچہ میں نے اُسکے
مالک کو شفا خانہ بھیجا تاکہ کوئی مرہم یا عرق اُسکے لئے لیتا آئے لیکن مالک
مذکور کو ہسپتال کے نوکر نے یہ ٹکا سا جواب سنا دیا کہ دوائیاں آدمی
کے واسطے ہیں نہ کہ اُونٹوں کے واسطے یہ جواب سُنکر میں نے سلوشن
آف برمن گینٹ آف پوٹاس اپنے پاس سے دیا اور ہدایت کی
کہ زخم کو اِس سے خوب دھونے کے بعد ازاں ہم نے تیلیوں کی ایک انگریزی

پوٹلی زخم پر باندھ دی اِس موقعہ پر عرب مالک نے جو کچھ توجہ اپنے جانور کے زخم کی جانب ظاہر کی تھی اسکی وجہ جیسا کہ اُسنے مجھسے خود بیان کیا یہ تھی کہ جبتک زخم اچھّا نہ ہو جائے اوس کا اونٹ روزانہ چھ فرانک کرایہ نہ پاسکیگا لا یچ جس سے مغربی محسوسات بالکل ناواقف اور متنفر ہوا کرتے ہیں کم وبیش مشرقی چال وچلن کا ایک جزو ہے - جہانتک میرا حافظہ کام دیتا ہے عہد عتیق میں جانوروں سے عمدہ سلوک کی کوئی ہدایت موجود نہیں ہے - باستثنا اِس عجیب ممانعت کے کہ ایسے بیلوں کا منہ جو غلہ روندا کرتے ہوں نہ باندھا جائے اور یہ واحد ممانعت بھی حواری پولس کی نظروں میں صرف مثال کے طور پر بیان کی گئی ہے اور اُس سے منشا یہ ہے کہ عوام الناس کو اپنے پادریوں کی امداد پر آمادہ کیا جائے چنانچہ حواری موصوف ایک ایسے سوال کی صورت سے جسے وہ خود حل نہ کر سکتے ہوں دریافت کرتے ہیں کہ کیا خدا کو بیلوں کا کوئی خیال ہے -

عرب شتربان کی عہد شکنی نے مجھے دوبارہ تلاش اونٹ پر مجبور کیا لیکن اِس مرتبہ خوش قسمتی سے جلد ہی کامیابی نصیب ہوئی کیونکہ مجھے وہ اونٹ مل گیا جو سینگ رائٹ کا اسباب غاریان سے لایا تھا چنانچہ آخر کار دوپہر تک روانگی کا اہتمام پورا ہو گیا - اگرچہ فتحی بے کی موجودہ مشکلات کا خیال کرتے ہوئے میں نے اُس سے صاف صاف کہدیا تھا کہ میرے لئے گھوڑے کے اہتمام کی کوئی تکلیف نہ اُٹھائی جائے اِس ممانعت کے باوجود افسر مذکور نے بی کے لئے ایک گھوڑا بھیجدیا - چنانچہ بی کو بھی جو میرے ہمراہ غاریان روانہ ہونے کے لئے تیار تھا سواری مل گئی -

ہمارے ساتھ ایک خچر بھی تھا جسکی سواری بہ نسبت مذکورہ بالا گھوڑے کے

زیادہ آرام دہ اور عمدہ چال تھی۔ سپنگز ایٹ نے براہ مہربانی بٹلہم داؤ سلر میری اور خود اپنی یعنے چاروں نامہ نگاروں کی جو ترکی فوج کے ساتھ موجود تھے یکجائی تصویر کھینچی ہم چاروں بیٹھے رہے اور پی سے بٹن دبانے کی خدمت انجام دی یعنے تینوں ساتھیوں کو الوداع کہی اور اپنا طولانی سفر دامن کوہ میں شروع کیا جہاں ہمیں دوسرے دن غاریاں پہونچنے سے بیشتر رات گذارنی تھی عزیزیہ سے رخصت کیا ہو سے گویا اُسکے زندہ دل ترکوں مہربان انگریزوں بہادر لیکن لالچی عربوں اور کینہ ور جراثیم اِن سب کو الوداع کہنی پڑی روانہ ہونیکے بعد جب ہم تھوڑی دیر کے لئے راستہ میں ایک مقام پر ٹھیرے تو ہمنے دوربین سے عزیزیہ کے کنسپ کو دیکھا جہاں ایک دوسرے عرب کا جنازہ آہستہ آہستہ جبل زاویہ کے قبرستان کو جو ایک چوٹی پر واقعہ ہے جارہا تھا چوٹی سی فندق جو کھجور کے درختوں میں واقعہ ہے اور جہاں غاریان جاتے ہوئے رفع کسل کے لئے سفر توڑا جاتا ہے عزیزیہ سے بیس میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے جنمیں سے سترہ میل کا راستہ طرابلس کے عام حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اچھی طرح قابل گزر کہا جاسکتا ہے لیکن آخری تین میل جو پہاڑ کے بالکل زیریں حصہ میں واقعہ ہیں کنکروں غاروں اور بڑی بڑی چٹانوں میں سے گذرتے ہیں چنانچہ ہمارے لئے یہ فاصلہ بوجہ تاریکی کے اور بھی زیادہ دشوار گذار ہوگیا تھا اگر ہم عزیزیہ سے جلد روانہ ہوجاتے تو یہ مشکل پیش نہ آتی سقوطرہ کے غیر مشہور حصوں میں سفر کرنیکے علاوہ مجھے ایسا کوئی سفر یاد نہیں ہے جس میں مذکورہ بالا دشوار گذار راستہ سے زیادہ تکلیف دہ سفر کرنا پڑا ہو کیونکہ یہاں سواری بالکل ناممکن تھی گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لیکر چلنا پڑتا تھا لیکن اسپر بھی گھوڑا

بار بار ٹھوکریں کھاتا رہا غاروں اور چٹانوں میں سے ستاروں کی کچھ کچھ روشنی
نمودار تھی جسکی مدد سے ہم اسوقت پیدل چل رہے تھی لیکن حقیقت یہ ہے
کہ ہمارے رفتار بہ نسبت بینائی کے زیادہ تر قیاس پر مبنی تھی اور یہ صرف
ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہاتھ اور پاؤں صحیح و سلامت لئے ہوئے اس راستہ
سے بچ نکلے وہ ترکی سپاہی جو بطور بدرقہ پیدل گھوڑے ہمارے ساتھ
آیا تھا دل جمعی سے راستہ طے کرتا رہا گو وہ بھی شل ہمارے ایک ہوندلی
روشنی دیکھکر خوش ہوا جو ایک اونچی کھجور کے درخت کے قریب سے پیدا
ہوتی ہوئی ہمیں دیکھائی دی چنانچہ ہمیں محسوس ہونے لگا کہ ہمارا تکلیف دہ
سفر ختم ہوگیا تھوڑی دیر بعد ہم ایک چھوٹے سے غلیظ صحن میں داخل ہوئے
جہاں چاروں طرف اونچی مستحکم دیواریں دیکھائی دیرہی تھیں یہاں پہونچکر
اپنے آپ کو ایک ایسے مقام میں پایا جو ہمارے لئے درحقیقت ایک
سربستہ راز تھا دو سنگین کمرے پہلو بہ پہلو موجود تھے جن میں ایک بڑا کمرہ
ہماری رات بسر کرنے کے لئے دیا گیا یہ کمرہ تقریباً چوبیس فٹ مربعہ اور ۱۲ فٹ
اونچا تھا اور پتھر میں تراش کر بنایا گیا تھا اس کمرہ میں تین جانب کارآمد کشتکا
بنایا گیا تھا جنمیں سے نکلی ہوئی تین کمانوں پر چھت قائم تھی چھت کے درمیان
میں ایک ابھرا ہوا نقشہ ذو وتر اور ایک مربع کا بنایا گیا تھا علاوہ اس
نقشہ کے تمام کمرہ میں اور کسی قسم کی خوشنمائی یا سنگتراشی کی صنعت کا اور
کوئی نمونہ نہیں تھا دروازہ چھ فٹ بلند رکھا گیا تھا دوسرا کمرہ جس میں ایک
عرب خاندان رہتا تھا بہت چھوٹا تھا اور ہر قسم کے سنگتراشی کے
دستکاری سے پاک۔

یہ پُراسرار کمرے کیا تھے اور کن لوگوں نے انہیں چٹانوں میں بذریعہ سنگ

تراشی بنایا تھا۔ اِن سوالوں کی نسبت میری خواہش ہے کہ آثار قدیمہ کا کوئی ماہر اپنی رائے ظاہر کرے۔ مجھ جیسے غیر کم معلومات آدمی کو خیال ہوا کہ یہ سنگین کمرہ کسی ایسی قوم کی دستکاری ہے جو بیابانی نخلستانوں کے موجودہ مالکوں سے بہت پہلے گذر چکی ہے گو یہ صحیح ہے کہ گذشتہ صدیوں میں عرب ہسپانیہ میں الحمرا اور قیروان میں مسجد سیدی عقبہ تعمیر کر چکے ہیں تاہم مجھے اِس کا علم نہیں ہے کہ عرب اپنے عروج کے زمانہ میں سنگ تراشی سے پہاڑوں میں عمارات بنانے کا شوق بھی رکھتے تھے یا نہیں گذشتہ چند صدیوں میں عربی تعمیر کی سابقہ شان و شوکت ختم ہو چکی ہے چنانچہ وہ انگریز جنہوں نے عمدرمان میں مہدی کا شکل اور مہدی کا مقبرہ دیکھا ہے خیال کر سکتے ہیں کہ عربوں کا فن تعمیرات اصولاً اور عملاً کسقدر انحطاط پذیر ہو گیا ہے علاوہ ازیں ایک ایسی قوم جو آجکل اسقدر سست ہو رہی ہے کہ خود اپنے رہائش کے لئے مٹی اور پتھر کے نا متدل جھونپڑیوں سے زیادہ جو عام عربی دیہات میں نظر آتے ہیں اور کچھ تعمیر نہیں کر سکتی ہے وہ کسطرح ایک عرصہ دراز تک بڑی محنت کا کام جو سنگ تراشی کے مکانات کی تعمیر کے لئے ضروری ہے برداشت کر سکتی ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اُنکے اوزار بھی معمولی بلکہ ناکارہ ہوں میں قیاس کرتا ہوں کہ وہ عجیب کمرہ جس میں سو رہا تھا کسی ایسی قوم کے ہاتھوں تعمیر کیا گیا ہے جسکا نام شمالی افریقہ کے صفحۂ ہستی سے آج سے سیکڑوں سال پیشتر مٹا دیا گیا ہو چنانچہ ایسے قوم کی موجودگی مختلف کتبوں سے پائی جاتی ہے جنہیں عرب لوگ عام طور پر بیوت قدیم کہتے ہیں غاریان سے زوائیہ تک جو راستہ جاتا ہے اُس میں ایک بڑا اوسن کے نام سے مشہور ہے تمام اندرون طرابلس میں یہ نام جو عام طور صنم کہلایا جاتا

بساوقات سُن نے میں آتا ہے مثلاً جبل مسجد کے اطراف یہ لفظ دیہات اور چاہات وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے صنم کے معنے بُت اور اس لفظ کا منشا عموماً ایسی مقامات سے ہوتا ہے جنکے قریب پتھر کے ڈھیر یا مخروطی مینار یا مقابر پائے جاتے ہیں جنکی مثالوں سے انگلینڈ۔ مالٹا۔ آئرلینڈ بھی خالی نہیں ہے اسٹون ہنج اور گریٹ رول رائٹ کی سنگین یادگاریں اور وہ عجیب گڑھیاں جو علاقہ کوئن کونسٹی میں پائی جاتی ہیں اُن کی مثالیں بھی طرابلس کے میدانوں اور پہاڑوں کے دامنوں میں بہ صحت تمام پائی جاتی ہیں یہ نامعلوم قوم جس نے تواریخ کی دھوندلی روشنی میں ایسی محنت اِن مختلف ملکوں میں انجام دی ہے کہاں سے وارد ہوئی تھی میں اِس سوال کو حل کرنیکی قابلیت نہیں رکھتا ہوں اور خرگوش کو بھگا کر اسکا تعقب زیادہ قابل شکاریوں کے حوالہ کئے دیتا ہوں البتہ اظہار خیال کیجرأت کر کے اسقدر ضرور عرض کروں گا کہ میرے خیال میں یہ خوبصورت کمرے کسی زمانہ میں مندر یا مقبرہ سے تعلق رکھتے تھے اور دروازہ کے پٹاؤ کے کھرے دندانے کسی بھاری دروازہ کی روک کے لئے بنائے گئے تھے اور دوسرا کمرہ جو اِس کے مقابلہ میں ادنیٰ درجہ کا تھا اوسمیں غالباً کوئی پوجاری یا محافظ رہتا ہوگا۔

ہیڈرین جو ایک بڑا سیاح تھا لمبا سا سے مصر جاتے ہوئے طرابلسی سرزمین میں سے ضرور گزرا ہوگا یہ شخص جو رومیوں کا بادشاہ بھی تھا زبردست دانشمند اور روشن خیال سیاح تھا اگر سقراط کے خیال کے بموجب مشہور مردوں سے زندوں کی بے تکلفانہ گفتگو بڑی دلچسپی کا باعث ہوا کرتی ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ عظیم الشان ہنڈرین سے گفتگو کرنا جو پاکس رومانیہ کتاب کے قابل شکر یہ عجائبات کے بموجب انگلستان سے ایران تک سرحد

کے محافظوں یا چنگی خانوں سے بے روک ٹوک پہونچ سکتا تھا کافی مسرت
کا باعث ہوگا کیونکہ اِس شخص کا سفر زمانہ حال کے جہاں گشت اشخاص کیطرح
باریک بینی سے معرا نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ کمانین پل حمام مندر مینار سڑکیں
اور دیگر شاہی یادگاریں اِس فیاض بادشاہ کی قائم کی جاتی تہیں جسکا نام سکوں
پر دنیا کا محافظ کنندہ ہوا کرتا تھا۔
مجھے رومیوں کے گذشتہ قبضہ کے نشانات طرابلس میں دیکھائی دیا کرتے
تھے چنانچہ عزیزیہ میں میرے خیمہ کے قریب ایک عرب نے ایک ٹنیا بِس
سِکّہ ریت کے ڈھیر میں سے پایا تھا گو اِس سکہ پر حروف نمایاں نہیں تھے
تاہم شہنشاہ مذکور کے خط وخال کچھ کچھ دیکھائی دیتے تھے اِسی مقام میں بازار
سے فوجی استحکامات کی طرف جاتے ہوئے مینے ایک کوئیں کے قریب
ایک سربسجود رومی مینار کا ڈھیر دیکھا تھا جسمیں سے ایک سپاہی تانبے
کا ایک سکّہ نکال لایا تھا اِس سکّہ پر ایک جانب گردن اور چہرہ کی تصویر
بنی ہوئی تھی اور دوسری جانب ایک گھوڑے کی شکل تھی یہ دونوں تصاویر
خوب صاف نمایاں تھیں گو اِس سِکّہ میں کوئی خوبی نہیں تھی اور نہ مجھے
اچھی طرح اُسکے دیکھنے کا موقعہ مِلا لیکن بظاہر اُسکا تعلق قسطنطین کے
زمانہ سے معلوم ہوتا تھا مینے سکہ خریدنا چاہا لیکن سپاہی نے بیچنے سے انکار کیا
ہیڈ کوارٹر سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی پر ملبہ کا بڑا ڈھیر
لگا ہوا ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ رومی قلعہ کی دیوار کا ایک حِصّہ
ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بیان صحیح ہے یا غلط البتہ یہ اغلب ہے کہ
کسی زمانہ میں اِن ہوا دار بلندیوں پر فوجیں مقیم ہونگی کیونکہ زیادہ جنوب
اور مغرب میں غدامس وغیرہ عمدہ جنگی ناکے موجود ہیں اور غدامس

رومیوں کے زمانہ میں ایک بڑا تجارتی مرکز تھا جہاں سے سات مختلف شہر نظر آتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں
پیدا ہوئی تھیں کسقدر تعجب آمیز اختلاف گذشتہ رومیوں کی سیا اور انکی
حیرت ناک زبردست گورنمنٹ کی کامیابی اور آج کل انہیں کے ورثہ دار
کی کمزور کارروائیوں اور عدم قابلیت کے درمیان پایا جاتا ہے۔
ہم سات بجے صبح عالم خواب سے بیدار ہو کر اپنے سنگین حجرہ سے باہر
نکلے اور ناشتہ سے قبل ہی ادہر ادہر گھوم کر اطراف و جوانب کا منظر
دیکھا جس سے طبیعت کو بہت فرحت ہوئی ہمارے چاروں طرف بلکہ
سر پر بھی پہاڑوں کی بلند چوٹیاں موجود تھیں جنپر زیتوں کے درخت اوگے
ہوئے تھے اور نیچے کی جانب وادی الجیر واقعہ تھی جو کثرتِ باران کے
باعث گذشتہ ایام میں پھوٹ نکلی تھی اور وہ اسوقت ایک چھوٹی سی ندی
معلوم ہوتی تھی لیکن طغیانی کی تمام علامتیں چاروں طرف نظر آتی تھیں میں بیان
نہیں کر سکتا کہ اس بہتے ہوئے پانی کو دیکھکر کسقدر خوشی حاصل ہوتی تھی بعد
اس کے کہ پینے کو ہمیں کا غلیظ پانی قیام اور سفر کی حالت میں پیا تھا۔
مذکورہ بالا صاف پانی کو جوش دینیکی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ہمنے جو چائے
اس پانی سے طیار کی تھی وہ عزیزیہ اور زوارہ کی چائے سے بہت زیادہ فرحناک
رہتی وہ بچارہ گھوڑا اور خچر جنکی گذشتہ رات بہت کم غور پرداخت کی گئی
تھی اس ندی میں پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پیکر تازہ دم ہوگئے اسکے
بعد چڑھائی شروع ہوئی جو سخت ترین کھردری تھی اور جس کے دو طرف پتھروں
کے ڈھیر اسقدر سخت لگے ہوئے تھے کہ آپس میں بالکل جوڑے ہوئے تھے
بعض مقامات میں پتھر کی قدرتی سیڑھیاں ایسی آرام دہ اور باقاعدہ بنی
ہوئیں تھیں کہ آدمی کی دستکاری کا شبہ ہوتا تھا سُرخ مٹی کے بڑے بڑے

ڈھیر کہیں کہیں پائے جاتے تھے اور ایک قسم کی گھاس بہتاتک نکلا ہوا دیکھی
بھی نظر آتی تھی ہمارے بندوق کے دونوں سپاہی جانوروں کو ہاتھ سے
پکڑے ہوئے تھے جارہے تھے اور بعض قریب جو بیچ کر تعداد آگئے
جارہے تھے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بندوقوں سے فیر کرتے تھے
جسکی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ یہ لوگ پہاڑوں میں بندوق کی فیر کا
گونج سننے کے شوقین تھے آدھے راستہ میں ترکی فوج کا ایک سپاہی
جو انڈمیر کا باشندہ تھا ملا اور مجھے یونانی زبان میں اُس اختلاف کا ذکر
کرنے لگا جو ترکی مکان کی سڑکوں اور ہمارے زیرین پاغمر دیپ اور
وڈاؤ سے میدانوں میں پایا جاتا ہے یہ شخص بھی مثل اپنے بہت سے
ہم ملکوں کے نہایت سادہ مزاج اور نیک طبیعت آدمی تھا چنانچہ بیچارہ
مجھسے بیان کرتا تھا کہ عزیزیہ سے چار روٹیاں اپنے ہمراہ لیکر اگلے روز روانہ
ہوا تھا اور ان روٹیوں کا بڑا حصہ راستہ میں گداگر عربوں کو دیدیا تھا جسکی
وجہ سے فی الحال اُسکے پاس کوئی روٹی موجود نہیں تھی میں نے یہ کیفیت
سُنکر روٹی کا ایک ٹکڑا دیا لیکن وہ برابر انکار کرتا رہا اور آخرکار جب
اُس نے لے لیا تو تقریباً سب کا سب ایک سپاہی کو دیدیا جو ہم سے
زیادہ بلند مقام پہ موجود تھا اور جس کے پاس کھانیکی کوئی چیز
باقی نہیں رہی تھی۔

دو گھنٹے کی چڑھائی کے بعد ہم درّہ کی چوٹی پہ پہونچ گئے اور آرام کرنیکے
لئے تھوڑی دیر مقیم رہے یہاں کا منظر بہت شاندار تھا ایک نہ ختم
ہونے والی پہاڑ کی چوٹیوں کی قطار مشرق اور مغرب کی جانب پھیلی ہوئی
تھی انکا سلسلہ عمیق وادیوں سے منقطع ہوتا تھا جن میں بکثرت درخت

پائے جاتے تھے ہمسے بہت دور نشیب میں غاریاں کے سلسلے اور
ساحل سمندر کے درمیانی میدان پھیلے ہوئے تھے اس مقام سے جبل
زاویہ ایک چھوٹی سی پہاڑی معلوم ہوتا تھا اور عزیزیہ اسکے نشیب میں
ایک سفید لکیر سی معلوم ہوتی تھی حتیٰ کہ اسوقت صاف ہوا میں شہر طرابلس
تقریباً دکھائی دیسکتا تھا یہاں ہمنے ایک توپ چلنے کی مدہم آواز بھی سنی
جب ہم نے ریت اور چٹانوں کے ٹیلوں پر جو ہمارے نشیب میں واقع
تھے اور ان گہرے نالوں اور پہاڑیوں کے پہلوؤں پر جنپر کنکر اور چٹانیں
پھیلی ہوئیں تھیں نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہوا کہ عثمانی افواج کا یہ تیسرا خط
مدافعت قدرتی طور پہ کسقدر محفوظ ہے اگر کبھی توپیں ان دشوار گذار پہاڑوں
کے نیچے پہنچا دیجاویں تب بھی توپخانہ اور رسالہ ذرا بھی کارآمد نہیں
ہو سکتا ہے خصوصاً وہ اطالوی پلٹنیں جو اپنے آپ کو خندقوں میں چھپاتی
ہیں اور اپنی حقیر قلیل التعداد دشمن کے مقابلہ میں حرکت کرنیکی جرأت
نہیں رکھتیں ہیں بغیر اسکے کہ ایک زبردست میدانی توپخانہ انکی مدد
نہ کرے اس قسم کی فوج نہیں ہیں جو غاریان جیسے فوجی مقام پر زیادہ اثر پیدا
کرسکیں چنانچہ ایک عربی ترکی فوج جو اس پہاڑی سلسلہ میں کافی خوراک کے
سامان اور عمدہ پانی کے قریب میں مقیم ہو وہ سالہا سال تک بزدل اطالویوں
کو خیال میں نہیں لائیگی وہ ترکی ردیف فوج جسنے ولسٹو کی جانب
پیش قدمی کی تھی اپنی جیبوں میں دشمن پر پھینکنے کے لئے پتھر لیتی گئی تھی۔
پس میں خیال کرتا ہوں کہ یہاں بھی اگر چند چٹانوں کو اچھی طرح پھینکا جائے
تو اطالویوں کو دور رکھنے کی کافی تدبیر ثابت ہو گی لیکن مجھے اس امر میں
بہت شبہ ہے کہ اطالوی فوج کو کبھی یہ بات نصیب ہو کہ وہ عثمانیہ فوج

کو اندرون ملک میں موجودہ مقامات سے زیادہ پیچھے ہٹا سکے چنانچہ بیہ طریق
ہیں تازہ ترین مضحکہ خیز ناکامیابی اسکی شاہد ہے اور اگر کل ہی ساری عثمانی
باقاعدہ سپاہ قتل کر بھی دیجائے تب بھی عرب لوگ غیر محدود زمانہ تک
جنگ جاری رکھیں گے۔
ایک گھنٹہ سفر کرنیکے بعد ہم ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں چاروں طرف زراعت
ہو رہی تھی نیا غلہ اپنے خوشوں میں سے نکل رہا تھا اور زیتون کے درخت
سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے راستہ کے دونوں جانب اُگے ہوئے تھے
غاریان سے چند ہی میل کے فاصلہ پر ہمیں توپ خانہ کی تین گاڑیاں ملیں جن کے
دیکھنے سے مجھے بہت تعجب ہوا کیونکہ یہ وزنی اور بڑی گاڑیاں بظاہر اس دشوار
گذار راستہ پر پہنچکر نہیں لائی جا سکتی ہیں بعض کوہی توپیں خچروں کے ذریعہ
سے جنگ طروق سے چند دن پیشتر غاریان سے عزیزیہ پہونچائی گئیں ہیں
لیکن یہ کام بالکل ہی مختلف تہا بہ نسبت اسکے کہ توپ خانہ کی گاڑیوں کو تقریباً
ناممکن الگذر راستہ پر پہنچکر بلندی پر چڑہایا جائے
درّے کی چوٹی سے غاریان تک زمین کی زرخیزی کا دلخوش کن منظر پیش
نظر رہا۔ سبز درخت اور گہاس نے اُس آنکھہ کے لئے جو بیابان کی یکرنگی
دیکھنے کی عادی ہو گئی ہو بہت کچھ خوشنمائی پیش کی۔ علاوہ ازیں جنگلی پھولوں
نے ہوا کو معطر کر رکھا تھا۔ تیتریاں اور پرندے زیتون کے تختوں میں ادہر
اُودہر اڑتے ہوئے دیکھائی دیئے۔ میںنے گنجشک خانگی لوا اور فاختہ کے علاوہ
اور کئی قسم کے پرندے بھی دیکھے۔ یہاں کیڑے اور تیتریاں صرف چند ہی
قسم کے دیکھنے میں آئے۔ تیتریوں میں افشان تیتری بکثرت موجود تھی۔ مگر
میرے پاس اُنکی گرفتاری کا کوئی ساماں موجود نہ تھا تاہم میںنے چند قسم کے

کیڑے اور تیتریاں پکڑ لئے امید کہ اُنکے ذریعہ سے اپنے شوقین حشرات الارض دوستوں کو خوش کرونگا۔ ہر ایک واقف شخص بلا خوف تردید شبہ کر سکتا ہے کہ علم نباتات اور حشرات الارض کے متعلق اِس فراموش شدہ ولایت میں کافی تحقیقات نہیں کی گئی ہے۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا طرابلس اور مصر کی نباتاتی اور حیوانی زندگی میں بین فرق پایا جاتا ہے حالانکہ ٹیونس الجیریا اور مراکو کی حیوانی زندگی نمایاں طور پر امتیاز رکھتی ہے۔

مجھے غاریان میں اسقدر پُر شغل و مصروفیت زندگی کا منظر دیکھائی دینے کی امید نہ تھی جیساکہ مجھے اِس گاؤں میں داخل ہونے پر دیکھائی دیا۔ قبل مشاہدہ میں نے قیاس کیا تھا کہ غاریان کو مثل ایک دوسری خوبصورت عزیزیہ کے جو تندرستی کے لئے زیادہ مفید ہو زیتون کے درختوں میں ادنے درجے کے مکانات کی شکل میں پاؤنگا لیکن اپنی آمد پر ایک بڑے مقام کو دیکھا جس میں قیاس چاہتا ہے کہ کم از کم دو ہزار آبادی موجود ہوگی۔ سفید کوٹ میں پہونچکر مجھے خوشی ہوئی کہ ہماری آمد شب کی تاریکی سے بے لطف ہونے پائی تھی ورنہ راستے کے دونوں جانب چند گز کے فاصلہ پر عمیق غاروں کی موجودگی جنکے کناروں پر کوئی روک استادہ نہ تھی فی الحقیقت خالی از خطرہ نہ ثابت ہو سکتی تھی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اجنبی مسافر کے لئے خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے کوئی شخص تعینات نہیں تھا۔ کوٹ سے چند گز اور آگے بڑھ کر ولایت طرابلس کی جدید ترین تعمیر شدہ عمارت دیکھی جو ضلع کا ابتدائی اسکول تھی۔ اِس کی سفید دیواریں بالکل صاف اور تمام چوبی کام روغن دار تھا۔ یہہ دریافت کرنا میرے لئے تعجب آمیز مسرت کا باعث ہوا کہ اس مفلس ولایت کے حکام ابتدائی مدارس پر روپیہ

صرف کرنے میں ذرا بھی تنگدلی سے کام نہیں لیتے ہیں زاویہ میں اسقدر بڑے پیمانہ پر مدرسہ تعمیر کیا گیا ہے کہ فاصلہ سے دیکھنے پر کونک کا گمان ہوتا ہے عزیزیہ میں وہ خوبصورت دہرا دار عمارت جو فی الحال شفا خانے کے کام میں لائی جاتی ہے بحالت امن مدرسہ کا کام دیتی تھی خود سلطان عبدالحمید خاں بھی باوجود اپنی ساری غلطیوں کے قومی تعلیم سے حقیقی دلچسپی رکھتے تھے اور کم از کم دو سو مدرسے سلطان موصوف نے اپنے مختلف حصص سلطنت میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے قائم کئے تھے اِس بدنصیب سلطان کے متعلق بطور جملہ معترضہ عرض کرتا ہوں کہ یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ آیا وہ ابھی تک زندہ ہیں؟ اور گو ایک مکان سلطان معزول کی جائے سکونت کے لقب سے ابھی تک سلونیکا میں مشہور ہے لیکن کیا کوئی شخص بیان کرسکتا ہے کہ اُس نے اس کے مکین کو بچشم خود کبھی دیکھا ہے۔ جبل کی آبادی زیادہ تر جمیص کے خوبصورت فرقہ سے تعلق رکھتی ہے جو تمباکو اور شراب سے بالکل پرہیز کرتا اور سلطان کی خلافت تسلیم کرنے سے منکر ہے بلکہ غاریان اور جبل کے دوسرے مواضعات کی مساجد میں ترکوں کو اسوجہ سے داخل نہیں کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن نماز کے بعد سلطان کے لئے دعا نہیں کیجاتی ہے۔ غاریان کا اِسکول آج کل طبی اسٹاف کے قبضہ میں ہے چنانچہ اُس میں عمدہ سامان سے مزین ایک وسیع ہسپتال نقیہ اور بہ اصلاح مریضوں کے لئے قائم ہے۔ جو عزیزیہ سے لائی جاتے ہیں جو مریض اونٹ پر ہتّر میل کی مسافت سفر کرکے آخر کار غاریان پہونچتا ہے وہ یہاں کے آرام و آسائش اور کارکنوں کی توجہ سے تکلیف سفر کا کافی معاوضہ حاصل کرلیتا ہے اِس عمارت سے دو سو گز فاصلہ پر وسیع کونک جو ہماری عارضی قیام گاہ تھا سر شام دھندلی

روشنی مین قرون متوسط کا ایک قلعہ معلوم ہوتا تھا گو کہ مذکور جو ایک
بڑی عمارت ہے اپنی قدرتی خوبصورت ساخت کے باعث باقاعدگی
نقشہ اور جگہ کی عدم کفایت ان عیوب کا کافی معاوضہ کیے ہوئے
قائم ہے غالباً یہ بیان کرنا بے محل نہو گا کہ اسکا سلسلہ تواریخ گوما کے
زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جو قزاقون کا بڑا سردار اور ترکی الحاق
طرابلس سے پہلے طرابلس کے وسیع اضلاع پر حکمران تھا یہ فوجی مقام
پہاڑی کے کنارہ پر تعمیر کیا ہوا ہے اور مغربی چبوترہ سے اسکی عمارات
اسقدر نیچے دکھائی دیتے ہین گویا وہ وادی مین گرا جاتا ہے اس چبوترہ
سے اُن پہاڑون کا کوہستانی سلسلہ جو قصر نفرین تک پھیلے ہوئے ہین ۔
خوب شاندار منظر آتا ہے ہماری آمد پر کمانڈنٹ طاہر بے نے جو ایک
عرب افسر ہین نہایت مہربانی سے ہمارا استقبال کیا اور دو عمدہ کمرے
ہمارے قیام کے لیے دیے جیسے ہی کہ مین ان کمرون مین داخل ہوا
مجھے پردہ دار کھڑکیان دکھائی دین جن سے خیال پیدا ہوا کہ مین بڑے
دن کی شام ایک حرم مین گذارنیوالا تھا ۔ اُس شخص کا بُرا ہو جو بدی کا
خیال کرتا ہے تاہم یہ ضرور عرض کرونگا کہ وہ خوبصورت شریف
بیبیان جوان تاریک کمرون مین کبھی رہایش رکھتی ہون گی کبھی کی غائب
ہو گئین تھین ۔ ہماری آمد کا بظاہر انتظار ہو رہا تھا کیونکہ تختے اور شہتیر وغیرہ
حال ہی مین دہوئے جانے کے باعث ابھی تک گیلے ہو رہے تھے ۔
جن کمرون مین ہم ٹھیرے اُن سے ملحق باورچی خانہ غسل خانہ اور نوکرون
کے رہنے کی جگہ تھی ۔ بہرحال وہ صنف پاکیزہ کے اراکین جو کسی قریب
یا بعید زمانہ مین ان چار دیواریون کی زینت کا باعث ہو رہی تھین

سب سے اچھے اور آرام دہ کمرون مین جو تمام کانون مین پائے جاتے
ہین سکونت رکھتی ہون گی۔ جیساکہ فی الحقیقت ان کی حالت کے موزون
تھا امور خانہ داری کے انتظام کے متعلق بطور جملہ معترضہ یہ کہنا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ ترک باوجود پیری لوٹی کے ممنون احسان
ہونے کے بدین وجہ کہ اس شخص نے ترکون کی زبردست حمایت
کی ہے تاہم یہ لوگ اُن تصاویر سے نفرت ظاہر کرنے سے باز نہین
رہتے ہین جو حرم کی زندگی کے متعلق اس شخص نے شایع کی ہین اور جن کو ترک
غلط اور بیہودہ بتلاتے ہین کوئی شخص اسبات کے یقین کرنے سے
انکار نہین کرسکتا ہے کہ اجنبی آدمیون کی گھڑی ہوئی حکایت جو غیر اقوام
کی شکایات نسوان ظاہر کرتی ہین مبالغہ سے پاک اور بدشکل نہ بنائی
جاتی ہون اس قسم کے معاملات کا تعلق زیادہ تر خود عورتون کی ذات سے
وابستہ ہے اور اگر آج بیسوین صدی مین ابھی تک ترکی عورتون کو میل جول
کے وہ مراعات حاصل نہین ہوے ہین جو ان کی عیسائی بہنون کو
بڑی حد تک حاصل ہین تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ بہ حیثیت مجموعی وہ
مسلمانون کے طریقہ میل جول سے خوش اور مطمئن ہین اور اگر ترکی عورتین
اس جانب کو کوئی تبدیلی چاہتین کہ زیادہ آزادی اور معمولی میل جول اپنے
دوستون کے بھائیون بیٹون اور باپون سے پیدا کرسکین تو یہ بات
یقیناً ہو کر رہیگی اور در حقیقت کسیقدر پیدا بھی ہو چکی ہے اُس نئے اور
زبردست اثر کے باعث جو ترکی قومی زندگی مین جوان ترکی تحریک نے پیدا
کر دیا ہے مسئلہ زیر بحث کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ مجھے ترکی
افسرون ڈاکٹرون اور حکام مال اور خصوصیت سے اُن اصحاب مین جنکی

تعلیمی حالت بہت اچھی ہے اور ذی حیثیت درجہ رکھتے ہیں یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ اُن کی بڑی تعداد تجرد ائہ زندگی بسر کرتی تھی۔ گو عاقبت اندیشی اور کفایت شعاری کے وجوہات کسی حد تک اس کثرت تجرد کا باعث ہوں تاہم ایک افسر جس سے مجھے اس مضمون پر طولانی گفتگو کا موقعہ میسر آچکا تھا بیان کرتا تھا کہ تمام عمر ایسی عورت سے بندھے رہنا جس کے چال چلن اور طبیعت سے کوئی علمی واقفیت حاصل نہ ہو ایک ایسا امر ہے کہ جس کے خلاف دن بدن کثرت آرا ترقی پذیر ہے علاوہ ازیں اُس نے یہ بھی کہا کہ دیکھو میرے دوستوں کی کسقدر بڑی تعداد صرف اسی وجہ سے آسٹریوں فرانسیسیوں اور اطالویوں میں اپنے لیے بیویاں تلاش کرلی ہے تُرکی کے مردوں کے ان خیالات کی اشاعت کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی جلد اور مستعدی سے تبدیل شدہ خیالات کے لیے تیار ہوتی جاتی ہیں۔ آج کل نقاب کا استعمال جسے یشماق کہتے ہیں ترکی اعلی گھرانوں میں رواج سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ہے چنانچہ ریشمین کپڑے کا وہ ٹکڑا جو ترکی شریف مستورات کے چہروں کو پوشیدہ رکھنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسقدر باریک اور چھوٹا ہوتا ہے کہ بمشکل اس مطلب کو پورا کرسکتا ہے یہ عجیب بات ہے کہ اگر یشماق کا رواج بالکل متروک کردیا جائے جیسا کہ مسلمانی دنیا کے ایک حصہ میں ہوچکا ہے تو قرآن شریف کے احکام کی حرفاً کوئی خلاف ورزی نہوگی گو یہ صحیح ہے کہ احکام قرآنی مستورات کو ایک حجاب آمیز رکھاؤ ؤ قار وبہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں اُسوقت جبکہ وہ مردوں کے مجامع میں جائیں لیکن ضروری لباس کے متعلق

جو ممانعت اس غرض سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف اسیقدر ہے کہ عورتین اپنے بالون کو نہ کہ چہرون کو مجامع مین ڈھانکے رکھین۔ یہ زبردست ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت عرصہ پیشتر سے نفاذ پذیر ہے اور اون دقیق خطوط کا مسئلہ زیربحث رہ چکی ہے جو حواریون نے کار تھیبن لوگون کے نام لکھے ہتے ازانجملہ ایک حواری نے لکھا ہے کہ کوئی عورت مردون کے مجمع مین ننگے سر نہ جائے کیونکہ اوسے بری روحون کی نگاہ بد سے بچنے کے لیے فرشتون کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیے۔ جب کوئی شخص ایک انگریزی عورت سے اوس کی مظلوم بہن کے حرم مین بند ہونے کی افسوسناک کیفیت سنے تو اوسے یہ یاد رکھنا چاہیے جو خالی از دلچسپی نہین ہے کہ انگلستان کے قوانین متعلقہ ملکیت ازواج کے پاس ہونے سے صدیون پیشتر یہ ضروری حق جس کی رو سے عورتین اپنی جائداد اور مال پر قابض ہوسکتین ہین ترکی مین موجود ہے۔ درخت اور اوس کے پہل کی تمثیل پیش کر کے بحث کرنے سے بآسانی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ان پاکیزہ و سنجیدہ مہربان اور بہادر عثمانیون کی مائین اور اکی چہوری اور بے وقوف داشتہ عورتین یا غریبون کی مظلوم اور فراموش شدہ بیبیان نہین ہو سکتین ہین جیسی کہ مغربی رسالون اور ناولون مین عام طور پر حرم کی زندگی کی تصویر کہینچی جاتی ہے۔

کچہ دیر تنگ وپیچ کے بعد کھانے سے ہم فارغ ہوئے ہی تھے کہ پانچ افسر بغرض ملاقات وارد ہوئے جن مین سے ایک ارخان بے نامی نے تھوڑی سی انگریزی بولکر ہی کو بہت خوش کیا۔ ان افسرون مین ایک جوان ڈاکٹر بھی شامل تھا جو حال ہی مین پیرس سے خاص

طور پر امراض چشم کی تعلیم حاصل کر کے طرابلس پہونچا تھا۔ کمانڈنٹ دوبارہ ہم سے ملنے آیا اور ہماری ضروریات اور آسایش کے متعلق دریافت حال کرنے کے بعد واپس ہو کر بی کے لیے دو کمبل بھیجدیے۔ واضح رہے کہ اس عرب افسر کا ہمارے ساتھ عمدہ برتاؤ اوس کج خلقی سے زمین و آسمان کا اختلاف رکھتا تھا جو ہمیں عزیزیات میں ایک دوسرے عرب افسر علی فہمی بے کے ہاتھوں نصیب ہوئی تھی اور جس کا ذکر کسی دوسرے باب میں کیا جائیگا۔

بی کے بعض دلی جذبات اور مناسب وقت اظہار خیالات کے بعد کہ اسوقت بڑے دن کی خوشی میں انگلستان میں لوگ کیا کیا کام کر رہے ہوں گے ہم سو گئے۔ دوسرے دن صبح ہی عالم خواب سے بیدار ہونے کے بعد ان مختلف دلچسپیوں میں گھومنے لگے جو غاریان کی مخصوص عجائبات کھلائی جا سکتی ہیں۔ ایک کشادہ صحن میں بیسیوں روز ریخ اونٹ اور اُن کے قریب مختلف قسم کے سامان کے جسے عزیزیہ پہونچانا مقصود تھا انبار لگے دیکھے اس اسباب میں پچاس بڑے بڑے بورے ڈبنے آٹے سے بھرے ہوے اور منوں کی مقدار میں گولہ باروت دیکھے یہہ تجسس میری خواہش اور ضرورت سے باہر تھا کہ اس پہاڑی قلعہ پر کارتوس کہاں سے اور کس طرح دستیاب ہوئے تھے؟ فی الحقیقت عثمانی فوج کے لیے موجودہ مستحق داد و ستایش مدافعت میں بمقابلے اپنے قزاق دشمن کے کسقدر تفاوت قطع نظر دیگر حالات صرف ایک رسد رسانی کے مسئلہ میں پایا جاتا ہے۔ توپوں اور رائفلوں کے آتشگیر سامان حرب اطالوی فوج سسلی سے صرف چوبیس گھنٹے میں حاصل کر سکتی ہے

برخلاف اس کے عثمانی فوج باربرداری ورسدرسانی کے لیے مجبوراً صرف اونٹون پر اکتفا کرتی ہے جن کی سُست رفتاری صرف ایک چوکی سے دوسری چوکی تک بڑی تکلیف دہ اور پریشان کن ثابت ہوتی ہے چہ جائیکہ طولانی سفرون کی قطع منازل ترکون کی خوش قسمتی جیساکہ مین پہلے بیان کرچکا ہون صرف اسی بات پر منحصر تھی کہ گو حقی پاشا نے حماقت کو کام مین لاکر طرابلس سے ۷۵ فیصدی فوج باہر روانہ کردی تھی تاہم گولی باروت کی معقول تعداد گوداموں اور طرابلس کے قلعون مین موجود تھی جو خاطر خواہ کام مین لائی گئی لیکن ایک ذلیل اعلان جنگ کی شرائط اور تخلیے شہر کی جلدی نے ترکون کو سوائے چند میدانی توپون اور نسبتاً قلیل التعداد گولون سے کچھ زیادہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیجانے کی اجازت نہین دی کیونکہ بیابان مین میدانی توپون کے کھینچنے کے لیے کم ازکم اونیس[19] گھوڑے درکار ہوتے ہین علاوہ ازین اگر ترک یہ توپین اپنے ساتھ لیجاتے تو انہین توپخانے کا سازوسامان بڑی مقدار مین اپنے ساتھ رکھنے کیلیے سیکڑون خچر درکار ہوتے جن کی فراہمی جلدی کی وجہ سے ناممکن تھی چنانچہ شہر طرابلس مین اطالویون نے ترکی میدانی توپخانہ پر فاتحانہ قابض ہونے کی جو تصاویر شایع کی ہین وہ دراصل انھین ترکی توپون سے تعلق رکھتی ہون جنھین ترک کردینا ترکون نے ضروری خیال کیا تھا موجودہ شاندار حملہ آوری کے ساتھ ساتھ اطالوی نامہ نگارون نے ابتدا ہی سے کارنامہ تلوار کی عدم موجودگی مین شیخی اور تنگ ظرفی سے مذکورۂ بالا شستی فتوحات کو خوب شاندار بناکر ظاہر کیا ہے

غاریان مین بڑے دن کی صبح کو سورج کی تیزی اور ہوا کی گرمی

سے ماموں رہنے کے لیے ایک چھوٹی سی عمارت کے سایہ مین وہ پانچ
نزانوین نمبر کی رجمنٹ کے اطالوی قیدی بیٹھے پائے گئے جن کا
میدان جنگ کا تجربہ مختصر اور تلخ تھا یہ اطالین سپاہی بظاہر اُس
کمک کا ایک حصہ تھے جو اکتوبر کی ہزیمتون کے بعد طرابلس بھیجی گئی
تھی اور جس نے اپنے دوسو اطالین سپاہی طرابلس کے مشرق مین خشکی پر
اُتارنے کی غلطی کا بُری طرح نتیجہ پایا تھا۔ کیونکہ عربون کی ایک جماعت
نے اپنے اُن وارد مہمانون کا اسقدر سختی سے شاندار استقبال کیا کہ
بجز اُن معدودے چند نفوس کے جو بمشکل اپنی کشتیون تک پہونچ کر
بار ان پانچ قیدیون کے سب کے سب ملک الموت کی مہمانی کے اسباب
مین شمار ہوگئے ان پانچ اطالین قیدیون کی جان بخشی کے اسباب
سے نہ خود قیدی باخبر تھے اور نہ اُن کے عرب قید کرنے والے
ایسی حالت مین کہ قتل عام نخلستان کیوجہ سے عربون کو غصہ نے مجنون
کر دیا تھا اور عرب اپنے کسی ایک دشمن کا زندہ چھوڑنا بھی گوارا نہین کرتے
تھے ان قیدیون کے زندہ باقی رہنے کی بابت بجز اس کے کیا کہا جائے
کہ موت کا وقت مقررہ خود محافظ زندگی ہے چاہتا ہے کہ کسی ترکی افسر
یا سپاہی نے ان پانچون کی شفاعت کی ہو جیسا کہ ہوتا رہتا ہے
یا بدبخت اطالین سپاہیون نے عربون کے تُند حملون سے مرعوب
ہوکر چلاتا اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا شروع کر دیا
ہوکہ ہم بھی مسلمان اور قابل رعایت ہین اور سادہ لوح عربون کے بآسانی
اس دھوکے مین آجانے سے ان جلد باز نومسلمون کی جان بخشی عمل مین
آئی ہو اس موقعہ پر یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ترکی افسرون نے

حتی الوسع عربون کو اپنے قیدیون کے قتل کرنے سے باز رکھا ہے حتی کہ
نشاط بے نے ایک معقول رقم فی اطالوی ہر ایک زندہ گرفتار کر لانے
والے کے لیے بطور انعام مقرر کر رکھی ہے اس سے زیادہ عربون کے
لیے ترغیب و تحریص کا اور کونسا طریقہ موثر ثابت ہو سکتا تھا جو شریف ترکون
نے اپنے دشمنون کی خاطر مرعی رکھا ہے - اور جو اپنی آپ ہی نظیر ہے
موجودہ حالت پر نظر کر کے ان پانچ قیدیون کو بتبدیل لباس طرز پوشش
وغیرہ پہنا کر ساڑھے ترکی باقاعدہ جوانون کی حفاظت اور مشابہت مین
غاریان بہیجدیا گیا تھا - اور اسی طرح سنو سے زیادہ اطالوی اسیران جنگ
بحفاظت تمام فیزان بھیجے جا چکے تھے اس سے صرف یہ ہی غرض نہین
تھی کہ اندرون ملک کے طولانی راستہ پر زندہ ثبوت کے ساتھ
اطالیون کے حسب منشا کام کرنے کی نا قابلیت کی تشہیر کی جائے
بلکہ بڑی وجہ یہ تھی کہ فیزان کے محنتی ہوشیار اور مہذب باشندون مین
ان قیدیون کی حفاظت قابل اعتبار ثابت ہوگی - پانچ اطالین سیولینو نکی
ایک پارٹی جو قبل اعلان جنگ بغرض تحقیقات بعض امور تجارتی فیزان
گئی تھی وہین روک دی گئی کیونکہ ساحل سمندر یا دور دراز واقع شدہ
دونون سرحدون پر بھیجنا اُن کی حفاظت کے خلاف تھا -

ان پانچ اسیران جنگ مین فرقہ اشتراکیہ کا جوشیلا ممبر اور جنگ
کی عام پالیسی کا مخالف ایک نن کمیشنڈ افسر بھی تھا جس کا بیان تھا کہ موقعہ
پرست یا اُس کے ملکی ساہوکار اس خلاف انسانیت جنگ کا باعث ہین
وہ اور اُس کے ہمنشین دوست یکسان زندگی سے گھبراتے ہوئے معلوم
ہوتے تھے مگر متفقہ طور پر بیان کرتے تھے کہ اُن کے ساتھ اچھا برتاو ہوتا ہے

اور اُنھین ایسا ہی اچھا کھانا ملتا ہے جیسا کہ ترکی با قاعدہ فوج کو اس جگہ یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ غذا کی تعریف معمولی نہین ہے کیونکہ ترکی با قاعدہ افواج کو کھانا نفیس ولذیذ قسم کا ملتا ہے۔ جب بیتے اُن سے دریافت کیا آیا اُنہین بعد حصول اجازت کمانڈنٹ اُن کے دوستون کو اونکی خیر و عافیت سے مطلع کردن تو انھون نے بیان کیا کہ یہ امر پہلے ہی طے ہوگیا ہے۔ ترکون نے اُن کے دوستون کے تام بھیجے ہوئے تارون کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کیے ہین۔ ونیز وعدہ کیا ہے کہ سرحد ٹیونس کی جانب سے بڑے دن کے جو تحائف اُنکے نام موصول ہون گے وہ اُن کے پاس پہونچا دیے جائین گے بعد ش نشاط بیے نے قیدیون کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے دوستون سے خط و کتابت جاری رکھنے کے مجاز ہین چونکہ اندرون ملک کا انتظام ابھی تک سیول گورنمنٹ کے سپرد تھا اسلیے یہ ضرور تھا کہ بیرون طرابلس بھیجے جانے والے خطوط پر طرابلسی ٹکٹ چسپان کیے جائین فی الحال تمام خط و کتابت براہ دیہات با قاعدہ طور پر بغیر ولایتون سے جاری ہے۔

بڑے بڑے غارون کی موجودگی جن کو مینے اپنی آمد کے موقعہ پر بہ نگاہ سرسری دیکھا تھا سورج کی روشنی مین پوری طرح ظاہر ہوئے اور مین آخرکار ایک ایسی زمین پر پہونچ گیا جو غارون سے بھری ہوئی تھی اور اُنھین غارون کی جو ہر طرف دکھائی دیتے تھے مناسبت سے غاریان نام رکھا گیا ہے اُن مین سے بعض غار چالیس فٹ تک عمیق تھے اور اسیقدر طویل جن کی چٹانین بہت ڈھالو ہوتی ہین۔ اور جن کے اندر اوس غلیظ اور سبز رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے حوض بنے ہوئے ہین جو غالبًا

اُن غارون کے عجیب ساکنون کے کپڑے وہ ہوسنے اور پہننے کے کام مین
آتا ہوگا جن کے متعلق بعض غارون مین کوئی ایسا نشان بطور ذریعہ شناخت نہین آتا
کہ اُن کے ساکن جس کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر بیرونی دنیا سے تعلق
معاشرتی بسہولت پیدا کرنے پر قادر ہون اور چونکہ یہ بھی ناممکن ہے کہ رسّہ
یا اور کوئی چیز لگا کر بوجہ کنارون کی زمین کے کمزور ہونے کے باہر آجا سکین
اس لیے قیاس چاہتا ہے کہ کم و بیش بطور حق آمد و رفت تعمیر راستہ ان
غارون مین ضرور ہون گے غاربان مین ان غارون کے ساکنین بایرتاؤ
کرنے اور کندہ ناتراش ہونے مین خاص طور پر زیادہ بدنام ہین۔ ان سے
خواہ کیسی ہی نیک نیتی کے ساتھ بے تکلفی ظاہر کیجا ئے مگر یہ انسے بری نظر
سے دیکھتے ہین بعض اوقات ترکی سپاہی ان وحشیون سے مذاقًا کہتے
تھے کہ تم اپنی بدشکل عورتون کو زیر زمین براہ رشک قید رکھتے ہو۔ اس کی صحت
کا مجھے کسیقدر اس طرح تجربہ ہوا کہ اتفاقًا ایک غار کے کنارہ پر کھڑے ہوکر جون ہی
مین نے نیچے کو نظر ڈالی ایک بدشکل جوان عورت نے جو بالکل مردانہ وضع
مین تھی مجھہ سے گالیان سناتے ہوئے بھاگ جانے کو کہا لیکن قبل اسکے کہ
مین اسکے حکم کی تعمیل کرتا اسی اثنا مین مردانہ وضع کی پہلی سے زیادہ کریہ المنظر
عورتون کو بلا لیا گیا اور وہ بھی چلاتے ہوئے میری طرف عجیب وضع سے دیکھنے
اور منہ بنانے لگین اور ان کی بلند آواز نے مجھے یاد دلا دیا کہ آج سے قبل ز
ہزار سال کس طرح" "ابو التواریخ سنے" غار نشینون کی کیفیت ان الفاظ
مین بیان کی ہے کہ "یہ لوگ چھپکلی اور سانپ کھاتے ہین اور عام
انسانون کی مانند بات چیت نہین کرتے بلکہ چمگادرون کی طرح چلاتے ہین"
الغرض ان عجیب المخلوقات وحشیون کی نظر بد سے بچکر مین ایک رونیون کے

زمانہ کے بنائے ہوئے ستون کے نیچے بیٹھ گیا اور اپنے اُس زمانہ کا خیال کرنے لگا جب ہیروڈوٹس کی کتاب پڑھا کرتا تھا اور اسکے تمام دلچسپ مقامات کو حفظ کیا کرتا تھا مجھے یہ بھی خیال آیا کہ مقابلتہً موازنہ کرنے پر حضرت عیسیٰؑ سے چارسوسال پیشتر حصص اندرون ملک افریقہ کے متعلق معلومات بہم پہونچانا سہل الحصول تھا بہ نسبت آج بیسوین صدی کے۔

کسقدر طویل زمانہ گذرا کہ ہیروڈوٹس کو اُن زمین پر گھسٹنے والے دمون کے بکرون کا حال معلوم تھا جن کی دمین اسقدر بڑی ہوتی ہین کہ گڑولنون مین رکھکر چلایا جاتا تھا۔ اور اُس نے اُن آدمیون کا ذکر بھی سُنا تھا جن کے جسم پر بال ہوتے ہین۔ نیز افریقہ کے اُن بڑے بندرون سے واقف تھا جن کی قوت اور خونخواری خاص طور پر مشہور ہے اور جن کو دوبارہ ڈیو چیلیو نے اُس کے ایک عرصہ بعد دریافت کیا ہے۔ اور کیسی کیسی عجیب و غریب حکایتین طرابلس کے ان ہی حصّون کے متعلق اُسے معلوم تھین جن مین سے ایک اُن پانچ جوان آدمیون کی ہے جو بنی غازی یا اُس کے قرب وجوار کے باشندے تھے اور نئی معلومات حاصل کرنے کے شوق سے بھرے ہوئے یہ دیکھنے کی غرض سے کہ آیا وہ اُس مسافر سے جو ان اجنبی حصون مین زیادہ سے زیادہ اتنک دُور گیا ہو اور آگے کہان تک جا سکتے ہین۔ شمالی افریقہ کے ان اندرونی حصون مین سے ہو کر گذر رہے تھے جہان درندون کی بڑی کثرت تھی ان جوانون کا انتخاب بوجہ کثرت اُمیدواران بذریعہ قرعہ اندازی عمل مین آیا تھا اور قبل روانگی اِن جوانون نے از راہ پیش بندی پانی کا ایک ذخیرہ ہمراہ لے لیا تھا۔ اور بربنا خصوصیت ممتاز ایک طویل سفر کی مغرب کی طرف سے ابتدا کی گئی۔ یہ بیچارے دوران سفر مین چند درختون

کے قریب پہونچے اور اُن کے پھل جمع کرنا چاہتے تھے کہ بہت سے پستہ قامت آدمیون نے انھین مثل قیدیون کے گرفتار کرکے دلدل پر سے گذر ایک ایسے شہر مین لے لیے جہان کے تمام باشندے سیہ فام اور پستہ قامت تھے - ان قیدیون کے ساتھ بظاہر بونون کی طرف سے عمدہ برتاو کیا گیا اور آخر کار بحفاظت بنی غازی کے راستہ پر پہونچا دیا گیا جنھون نے بن غازی پہونچکر علاوہ اور باتون کے یہ بیان کیا کہ اُن کے پستہ میزبان سب کے سب جادوگر تھے - میرا خیال ہے کہ اس قصہ کی سرزمین فاریان سے مرادی تعلق رکھتی ہے کیونکہ یہان دلدل کے باشندے اور وہ جنگل موجود ہے جس کا دریائے کانگو گھڑیالون سے معمور رہتا ہے اور جو سائیرنیون کے دریافت کرنے کے بعد یورپ کی نظرون سے اسوقت تک پوشیدہ رہا جب تک اسٹینلی کو کینہ توز جنگلیون کے زہر آلود تیرون کا مقابلہ نہ کرنا پڑا جس جگہ مین بیٹھا ہوا تھا اُس کے داہنی جانب ایک سوراخ کے منہ پر اسکی نکلی ہوئی مٹی کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا عندالاستفسار ایک ترک سپاہی نے کہا کہ یہ کارروائی ایک چیونٹی کی ہے جس پر لحاظ مٹی کے بڑے ڈھیر اور چیونٹی کی ننھی سی بساط کے فی الحقیقت اعتبار کرنا ممکن نہا - اس موقعہ پر ایک دفعہ اور خیالات نے ہیروڈوٹس کی دلچسپ کہانیون کی طرف توجہ کی ازانجملہ ایک کہانی مین وہ بیان کرتا ہے کہ چیونٹی کس طرح زمین کھود کر سنہری مٹی کے ڈھیر لگادیتی ہے اور جو شخص روپیہ کی خاطر خطرہ مین پڑنے کے لیے تیار ہو جاتا ہو تین ایسے اونٹ جس مین ایک بچے والی اونٹنی بھی شامل ہوتی ہے اور جسکا بچہ ان کے جلد واپس ہونے مین کوشش کرنے کی غرض سے مکان پر چھوڑ دیا جاتا ہے ہمراہ لیکر سنہری مٹی کی تلاش مین جاتا ہے

اور کامیابی کی صورت مین سنہری مٹی کو جلد جلد جمع کرکے اونٹون پر بار کرنیکی
اسوقت تک کوشش کرتا ہے جب تک کہ چیونٹیان سوراخ سے نکلنی شروع
نہو جاوین ورنہ فوراً ہی بچہ والی سانڈنی پر سوار ہوکر اوسے گھر کی جانب دوڑانا
شروع کرتا ہے اور جب کبھی ان تیز رفتار چیونٹیون نے طلا آمیز مٹی کے کسی
حریص کو پکڑ لیا ہے تو اس کی بدقسمتی کا کچھ ٹھکانا نہین رہا ہے اسموقعہ پر یہ
ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ ہیروڈوٹس کا مطلب درحقیقت اس چیونٹی
سے نہین ہے جس کا مٹی کا ڈھیر لگایا ہوا ہمنے دیکھا تھا اوسکا مطلب
اُن جانورون سے ہے جو رات کے وقت شکار کی تلاش مین پھرا کرتے ہین ۔ اور
جن کا نام اینٹ بیر یعنی چیونٹی کا ریچہ اور قد چھوٹے سور کے برابر ہوتا
ہے یہ جانور بہت کم دکھائی دیتا اور گھر جانے پر بڑی بہادری ظاہر کرتا
ہے جو صاحب جنوبی افریقہ مین بسلسلہ ملازمت رہ چکے ہین وہ بخوبی جانتے
ہین کہ اون کے گھوڑے اور وہ خود ان جانورون کے سوراخون کی وجہ سے
بڑے خطرہ مین رہا کرتے تھے

بازار سے مختلف چیزین خریدنے کے بعد ایسی چہل قدمی کے طور پر جو انگلستان
سے روانگی کے بعد پہلی ہی مرتبہ طرابلس مین کی گئی تھی زیتون کے تختون مین
گئے اور جار قیام کی واپسی پر ہمین معلوم ہوا کہ ہماری اس کوہستانی جنت مین
ہیضہ نمودار ہوگیا ہے جس پر بلحاظ آب و ہوا کی عمدگی کے یقین آنا مشکل تھا
لیکن ہیضہ کے کیس ہمارے سامنے موجود تھے ایک روز پیشتر عزیزیہ کے
طبی اسٹاف نے باوجود کار آزمودگی از راہ نادانی ایک ایسے بڑے
ہسپتال مین جو ہیضہ سے پاک تھا چار ہیضے کے مریضون کو بھیجدیا تھا
جن مین سے ایک مرچکا تھا ۔ طرابلس مین باوجود ہر قسم کی نگرانی کے

وبا ہیضہ کے پہیلنے کی روک تھام ناممکن ہے کیونکہ عرب ہر وقت حتی کہ علامات مرض کے ظاہر ہوجانیکے بعد بھی مصروف نقل وحرکت رہتے ہین یہ امر یقینی ہو کہ شہر طرابلس سے وارد ہونے والے شتر بانون اور آوارہ گرد عربون کے ذریعہ سے زرزلیس اور غبیض مین ہیضہ کی ابتدا ہوئی شتربانون کا قاعدہ ہے کہ منزل مقصود پر پہونچنے کے بعد ایسی حالت مین بہی کہ موت کا ہاتھ اپنے صاف دکھائی دیتا ہو قصبات یا مواضعات کے غلیظ صحنون یا کھلی ہوا مین اپنے رفقا کے شریک حال ہوجاتے ہین اس وجہ سے بھی معمولی حالت مین وبا ہیضہ کو پہیلنے کے لئے میدان صاف ملتا ہے تاہم عزیزیہ کے طبی اسٹاف کا یہ فعل کہ اُسنے چار آدمیون کو جن کے متعلق ہیضہ مین مبتلا ہونے کے بارہ مین کسی قسم کا شک نہین کیا جاسکتا تہا ایسے راستہ پر سفر کرنے کے لئے بہیجدیا جو دشوار گذار اور طویل تھا اور جسکا منتہا ایک ایسی جگہ تھی جو اب تک اس مرض سے بالکل پاک تھی تقریبًا ناقابل عذر ہو اور جو ہیضہ کے یکایک ایک اچھی صحت گاہ مین نمودار ہوجانے کے باعث طبی اسٹاف غاریان کی بڑی پریشانی کا باعث ہوا۔ علاوہ اور آدمیون کے ارغان بے بہی میرے پاس آے اور غاریان کو چھوڑ دینے کا پر زور الفاظ مین مجھے مشورہ دیا لیکن مین نے اُن سے کہا کہ مین جوش کیا ہوا پانی پیتا ہون اور کہجورین یا ایسی خوراک نہین کہاتا جو کہلی ہوئی رہتی ہو اس صورت مین اپنی ذات کے متعلق مجھے وبا ہیضہ سے کچھ خوف نہین ہی تاہم چند اور بہی وجوہات تھے جن کی وجہ سے جلد روانہ ہونا ضروری تہا ابتدا میرا خیال غاریان سے سیدہا زاویہ جانے کا تھا اس صورت مین مثلث کے ایک ضلع کے دو ٹکڑے کرنے کے بجائے ایک پر سفر کرنا ہوتا اور ایک نئی سرزمین سے بہی واقفیت حاصل ہوجاتی جبین غاریان سے دو منزل پر وہ خاص دلچسپ مقام بہی واقع تھا جسکا نام سن ہے اور جو غالبًا گول یا کسی اور قسم کے پتھر سے بنایا گیا

ہے لیکن چند در چند قباحتون کی وجہ سے ارادہ ابتدائی عمل مین نہ آسکا کیونکہ اول تو تمام
اونٹ سرکاری خدمات کیلیے کرایہ پر حاصل کر لئے گئے تھے اور ذاتی استعمال کیلیے اونٹ
کا ملنا ناممکن تہا دوم گھوڑے اور خچر بھی کرایہ پر نہین مل سکتے تھے کیونکہ کمزور اور بیمار جانورونکا
علاج کر کے میدان جنگ مین جانیکے قابل بنا دینے کے کوشان مویشی کے ڈاکٹرون کا ہیڈ
کوارٹر اس کوہستانی گانون مین تہا اور انکی نگرانی مین تقریبًا تمام اور گھوڑے موجود تھے
علاوہ اسکے مجہے اگر کوئی گھوڑا مل بھی جاتا تو ساری آبادی مین ایک زین بھی موجود نہین تہا
اور اگر صرف اسباب کیلیئے کوئی اونٹ ملجاتا اور مین پیدل سفر کرنا بھی گوارا کر لیتا تو عام راستون
سے جداگانہ راستہ پر جسکی حفاظت نہایت خطرہ مین تھی سفر کرتا ہوتا اور سپاہی بدرقہ کے
طور پر بھی ملنے ناممکن تھے چنانچہ ان دقتون کو محسوس کر کے مین نے طاہر بے کو اطلاع
دی کہ مین اسکی نصیحت کیمطابق عام راستے عزیزیہ ہوتا ہوا واپس جاؤنگا میری یہ اطلاع
ہی شریف کمانڈنٹ کیلیئے خوشی کا باعث ہوئی کیونکہ طاہر بے معہ اسٹاف میرے
نئے راستہ پر سفر کرنیکی خواہش سے متردد نظر آرہے تھے اور میر اسفر کی بیان کردہ
دقتون کی عدم موجودگی کیصورت مین بھی انکے تردد کا باعث ہونا ایک بڑی کج خلقی
ہوتی کیونکہ یہ لوگ ازراہ شرافت ذمہ واریون اور امتحان کی نازک حالت مین بھی
میری ذاتی خوشی اور آرام کا خیال رکہتے تھے پہر کس طرح ممکن تہا کہ مین کوئی ایسا کام کرنے
پر آمادہ ہو جاتا جو میرے مہربان میزبانون کی پریشانی اور تکلیف کا باعث ہوتا مین نے
شروع ہی سے یہ اصول مقرر کر رکہا تہا کہ حتی الوسع اس جنگ مین ترکی اسٹاف کو کوئی
تکلیف نہ دون جب کوئی شخص ان بہادر سپاہیون کی سخت دقتون کو دیکہے اور اُن کی ہرقسم
کی مہربانی اور مہمان نوازی کا تجربہ حاصل کرے تو اُسے فی الحقیقت محسوس ہوگا کہ
انسے واجبی ضروریات کا بھی اظہار کرنا ظلم ہے مجہسے ایک ہفتہ پیشتر ایک نامہ نگار
کو سواری کے لئے گھوڑا دیا گیا تہا اور دوسرے نامہ نگار کو ایک گول ڈیرہ مین اُن

نامہ نگارون پران چیزون کے متعلق اعتراض نہین کرونگا کیونکہ وہ جس طرح میری
بہی خواہ ہین اسی طرح ترکی کے مگر یہ ضرور کہون گا کہ ہم لوگون کو اپنی خوش قسمتی سے
ایسے شریف اسٹاف سے واسطہ پڑا ہے جنہون نے خندہ پیشانی سے یہ چیزین نذر کین
ورنہ دنیا مین کوئی دوسری فوج نامہ نگارون کو ان چیزون کے مفت دینے کا خواب
مین بہی خیال نکریگی نامہ نگار و اچہی طور پر فوج سے جو طلب کر سکتے ہین وہ خوراک ہے
بشرطیکہ وہ باضابطہ مقرر کئے گئے ہون یہان نامہ نگاران کو حرکات و سکنات کی
اسقدر آزادی حاصل تہی کہ وہ گویا خود مختار حکمران تھے مگر اسوجہ سے کہ ترکی فوجون کا
تسلط ایک بہت بڑے میدان پر تھا اور ذرایع احمال و انفال محدود اس لئے نامہ نگارون
کو خاطر خواہ جنگ کی حالت دیکہنے مین کامیابی نہین ہوئی ورنہ ترکون کی فیاضی اور
کشادہ دلی تو اس سے ظاہر ہے کہ برٹش رعایا کا ایک ایسا شریف آدمی بہی میدان
کارزار مین موجود تہا جو مشرق قریب کا متوطن تھا اور بلا ایسے کاغذات کے جنسے اخبار
کا نامہ نگار ہونا ثابت کیا جا سکے وہ اپنے آنے کی وجہ کتاب کی تصنیف کی نسبت ظاہر
کرتا تہا یہ شخص قابلیت اور وسیع معلومات رکہنے کے علاوہ مشرق مغرب اور ہندوستان
کا بھی سفر کر چکا تھا مگر جنگ کے متعلق کوئی تجربہ نہین رکہتا تہا حتی کہ فوجی معاملات کی معمولی
باتون سے بہی واقفیت نہین تہی باوجود اسکے کہ اسکی نسبت معلوم ہو چکا تہا کہ اُسنے
اُس پارٹی کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی ہے جسکا فتحی بے جان نثار حامی ہے اُسے
ترکی اسٹاف کے امراء علی نے اعلیٰ اور ہر قسم کا اخلاق برتا بلکہ اسے ترکی مدافعانہ لائنون
کے دیکہنے کی اجازت بہی دیگئی جنکی نسبت مین پورے طور پر یقین رکہتا ہون کہ وہ ان
معلومات کو بری طرح استعمال نہین کریگا ساتھ ہی اس کے مین اُسے مبارکباد دیتا ہون
کہ اسنے اپنی خوش قسمتی سے عزیزیہ کے جیسے بامروت اور مہربان افسرون کو پایا ورنہ
مہذب دنیا مین کسی جگہ بہی ایک معمولی نامہ نگار کو جو باضابطہ وثائق کی بنا پر فوج مین

تعنیات ہو مرضی کے مطابق میدان جنگ مین گھومنے اور آنے جانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے گی مین اس بات کے ظاہر کرنے پر مجبور ہون کہ زمانہ حال کی جنگو نکا تجربہ رکھنے والے شخصونکی نظر مین اجنبیون سے ترکی اسٹاف کا بامروت برتاؤ مناسب اخلاق کی حد سے آگے بڑھگیا تہا اور اسدرجہ پر پہونچگیا تہا کہ بیہودہ اور لغو خلق کہا جا سکے۔

مین نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر ایک اونٹ کرایہ پر کرلیا ایک چھوٹا سا کاروان شام کیوقت بسر کر رہی گی ایک ایسی زندہ دل سارجنٹ کے عزیز یہ جانیوالا تھا جو ایسا ستین شخص تہا کہ نن کمشنڈ افسرونمین کم پایا جائیگا اور جسے افسر اور ڈاکٹر افندی کے نام سے مخاطب کرتے تھے یہ شخص فرانسیسی زبانکے چند لفظ جانتا تھا اور جب کبھی مجھسے ملتا حتی کہ آدہی رات کو بھی گڈ مارننگ کہتا۔ یہ سارجنٹ عربون سے بحسن اخلاق پیش آتا تھا اور عرب بھی بظاہر اسکا خیال کرتے تھے و نیز اس کے احکام کی جلد تعمیل ہمنے طاہر بے کو الوداع کہی اور دوسرے آدمیون سے بھی رخصت ہوا اطالین قیدیونسے بھی کچھ بات چیت کی بی نے چلتے وقت زیادہ تر ملائم جملہ پڑا دن مبارک اپنی زبان سے ادا کیا ہم شمال کیجانب روانہ ہوگئے اطالین اسیران جنگ ہمارے پیچھے غمگین نظرون سے دیکھتے ہوے آرہے تھے ان بیچارون کو سال گذشتہ کے بڑے دن کب یہ خیال گذرا ہوگا کہ سال آئندہ مین عید کا دن تغاریان کے غارنشین لوگون مین بحالت اسیری گذرے گا۔

پہلون کی خوشبو سے لدی ہوئی ہوا آہستہ آہستہ چل رہی تہی اسمرتبہ ہمارا سفر تاریر تہا ایک مرتبہ بظاہر نہ ختم ہونیوالا الصحرا کا اپنے پیچھے پہیلا ہوا دیکہا اور اسمرتبہ بھی توپ کی دہیمی گرج سنائی دی راستہ مین دو عرب عورتین اور عورتونسے ملاقات کرتی ہوئی دکہائی دین ان عورتون نے ایک دوسری کو پرندون جیسی الفت سے پیار کیا قبل ازین ان عورتونکا طریقہ اظہار محبت نہین دیکہا تہا اسلئے مینے خیال کیا کہ سب باہم رشتہ دار ہونگی کیونکہ عام قاعدے کے مطابق ایک عورت دوسری کے پاس سے بدون سلام و دعا کے گذرتی دیکھی گئی تہی اور جب وہ راستہ مین ہمارے قریب پہونچتی تہین تو اپنے چہرون کو بخوبی فرنجہ کے اندر چہپا لیا کرتی تہین سورج غروب ہونیسے پیشتر ہم خندق پہونچگئے تہین یہ دیکھکر

مایوسی ہوئی کہ اُس خوبصورت حجرہ مین وہ عرب خاندان جنکی مجموعی تعداد معہ بچون کے دس آدمیون کی تھی مقیم تھے اگر ہم انہین وہان سے نکال بھی دیتے تو اُن کے قیام کی نفرت دلانیوالی نشانیا پاتے اسلیئے ہمنے صبر اور بڑے دن کی نیک نیتی کے ساتھ خاموشی اختیار کرتے ہوئے دوسرے کمرہ مین قیام کیا شریف سارجنٹ نے جو کچھ ممکن ہوسکا ہمارے لیئے راحت کا انتظام کیا ایک عرب کو نکالنے کے بعد جو کمرہ مین میری پائیتین آن کر لیٹ گیا تھا مین نے سارجنٹ اور اسکے آٹھ سپاہیون مین سے چار پر زور دیا کہ وہ ہمارے ہی کمرہ مین سوئین ہمارے کمرہ مین آگ جلانیکی وجہ سے دہوان اس کثرت سے پہیل گیا کہ ہم اندہے ہوے جاتے تھے کیونکہ دہوان نکلنے کیواسطے سواے دروازہ کے اور کوئی راستہ نہین تہا ہم سب نے نزدیک بیٹھکر کہانا کہایا اور چارپائی ہونے کے واسطے لیٹے ہی تھے کہ ہمپر کیڑے حملہ آور ہوے اور ہمارے تمام بسترون اور کپڑون کے اندر پہیل گئے اور کاٹنا شروع کیا سب لوگ جسم کہرچنے لگے حتی کہ بی بیچارہ نے کراہنا شروع کیا مینے اپنے بستر کی چادر اتار کر اسے دی ۱۹۱۱ء کے بڑے دن کی رات کا جب کبھی مین خیال کرتا ہون تو میرے جسم مین سوزش ہونے لگتی ہے ایک گھنٹہ اس تکلیف مین گزار کر بی اور سارجنٹ اپنے بسترونسے اٹھ بیٹھے اور باہر آگ جلاکر طلوع آفتاب تک دونون جسم کہرچتے اور رگڑتے رہے انکے قریب ہی ایک چھوٹی سی دیوار کے نیچے ایک عرب خاندان اطمینان سے شب باش تھا کہ درمیان مین مان باپ اور چارون طرف چھوٹے چھوٹے بچے اور ان کو بڑے بچے محاصرہ کئیے ہوے پڑے تھے غریب بی جو موسم اور وقت کے رواجی محسوسات کا خوگر ہے کہر پہونچنے کیلئے بیچین ہورہا تہا اور گذشتہ رات کی تکلیف فراموش نہین کرسکتا تھا اور جیسا کہ اُسنے کہا وہ بڑے دن کی رات مین کچھ لطف نہین اٹھا سکا حقیقت مین یہ بہت برا ہوا کہ اسے ایک بڑے تہوار کی رات کو شب خوابی کے کمرے سے کیڑون نے بے عزتی کے ساتھ نکالدیا مین نے اُس سے بیان کیا کہ بقول مارک ٹوین ایک ہوٹل کی ساری مکہیان متحد ہوکر چاہین تو وہ مسافر کو بستر سے کھینچکر نیچے گرا سکتی ہین مین نے اس کی جسمانی اور دلی تکلیف کو کم کرنے کی خاطر کہٹملون کے لطیفہ بیان کئیے اور سر دلفرولاسن کے اس فیاضانہ قول کو بھی نقل

کیا کہ کھیان اپنی ذات سے مکروہ نہین ہین بلکہ انکا طریقہ زندگی مکروہ ہے لیکن میری ہر ایک
کوشش جو ظرافت اور دل لگی پر مبنی تھی بی کیلیئے کار آمد ثابت نہین ہوئی کیونکہ بڑے دن
کے موقعہ پر کہان تو انگلستان کی چہل پہل عیب شب چمکتی ہوئی شراب قسم قسم کے لذیذ کہانے
صاف ستھرے کپڑے اور نرم گرم بستر وغیرہ وغیرہ اور کہان ہماری موجودہ ذلیل اور درد
ناک حالت ان دونو نکا باہمی اختلاف خود دردناک تھا بہرصورت ہمنے گرم گرم قہوہ کا ایک
ایک آب خورہ پیا اور کچہہ ناشتہ کیا جسکی وجہ سے دل لگی اور مذاق کے مقابلہ مین زیادہ آرام ملا ورجب
فرشتہ رحمت جیسے کارکن فیتحی بے کے بہیجے ہوے گھوڑے ملگئے تو ہمارے حواس بجا ہوگئے غاریان
کے مہربان افسرنے بغیر ہماری اطلاع کے ہیڈ کوارٹر کو بذریعہ تار اطلاع بہیجدی تہی کہ ہم پیدل
روانہ ہوگئے ہین اسکا یہ نتیجہ تہا کہ راتون رات ہمارے لیے گھوڑے بہیجے گئے جو صبح ہی سواری کیلیئے
تیار ملے جنکی بدولت ہم اپنے پرانے ہیڈ کوارٹر مین پہونچگیے جہان ہمین ہیضہ کے پھوٹ نکلنے
کی خوفناک خبر ملی جسکی ابتدا ایک دن پیشتر ہوئی تھی اور چوبیس گھنٹہ مین چودہ آدمی مبتلا ہوے
تہے جس کمرہ مین ہم سوئے تہے اسکے باہر چار شخص ہیضہ کے مریضون کی موجود نہین تحقیقات
سے ثابت ہوا کہ مریض عرب ایک رات قبل ایک جنوبی گانون مین شب باش رہے تھے اور
کسی متوثر کنوئین کا پانی سب نے پیا تہا گو یہ تحقیق ہوگیا کہ یہ مرض عزیزیہ کے پانیکی خرابی کی
وجہہ سے پیدا نہین ہوا تہا تاہم اس مرض کا فوری اثر کیمپ کیواسطے خطرناک تھا اسلئے فوراً املا
احمر کے ڈاکٹرون نے بڑی مستعدی سے اپنا کام شروع کیا تمام بازار کی جگہ غلیظ اوٹون اور تاجرون سے
صاف کرکے ازسر نو بازار کو فاصلہ پر قائم کیا گیا اور دونون کنون مین پرمین گینٹ آف پٹاس ڈالا
گیا اسپر بھی پانی جوش دیکر یا فلٹر کرکے کام مین لایا جاتا تہا گا غلیظ اوٹون اور شتر بانون سے نوجی
کیمپ کے صحن کو بھی صاف کیا گیا تب کہین جا کر فرشتہ اجل کا ہاتھ جلد ہی رک گیا اور میرے باقی
ماندہ زمانہ قیام طرابلس مین عزیزیہ یا غاریان کے کمپون کے اندر اور کوئی کیس ہیضہ کا نہین
ہوا یہ مرض جسقدر جلد شروع ہوا تھا اسیقدر جلد ختم کردیا گیا اور ہمارے دلونسے ایک بہت بڑا

اندیشہ اٹھ گیا جن لوگون نے اس مرض کے مریضون کو دیکھا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہین
کہ مشرقی حالات مین یہ لفظ کیا معنی رکھتا ہے اور کس طرح استفراغ اور بے انتہا درد
ہوتا رہتا ہے ہونٹ نیلے ہو جاتے ہین اور پھر موت سے قبل تکلیف کو کم کرنیوالی بے ہوشی
طاری ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ ان لعشونکی تدفین مین حیوانون جیسی بے پرواہی عمل مین آتی ہے۔

بڑے دن کے ایام مین یہ ایک دوسرا سنسنی خیز واقعہ پیش آیا جب سے اطالیون نے
شہر طرابلس پر قبضہ کیا ہے سلطانی فوج کے ملازم عربون کی ایک تعداد کو اپنا جانبدار بنا لیا
ہے مجھے ہمیشہ سے اس نالائقانہ اور ریاجیانہ حرکت سے نفرت رہی ہے کہ کوئی قوم دشمن کے دغاباز
لوگون کی جماعت کو اپنی اغراض کا آلہ بنائے مجھے خوب معلوم ہے کہ ہمنے بھی جنوبی افریقہ مین
پانچ پانچ شلنگ اون مشہور عام قومی جاسوسون کو دیکر اس مکروہ فعل سے پرہیز نہین کیا تھا جنہون
نے ضرورت کی حالتمین اپنے ملک اور ابناء ملک سے مخالفت اختیار کرلی تھی فی الحقیقت یہ مشکل
ہے کہ ان حرامزادون کی زیر انتظام لائی ہوئی فوج کی تیاری کی کوئی معقول وجہ بتائی جاسکے

تین اطالوی جاسوسونکی ایک جماعت کو عین زارہ کے قریب ایک ترکی پیٹرول نے گرد بڑھا
کر گھیر لیا معلوم ہوجانیپر ان لوگون نے اپنے آپ کو حوالہ کر دینے کے مقابلہ مین لڑنا پسند کیا
آخر کار ایک اطالوی النسل جاسوس مارا گیا اور دو عرب جاسوس زندہ گرفتار کرکے عزیزیہ
لائے گئے جنکی نسبت معلوم ہوا کہ اطالین فوج مین ملازم ہین اور تاحال عثمانی خزانہ سے
بھی تنخواہ پاتے رہے ہین اور یہ جاسوس وقت گرفتاری اس ذراسی تبدیلی کیساتھ ترکی
نیلی وردی پہنے ہوئے تھے کہ بجائے ترکی نشانون کے کالرون پر اطالوی نمبر لگائے ہوئے
تھے زنشادلیہ کے کمرہ مین کورٹ مارشل منعقد ہوا اور پیٹھ پر ہاتھ بندھے ہوئے دونون
ملزم پیش کئے گئے جرم کے متعلق کوئی شبہ نہ تھا نہ صفائی لہذا باضابطہ پھانسی کی سزا تجویز کی
گئی اثناء تحقیقات مین کمانڈر انچیف کے یہ دریافت کرنیپر کہ انہون نے سلطانی اطاعت کی
حلف کی کیون خلاف ورزی کی تھی ان دونون مین سے زیادہ عمر کے شخص نے کہا کہ بال

بچون کے فائدہ کی خاطر لیکن جیسا کہ ظاہر ہوا اس عذر مین معقولیت نہین تہی کیونکہ اسے اطالوی خزانے سے جو تنخواہ ملتی تہی وہ اس سے زیادہ نہین تہی جو ترک ادا کرتے رہے تہے دوسرے کم عمر مجرم نے صرف یہ ہی کہا کہ مین مجرم ہون اور میرے پاس کوئی عذر بہی نہین ہے مین اپنے آپ کو کورٹ کے رحم پر چہوڑتا ہون اور باقی ماندہ کیلئے خدا سے رحم کی درخواست کرتا ہون دونون مجرم تحقیقات کے وقت ثابت قدم رہے اور انہنے کسی قسم کی لغزش ظاہر نہین ہوئی کم عمر آدمی نے ابتدائے کارروائی مین سگرٹ مانگا جنکہ سزا ئے موت کے سُنائے جانے کے بعد بہی باطمینان سگریٹ پیتا رہا رات گذارنے کیلئے دونون مجرم ترکی لائنون کو بہیجدئے گئے اور دوسرے دن سات بجے صبح کے دونون مجرمونکو علیحدہ علیحدہ بغرض تشہیر سنت بنی آدم اور بنی غشیر مین کہجور کے درختونسے لٹکا کر پہانسی دیدی گئی تا کہ اُن تمام لوگون کو جو موجودہ ضرورت اور خطرہ کی حالت مین اپنے مذہب سلطان اور ساتہیون کو دغا دینے کے لئے لالچ دئے جائین عبرت حاصل کرنے مین مدد ملے

وہ سب سے بڑا دغاباز حسونہ پاشا جو نسلاً ترک اور مذہباً مسلمان معاشۂ گورنمنٹ عثمانیہ کا نمک خوار ہے اپنے ایسے بیٹے کو جو ترکی افسر تھا نمک حرام بنانیکی کوشش مین ناکامیاب رہا اُسکا بیٹا باپ سے ناراض ہو کر جنگل کو نکل گیا اور اپنے رفیقون کے شریک حال ہو کر مثل سلطان کے ایک سچے سپاہی کے اوس وقت تک دشمنون سے لڑتا رہا جبتک کہ اُس نوجوان کی زندگی کو بیوقت موت کے ہاتہنے جو بخار کی وجہ سے دور دراز پہاڑ مین واقع ہوئی تھی قطع نہین کیا جسکا نام سچے بہادرون اور ملکی جان نثارون کو تا ابد افسوس رہے گا۔

جدہ کو واپسی

عزیزیہ پہونچنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ ٹیلیہم اور اوسلر فندق بنی غنشیر چلے گئے تھے اور سپنگ رائٹ نے شدید پیچش سے حال ہی میں افاقہ پانا شروع کیا تھا مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس ملنسار اخبار نویس کے وفادار ملازم سلیم نے اپنے آقا کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا موسی بے نے سپنگ رائٹ کو عارضی قیام کے لیے ایک کشادہ اور آرام دہ خیمہ عنایت کیا تھا۔ جو مریض کیلیت میں خصوصیت سے آرام و آسایش کا باعث ثابت ہوا۔ گو مریض کو افاقہ ہونا شروع ہو گیا تھا تاہم میں نے زیادہ اصرار کیا کہ وہ دوسرے ہی دن میرے ساتھ عزیزیہ سے روانہ ہو جائے۔ سپنگ رائٹ نے پہلے ہی سے روانگی ٹیونس کا ارادہ کر لیا تھا تاکہ وہاں پہونچکر پوری شفا حاصل کرنے کے بعد کپڑے و خوراک مہیا کر کے دوبارہ ترکی فوج سے آملے چنانچہ میرے مشورہ نے جلد روانہ ہو جانے پر اُسے بالکل ہی مستعد کر دیا میرے دوست نے پیچش جیسے جلد صاحب فراش کر دینے والے مرض کو قابل تعریف مستقل مزاجی سے برداشت کیا تھا لیکن پھر بھی یہ نہایت ضروری تھا کہ وہ جلد کیمپ کی جراثیم سے مؤثر شدہ سرزمین سے علیحدہ

ہوکر بیابان کی صاف اور کہلی ہوئی ہوا مین زندگی بسر کرے ۔ علاوہ ازین اس کی ہمسفری میرے لیے لطف صحبت کو پُر مسرت بنانیوالی تھی ۔

شیخ بیرونی کی عنایت جو سپنگ رائٹ کا دوست تھا بدیجوہ قابل شکرگذاری ہے کہ اُنھے بیس فرانک کی حقیر رقم پر ایک اونٹ ہمارے لیے کرایہ پر دلوادیا ۔ حالانکہ آج کل اونٹون کا کرایہ بہت گران ہو رہا ہے ۔ ایک اور اونٹ سپنگ رائٹ کی سواری یا یون کہیے کہ اُس کے بیٹھنے کے لیے کرایہ کیا گیا ۔ دوسرے دن پریشان کن تاخیر و لیت و لعل سے بکوشش چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد دو بجے کے قریب ہماری روانگی کا وقت آ گیا چنانچہ مین فتحی بے سے مختصر الوداع کہنے جس سے جدا ہونا خالی از افسوس نہ تھا کونک گیا ۔ لیکن یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ یہ شاندار افسر جس کی متعدد شاندار خدمات اپنے ملک کا واجبی شکریہ حاصل کر رہی ہین بخار مین مبتلا ہوکر صاحب فراش ہو رہا تھا تاہم مینے اپنے دل کو ہلال احمر کے مین ڈاکٹرون کی اس رائے سے تسکین دی کہ فی الحال بخار مین خطرہ کی کوئی علامت نہین پائی جاتی ۔ اگرچہ اطالوی اخبار نویسون کی دروغ بیانیان متعدد مرتبہ فتحی بے کو قتل کر چکی ہین تاہم مجھے یقین ہے کہ میرا دوست جلد صحت یاب ہو جائیگا ۔ مجھے شبہ ہے کہ فتحی بے کے بخار مین شدت کا باعث وہ غلہ سے لدا ہوا کاروان ہوا کہ جسے سرحد پر فرانسیسی افسرون نے تلون مزاجی سے روک دیا تھا ۔ اس کاروان کو جو ولایت طرابلس کے لیے غلہ لا رہا تھا دو ہفتہ سے زیادہ مدت تک سرحد پر پڑا رہنا پڑا اور جیسا کہ بعد مین ظاہر ہوا ہمنے فتحی بے کو جو تسکین دلائی تھی وہ صحیح ثابت ہوئی یعنی کاروان کو طرابلس مین داخل ہو جانے کے چند ہی دن بعد اجازت ملگئی فتحی بے نے اپنی مسلسل جانکاہیون اور متواتر جسمانی تکالیف کی موجودگی

کرنیل فتحی بک سابق قنصل عثمانی متعینہ ٹیونس

ALHILAL PRESS.

مین بھی ہمارے آرام کا خیال رکھا تھا علاوہ اسکے کہ میرے لیے بلا میری درخواست زوارہ تک سواری کے لیے گھوڑا دیا تھا اُس نے یہ حکم بھی دیا کہ طاہر بے کے ذریعہ سے ہمارا التعارف مانشیر گاز توٹ سے کرایا جاوے جو ہمارے کاروان مین شریک ہونیوالا تھا۔ اس اجنبی ہمسفر کی صحبت میرے لیے سفر کی ابتداء سے انتہا تک سچی خوشی کا باعث ثابت ہوئی مانشیر تھاڈی گاز توٹ پولینڈ کا ایک ممتاز ادیب ہے۔ جو اسلام کے متعلق اپنی ایک تصنیف کے لیے مشہور ہے۔ کتنے کم اشخاص اس امر سے واقف ہین کہ ولنا اور پولینڈ کے دوسرے قصبون اور گانؤون مین ایک لاکھ مسلمان آباد ہین؟ یہ بیان خالی از دلچسپی نہوگا کہ مانشیر گاز توٹ کا اسلامی نام سیف الدین ہے۔ یہ صاحب یورپ مین اسلام کی اس مغربی چوکی کی عجیب آبادی کے بڑی گرمجوشی سے مداح و معاون تھے ولنا اور اسکے ملحقات مین اشاعت اسلام کی دلچسپ مختصر تواریخ یہ ہے کہ ۱۳۹۷ء مین اسلام کے ابتدائی رہنما کریمیا سے پولینڈ مین پہونچے۔ اِن کے بعد اور مسلمان تارک الوطنون نے قرب وجوار کے سرداروں سے مدت تک تیغ زنی کرکے کریمیا ہی سے مغرب کی جانب پیشقدمی کی۔ قوم پول نے اِن نوواردون کا خوشی سے استقبال کیا جنہون نے اس حسن سلوک کے عوض اپنے اس نئے ملک مین فوجی ملازمت خوشی سے منظور کرلی۔ فریقین مین کسی ایک کو بھی اس سودے مین کوئی شکایت پیدا نہین ہوئی مسلمانون نے عمدہ شہریون کی طرح سکونت اختیار کرکے اس نئے وطن کی خدمت وفاداری سے انجام دی۔ قوم پول نے مسلمانون کے سربرآوردہ خاندانون کو اپنے ملک کے موروثی امرا کی فہرست مین شامل کیا اور اُن کے قیام کو زیادہ مستقل بنانے کی خاطر مزدور اور ملبہ دیگر مساجد تعمیر کرادین۔

جن مین سے پچاس مسجدین قدیم پولینڈ کے مختلف حصون مین ابھی تک موجود ہین - عیسائیون نے بھی مسلمانون کی فوجی ملازمت اختیار کی چنانچہ بہت سے پول عیسائی عثمانی فوجون مین ملازم رکہے گئے - جنگ کریمیا کے زمانہ مین سلطان کے پاس ڈو رسالے اور دو کاسک کمپنیان ایسی موجود تھین جن مین صرف عیسائی بھرتی کئے جاتے تھے - یہ رجمنٹین جو زیادہ تر روسی پولینڈ کے باشندون پر مشتمل تھین اور جن کے مخصوص علم پر صلیب اور ہلال دونون اپنی ہمنشینی سے ایک خاص امتیاز پیدا کرتے تھے - روسی گورمنٹ کی نظر مین کھٹکنے لگین - چنانچہ ۱۸۸۰ء مین جنگ سے تھوڑے ہی عرصہ پیشتر سلطان عبد الحمید خان نے اپنے اس حصہ فوج کو روسی گورمنٹ کے دباؤ سے تخفیف کر دیا - ولنا اور اُس کے قرب وجوار مین عیسائی اور مسلمان آج کل بھی باہمی حسن سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہین - مسلمانون کی بیویان اور بیٹیان سوسائٹی مین آزادی سے ملتی جلتی رہتی ہین - مسلمان بچون کو اکثر اوقات پال اور پیٹر کے عیسائی نامون سے پکارا جاتا ہے - قوم پول کے جب دو شخص آپس مین ملتے ہین تو انکا ہر وجہ سلام اسلام کے پُرانے اصول اسلام علیکم سے شروع ہوتا ہے جس کے جواب مین " حضرت عیسیٰ کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے " کہا جاتا ہے - اور اگر ایک مسلمان اپنے عیسائی دوست کو سلام کرتا ہے تو وہ ہمیشہ مذہب عیسائیت کے اصول کے مطابق سلام کی ابتدا کرتا ہے - ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے سلام کے جواب مین " ہمارے پیغمبر کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے " کہتا ہے یعنی بجائے حضرت عیسیٰ کی رحمت کے " ہمارے پیغمبر کی رحمت " جواباً کہا جاتا ہے - اسلام کا کوئی سچا پیرو حضرت عیسیٰ کی رفیع الدرجاتی مین شبہ نہین کرسکتا ہے - کیا پیغمبر اسلام نے حضرت عیسیٰ

کو روح اللہ کہکر مخاطب نہیں کیا ہے؟ اور اس تعریف کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ کو اپنے اوپر زیادہ ترجیح نہیں دی ہے؟ حضرت عیسیٰ کو مسلمان لوگ درحقیقت روح اللہ خیال کرتے ہیں لیکن ایسے تعلیم یافتہ عیسائیوں کی تعداد کسقدر کم ہے جو اسلام کے متعلق ادنیٰ معلومات حاصل کئے بغیر ہوروں اور کثرت ازدواج کے مسائل پر بیہودہ بکواس شروع کرتے ہوں اور کافی معلومات حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو تکلیف دینا پسند کرتے ہوں۔ متعصبانہ عقائد کے سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ بے بنیاد کوئی دوسرا اتہام نہیں ہو سکتا کہ ترکوں پر مروجہ نکتہ چینی کے مطابق مذہبی تعصب کا الزام لگایا جائے۔ اسلام کو متعصبانہ مذہب قرار دینا واقعات اور تواریخ کا صریحی بطلان ہے۔ احکام قرآنی مذہبی معاملات میں وہ کامل آزادی گوارا کرتے ہیں جو رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ دونوں فرقوں سے اصول اور عمل میں بہت زیادہ آگے بڑھی ہوئی ہے سلطنت عثمانیہ میں یہودیوں کو وہ شرمناک تعصب کبھی برداشت کرنا نہیں پڑا جو یورپ کے تقریباً تمام عیسائی ممالک میں انسے روا رکھا گیا ہے آرمینیا کے قتل عام جن پر تمام روشن خیال ترک سلطان عبدالحمید خان کے مردہ زمانہ کی سب سے بری یادگار کی حیثیت سے افسوس ظاہر کرتے ہیں مذہبی خیالات سے عمل میں نہیں لائے گئے تھے۔ کیونکہ یونانی اور شامی اور دوسرے عیسائی جو آرمینیوں کے محلوں میں رہتے تھے اس خوفناک زمانہ میں بالکل محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کی معتدل مزاجی کا ان عیسائی فرقوں کے عام رجحان سے مقابلہ کرے جو پیغمبر عربی کے ہمعصر تھے بلکہ مابعد زمانہ سے بھی اگر مقابلہ کیا جائے تو اُس کو محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کی معتدل مزاجی اور دوسروں کے لیے کشادہ دلی دیکھکر تعجب ہوگا گو عیسائیوں

ؑ مصنف کا یہ انگریزی خیال مشکلہ خیز کو ناواقفیت پر مبنی ہے

کے بڑے تیوہار کے موقعہ پر جب حضرت مریم اور حواریون کی مورتون کا پیرا[1] کی گلیون مین جلوس نکالا جاتا ہے ترکی نوجوان کا انھین سلامی دینا قرآن کی خلاف ورزی ہے جو کسی قسم کی تصویر یا مورت کی تعظیم کرنے سے بدینوجہ ممانعت کرتا ہے کہ ایسا کرنا باعث تقویت بت پرستی ہے تاہم یہ خوش خُلقانہ فعل ایسی کشادہ دلی پر مبنی ہے جس کی مثال عیسائی دنیا مین کم پائی جاتی ہے۔ ہمین اپنے روشن خیال ملک انگلستان مین ایک دفعہ یہ ضروری معلوم ہوا تھا کہ ایک اسی قسم کے جلوس کی جسے ایک عیسائی چرچ نے انگلستان مین نکالنا چاہا تھا مخالفت کیجائے۔ قبل اسکے کہ ہم اورون پر تعصب کا الزام لگا کر نفرت کرین ہمین چاہیے کہ ہم اپنی کوتاہ بین آنکھون سے تعصب کے شہتیر نکال ڈالین۔

مانشیر گازٹوٹ کے لطف صحبت مین سفر کی تکلیف بہت کم ہوگئی تھی یہ شخص جوش اور فخر سے شوبین یاڈی رف اسکی میڈم۔ کیوری۔ و دیگر پول مشاہیر کے متعلق گفتگو کرتا رہا یہ شخص نہایت ذی علم اور روشن خیال موسیقی مین پورا ماہر تھا اور اپنے تمام کمالات کو سالہا سال سے ترکی کی نئی تحریک کے لیے وقف کرکے اسکے متعلق مختلف خدمات انجام دیتا رہا تھا۔ ہمارا سفر وایسی ایسی سرزمین سے شروع ہوا تھا جو نمناک اور یہان سے جابجا کم وبیش بھری ہوئی تھی۔ ہمنے سپنگ رائٹ کو آرام وہ طریقہ پر گٹھری بنا اونٹ پر لاد کر پیشتر ہی روانہ کر دیا تھا لیکن مین پیچھے اسوجہ سے ٹھہرا رہا کہ اپنے گھوڑون کے لیے چار دن کا دانہ خرید لون ہماری اگلی پارٹی نے بیابان مین راہ گم کرکے آوارہ گردی شروع کردی تھی۔ لیکن ہم اس

[1] شہر قسطنطنیہ کا وہ حصہ جس مین عیسائی آباد ہین ۱۲

امر سے مطلع ہوئے بغیر پیرطرہن ہین پہونچکر اوسی جگہ مقیم ہوئے جہان پہلے
ٹھہرے ہوئے تھے۔ دو گھنٹہ کے بے چین کر دینے والے انتظار کے بعد
ہمارا مریض رفیق سفر بھی ہم سے آملا چنانچہ مینے اُس کے لیے بکوشش
بھیڑ کا تازہ دودہ مہیا کیا۔ واضح رہے کہ ملک طرابلس مین مینے اپنے
سارے زمانہ قیام مین پہلی مرتبہ اسیوقت تازہ دودھ دیکھا تھا جو
سپنگ رائٹ کی موجودہ حالت مین اس کے لیے موزون خوراک تھی
مینے پھر دیکھکر کہ ایک عرب گاز ٹوٹ کے بستر پر لیٹنے کی تیاری کر رہا ہے
کسی قدر تیزی سے اسے باہر نکل جانے کے لیے ڈانٹ کر کہا۔ لیکن یہ معلوم
ہونے کے بعد بہت لطف آیا کہ یہ عرب دراصل خود گاز ٹوٹ تھا جو ایک
سفید لبادہ اور کان ٹوپ سردی سے محفوظ رہنے کی خاطر پہنے ہوئے تھا
ہمارے کاروان کے اور ممبرون مین علاوہ دو ٹیونسی باشندون کے فزان
کا ایک اسکول ماسٹر بھی تھا جو قسطنطنیہ جا رہا تھا۔ اس اسکول ماسٹر کے
پاس ماؤزر رائفل تھی اور کارتوسون کی ایک پیٹی اپنے سینے سے لٹکائے ہوئے
تھا اور گو یہ اکثر چھوٹے چھوٹے پرندو پر فیر کرتا رہا لیکن اسکا کوئی نشانہ کارگر
ثابت نہوا تاہم اس شخص کی عام حالت فوجی قابلیت اور مزاج کی سختی
ظاہر کرتی تھی۔ شام کے چار بجے ہم لوگ زاویہ پہونچ گئے جہان کے عرب
قائم مقام[1] نے ہمارا بڑی عزت سے استقبال کیا اور مجھے اپنے پاس کچہری
مین بٹھایا جہان اسوقت اہل معاملہ کا ایک گروہ موجود تھا۔ یہان
بیٹھے بیٹھے مجھے اوس موقعہ کا خیال آیا جبکہ آخری مرتبہ بحیثیت ایک
مجسٹریٹ کے مین سہ ماہی سشن کا اجلاس کر رہا تھا۔ چنانچہ مین بے اختیار

---

[1] قائم مقام یعنی تحصیلدار ۱۲

اُس اختلاف سے ٹکرا دیا جو اکسفورڈ کے کونٹی ہال کی آرایش و خاموشی اور موجودہ عدالت کے شور و غوغا مین صریح طور سے نمایان تھا۔ یہ خدا ہی کو علم ہے کہ یہ قائم مقام منصف صاحب کا فیصلہ کس طرح کیا کرتا تھا مینے تو صرف یہی دیکھا کہ وہ فوراً اپنا فیصلہ سُنا دیتا ہے جس سے بظاہر ہر ایک شخص حتیٰ کہ وہ قیدی بھی جسے سزا دی گئی ہو مطمئن نظر آتا ہے یہان عدالت مین ایک لانبے قد کا داروغہ جیل جس کے ہاتھ مین ایک بڑی کنجی تھی موجود تھا یہ شخص فیصلہ سنائے جانے کے بعد بلا توقف قیدی کو باہر پہونچا دیتا تھا۔ جب ایک گھنٹہ اس عدالتی شور و غل کو سُنتے ہوئے گذر چکا تو مین عدالت سے اجازت حاصل کرکے بازار کے چوک مین تازہ ہوا کھانے کے لیے گیا۔ یہان پہونچکر مجھے محمد بے خوش قسمتی سے ملگئے جو ششتہ بنی آدم کے افسر رسالہ ہین ہم دونون ترکی قہوہ پینے کے لیے ایک چھوٹے سے قہوہ خانے مین گئے جہان شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی ایک بڑی تصویر دیوار پر آویزان تھی۔ محمد بے اسوقت بہت خوش تھے۔ صاحب موصوف نے براہ مہربانی ایک خط اپنے بھائی کا جو بیتی غازی مین انور بے کی ماتحتی مین کوئی خدمت افسری انجام دیتا رہا تھا دکھلایا۔ اس خط کا مضمون یہ تھا کہ برادر مذکور نے اطالیون پر حملہ کرکے علاوہ بہت سے آدمیون کو تہ تیغ کرنے کے ایک سو سپاہیون کو گرفتار بھی کرلیا تھا نیز یہ کہ اس مختصر لیکن شاندار کارروائی کے صلے مین۔ سُلطان نے اس افسر کو میجر کے عہدہ پر ترقی دی تھی۔ محمد بے اُسیوقت بنی آدم روانہ ہو جانیوالے تھے جہان اپنے دوست عارف بے کو دکھانیکی غرض سے تازہ خرمون کا ایک خوشہ اپنے ساتھ لیجانا چاہتے تھے کیونکہ عارف بے نے ابھی تک خرمے کا کوئی خوشہ نہین دیکھا تھا

اول الذکر نے مجھ سے اٹھائیس دسمبر کو اُن دو آدمیون کے پھانسی دیے
جانے کی کیفیت بیان کی جنکی نمک حرامی کا ذکر مین گذشتہ باب مین کر چکا ہون
اور کہا کہ اِن مین سے ایک کی پھانسی کے وقت مین خود بھی موجود تھا۔
ہمارے سکون اقامت مین تین جرمن افسرون کی دفعۃً آمد سے خلل
پیدا ہو گیا یہ تینون افسر پوری فوجی وردیان پہنے ہوئے تھے اور جیسا کہ تعارف
کے بعد ظاہر ہوا اُنسے ملاقات کرنا خالی از مسرت نہ تھا۔ دوران گفتگو مین معلوم
ہوا کہ ایک صاحب جنکا نام لفٹنٹ بیرنگ تھا انگلستان کے خاندان بیرنگ
کے رشتہ دار تھے دوسرے جرمنی پیرن وہال وگ اور تیسرے صاحب
اُن کے بھائی تھے اِن تینون شخصون نے صاف دلی سے اقرار کیا کہ وہ در حقیقت
نامہ نگار نہین تھے تاہم انھون نے میرے اس سوال کا کوئی معقول جواب
نہین دیا کہ اُن کے محکمہ جنگ نے کس وجہ سے اپنے ان افسرون کو بحالت ملازمت
نامہ نگارانہ حیثیت سے طرابلس مین داخل ہونے کی اجازت دیدی تھی۔
مجھے ظاہری علامات سے معلوم ہوا کہ یہ اصحاب ہمارے ترک دوستون کی
نظر مین کچھ زیادہ وقعت نہین رکھتے تھے جنھین غالباً شبہ ہو گیا تھا کہ یہ
جرمنی مواقع کے متعلق جاسوسی کی خدمت انجام دیتے اور مدافعت کے عام
حالات کی اطلاع اپنے وطن لیجانے کی غرض سے وارد ہوئے تھے عیب جوئی
کو بالائے طاق رکھدینے کے بعد بھی مین اس خیال سے باز نہین رہ سکتا
کہ ان اصحاب کا میدان جنگ کو بھیجا جانا جرمن گورنمنٹ کی منظوری بغیر عمل مین
نہین آیا تھا جو بہر ایک ممکن ذریعہ سے ترکون کے دلون سے وہ خطرناک اثر
دفع کرنا چاہتی تھی جو موجودہ حالت مین اُنکو جرمنی سے مدد نہ ملنے اور جرمنی
کے اطالین باشندگان سلطنت عثمانیہ کی حفاظت اپنے ذمہ لینے کے باعث

پیدا ہوا تھا جب ہم پہلی مرتبہ رات کے وقت مغرب کی جانب سے زاویہ
مین داخل ہوئے تھے تو اُسوقت سُست رفتار اونٹون پر تکلیف دہ
سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے لیکن جب ہم یہان سے اپنے سفر
واپسی پر روانہ ہوئے تو اُسوقت صبح کا وقت تھا نسیم سحری چل رہی تھی۔
کھجور کے شاندار درخت آپس مین گلے مل رہے تھے ہم چند عربون کو ان درختون
سے لعگبی نکالتے دیکھکر رُک گئے اور اِس شراب یعنی درخت خرما کے قدرتی
شیرہ کو خرید کر پیا۔ یہ شیرہ بحالت تازگی بہت اچھا شربت ہوتا ہے۔
لیکن اِسپر جلد ہی جھگ آجاتے ہین اور اِس حالت مین ایک انگریز کو
بہ نسبت اپنی ابتدائی حالت کے زیادہ مرغوب ہوتا ہے بعض اوقات
یہ شیرہ راتون رات جھگ لے آتا ہے جس کی وجہ سے مجھے خوف ہے
کہ طرابلس کے عرب جو اس عرق کے بہت شائق ہین مبادا اِس کا
استعمال قران (مجید) کی منشا کے خلاف کرتے ہون
گو کسیطرح لفظی اجازت کا استخراج کر لین۔ گو ترکون کے اعلی گھرانون مین
شراب کی ممانعت عملی اثر مین موجود نہین ہے تاہم ادنی اور متوسط طبقات
کے مسلمانون کی بڑی تعداد میخواری سے بالکل پرہیز کرتی ہے۔ خلیج سودا
مین قیام کرکے بین الاقوامی بحری بیڑہ۔ ملاکسا۔ کا بلاک ہوس جب
تباہ کرچکا تھا تو اسوقت مجھے ایک زخمی ترک کے پاس سے گذرنیکا
اتفاق ہوا جس کی ران مین گولی لگی تھی اور جو پانی کے لیے چلا رہا تھا
مینے بلا کسی خیال کے تھوڑی شراب ایک پیالی مین بھر کر اسے دیدی۔
اس بیچارے نے اضطرار اور شوق کی حالت مین پیالی جلد میرے ہاتھ سے
چھین لی لیکن جب اُس نے دیکھا کہ بجائے پانی کے شراب ہے تو پیالی

واپس کردی چنانچہ ہین کچھہ دیر تلاش کرنے کے بعد اس کے لیے پانی سے آیا
جس کو وہ بڑی رغبت سے بڑے بڑے گھونٹ بنا کر پی گیا۔ سمندر کے
موجون کی آواز ہمارے کان ہین غریلات پہونچنے تک برابر آتی رہی جس
سے طبیعت کو فرحت ہوتی تھی اور دل چاہتا تھا کہ منزل مقصود کا راستہ
چھوڑ کر سمندر کی جانب چلا جاؤن اور وہان پانی ہین جی کھولکر تیرون۔ لیکن
میری خواہش عملی طور پر بجائے میرے گازلوٹ نے پوری کردی یعنی وہ
اپنا راستہ چھوڑ کر سمندر کیجانب بھاگ نکلا۔ چنانچہ اُسے تیرنیکا موقعہ ملگیا۔
طرابلس ہین خرگوش بہت کم ہین لیکن مجھے آج کے سفر ہین ایک خرگوش
میرے قریب سے نکلکر بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔ خوشبودار پھولون سے بکثرت
لدے ہوتے درخت اس منزل ہین بڑی تعداد ہین دکھائی دیتے تھے
ہمنے انھین پھولون ہین خوش وضع زرد پھول بھی دیکھے جو ریگستان ہین
جابجا موجود ہین۔ پتے اور کونپلین جو حال ہین پھوٹنی شروع ہوئی تھین۔
نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے۔

ہر ایک شخص کو جو طرابلس ہین سفر کرے جلد ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس
ملک ہین اجنبی شخصون کا گذر بالکل نہین ہوتا ہے۔ ترکون کے برخلاف
جو تعجب ظاہر نہین کرتے ہماری آمد اُن قصبون یا گانوؤن ہین جو راہ سفر ہین
واقع تھے لازمی طور سے عربون کے استعجاب کا باعث ہوتی تھی جب
کبھی ہمارا گذر کسی عربی آبادی کے نزدیک ہوا تو کوئی کوئی عرب ایک ہی جگہ کھڑے
ہوئے ہم سے یا ہمارے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھا
کہ عرب لوگ چپ چاپ کھڑے ہمارے چہرون کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے
ہین۔ اگر قیام کی طوالت سے تکلف اور اجنبیت ہین کمی واقع ہو جائے

تو پھر یہ لوگ ہم سے ہمارے بوٹون ریوالورون وغیرہ کی قیمتون کے متعلق
بات چیت شروع کر دیتے تھے۔ اگر روپیہ درحقیقت بدی کی جڑ ہے تو عام
عرب کا اخلاقی معیار بہت ادنیٰ ہونا چاہیے۔ چھوٹی چھوٹی رقوم کا خیال ان
دیسی باشندون کے ہروقت دامنگیر رہتا ہے شتربان[1] اپنی مالی مشکلات
ظاہر کرنیکا کوئی موقعہ بھی بدون خیال اپنے ہاتھ سے جانے نہین دیتا ہے کہ
واجبی مقدار سے زیادہ رقم مانگنے مین یہ تکالیف اس کی مدد کا باعث ثابت
ہون گی۔ علاوہ ازین ختم سفر پر بخشش ضرور طلب کیجاتی ہے۔ عربون کی
بزرگوئی اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ یہ لوگ آگ تاپتے ہوئے بات چیت
مین ساری رات گذار دیتے ہین لیکن اُن کی ساری گفتگو کا نتیجہ روپیہ اور صرف
روپیہ ہوتا ہے۔ فرانک۔ پیاسٹر۔ مجیدی۔ صولدی۔ اور بخشش۔ یہ وہ
مکروہ الفاظ ہین جو ہروقت اُن کے وردِ زبان رہتے ہین۔ شتربان گھنٹون
آپس مین اُس حقیر مالی تفوق پر تیزی سے بحث کرتے ہین جو ایک شخص کو دوسرے
پر مسافر سے زیادہ کرایہ وصول کرنے کے باعث پیدا ہوا ہو ایسی حالت مین
یہ بھی بہت ممکن ہے کہ متنازعہ بحث کا مسئلہ صرف فرضی منافعہ کی اُمید
پر قائم ہوا ہو اس قسم کے جھگڑے ہمیشہ جاری رہتے تھے۔ چنانچہ ایک
ایسا ہی جھگڑا ہمارے شتربان اور دو ٹیوٹنی عربون مین اسقدر بڑھ گیا
کہ یہ لوگ اپنی تقریباً بیکار بندوقین چلانے پر آمادہ ہو گئے تھے گا زٹوٹ
نے یہ حالت دیکھکر دخل دینا مناسب سمجھا چنانچہ اُس نے تینون آدمیون
سے جو غصہ مین بھرے ہوئے تھے بحیثیت خود مسلمان ہونے کے دریافت
کیا کہ کیا انھین شرم نہین آتی تھی کہ میری جیسی ایک عیسائی کی موجودگی
مین جو اُن کے ملک کا سچا بہی خواہ تھا بغیر کسی معقول وجہ کے اخوتِ اسلامی

---

[1] شتربانوں کا ذکر کرتے ہوئے لائق مصنف کو یورپ کے رہبان آزر کا خیال نہین کہا جہان اللہ صرف گاڑیبان وغیرہ نپ کے لئے ہروقت منہ پھیلائے رہتے ہین بلکہ خواص نے بھی بجائے خود پرستی نفس پرستی کی عادت اختیار کر رکھی ہے

کو بالائے طاق رکھکر آپس مین دشمنی کا اظہار کرین - حالانکہ صرف دو میل کے
فاصلہ پر اطالوی کتون کا ایک جنگی جہاز موجود تھا بس ایسے وقت مین پیغمبر اسلام
کے تمام سچے پیروُون کو چاہیے کہ ذاتی اغراض کو ترک کرکے یکدل ہو جائین
وغیرہ وغیرہ اس مناسب حالات گفتگو کا عمدہ اثر فوراً ہی پیدا ہوا چنانچہ
ایک ہی منٹ مین ایک ہی بوتل مین سے یہ لوگ لیمن پینے لگے اور دوستانہ
سلسلہ کلام شروع کردیا میرے خیال مین یہ عرب لوگ ایسے بچے ہین جو کبھی
بڑے نہون اور نہ کچھ زیادہ پیارے ہی معلوم ہوسکتے ہون -

طرابلس سے درحقیقت بیرونی دنیا بالکل ناواقف ہے - یوروپ
مین کسی شخص نے دیکھا تو کجا - رکڈالن - زوارہ - زاویہ - یا غزیلات -
جیسے قصبون کا نام بھی نہین سُنا ہے ؟ - یہ بالکل سچ ہے کہ حکامان طرابلس
نے سیاحون کے لیے دقتین پیدا کر رکھی یقین حتی کہ اگر کوئی شخص قسطنطنیہ سے
تذکرہ یا فرمان بھی اپنے ساتھ لائے تب بھی ایک غیر مسلم کے لیے اندرون ملک
مین دور تک پیشقدمی کرنا تقریباً ناممکن تھا - تاخیر اور ممانعت کے معمولی
وجوہات گورنمنٹ کی جانب سے یہ بیان کیے جاتے تھے کہ بیابان مین سفر
کرنے کے لیے سواری کا اہتمام اور مذہبی مجنون عرب فرقون سے جو اندرون
ملک مین آباد ہین سیاح کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کا بار اپنے سر لینا گورنمنٹ
پسند نہین کرتی تھی - لیکن علاوہ ان وجوہات کے جو ایک حد تک صحیح تھین
ایک دلی رکاوٹ دوسری قسم کی موجود تھی -

حکامان طرابلس و قسطنطنیہ مدت سے اس دولت سے آگاہ تھے
جس کی موجودگی اندرون ملک مین بیان کیجاتی ہے اور جس مین فاسفورک
ایسڈ کا نمک بھی شامل ہے - گو ترکی عہدہ داران ذرایع آمدنی کو ترقی نہ دینا

چاہتے ہوں یا خود اس امر میں مجبور ہوں تاہم انھوں نے ارادہ کیا تھا کہ اندرون ملک کے اُن حالات سے کوئی اجنبی آگاہ نہونے پائے۔ اٹلی کے فرقہ اشتراکیہ یا کم از کم ایسے اصحاب کی بڑی تعداد جنھوں نے مسلسل اس احمقانہ و غاصبانہ جنگ کی مخالفت کی ہے ہمیشہ یہ درییان کیا ہے کہ اس جنگ کی ابتدا ر موقعہ پرستوں یا ساہوکاروں نے کی ہے جو فرضی الڈوراڈو کو ترکی طرابلس کے اندرون ملک میں دیکھنے کے خواہشمند تھے سینے ایک اطالوی سپاہی کو کھلے بندوں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتے سُنا ہے کہ موجودہ جنگ کا مخرج مسئلہ مالیہ ہے نیز یہ کہ اطالوی "طرابلس قائم رہو" کے وطن پرستانہ شور و غوغا کے پس پردہ کمپنیوں کے مالکوں اور بینکو ڈی کے روما کی خاموش حرص و ہوا اپنا کام برابر کر رہی تھی۔ ان بیانات کی اصلیت اس اصول سے ظاہر ہوتی ہے کہ تواریخ کی بنیا ذکلر روایت پر قائم ہے میری رائے میں مالیہ اور جنگ پر ایک دلچسپ اور سبق آموز طغرا لکھا جانا چاہیے روپیہ کی حرص بڑے پیمانہ پر پہونچکر کسی خطرہ کی پرواہ نہیں کرتی۔ قزاق یا نقب زن کو دیکھیے کہ وہ اپنے اعضا کی قطع و برید و شکست و ریخت حتی کہ اپنی ہلاکت کا باعث خود آپ ہی ہوتا ہے اسی طرح ناعاقبت اندیش مہاجن اپنے ملک کی سپاہ سے ایک خطرناک و مکروہ خدمت اپنی ذات کے لیے انجام دلواتا ہے چنانچہ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کہ ڈاکو اور مہاجن میں کیا فرق ہے عورتوں اور مردوں کی خونریزی اُن کی آہ و بکا بیشمار تکالیف بیماری و تباہی کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں کیا جاتا جبکہ بحصہ رسدی عام منافعہ کی اُمید جلد آسانی سے قائم کر لی گئی ہو۔ کیا خود انگلستان کو یہ تلخ تجربہ حاصل نہیں ہوا ہی؟

سلہ مدت ہوئی کہ اسپین کے متلاشیان زر نے زرخیز امریکہ کو یہ نام عنایت کیا تھا۔ ۱۲

بیس ہزار انگریزی سپاہ اور ہزار ہا بوڑھ عورتوں مردوں اور بچوں کی اموات میدان جنگ ہسپتالوں اور مرکزی کیمپوں میں واقع ہوئیں۔ کھیت اور مکانات تباہ کئے گئے قومی قرضہ بہت بڑھ گیا کہ باوجود ہماری گورنمنٹ کی شاندار مصالحتانہ کارروائی کے ابھی تک موجود ہے لیکن یہ تمام آلام و مصائب ساہوکاروں کی نظر میں جنہوں نے یہ جنگ جاری کرائی تھی کیا وقعت رکھتے تھے۔ ہمنے اسوقت اس سفر واپسی میں ذرا سا اختلاف پیدا کر دیا تھا

چنانچہ رگڈالن ایک جانب ہماری راہ سے علیحدہ بچ رہا تھا جس کی وجہ سے ہمیں اور زیادہ تجربہ ترکوں اور عربوں کی مختلف المزاجی کا حاصل ہوا مجھے اپنے تمام زمانہ سفر میں کبھی بھی کوئی ایسا ترک سپاہی نہیں ملا جسنے انعام کی خواہش یا اُمید ظاہر کی ہو خواہ اُسنے مجھے ایسی ہی مدد کیوں نہ دی ہو جو اُس کے فرائض سے بالکل باہر ہو لیکن وہ دو طرابلسی سپاہی جو ہمارے بدرقہ میں عزیزیہ سے زاویہ تک اور زاویہ سے عزیلات تک شریک تھے بدتر قسم کے چور اور اوچکے تھے ہم اپنے ساتھ گھوڑوں کے لیے چاؤں کا دانہ لیتے آئے تھے جس کی ہمارے جانوروں کو سخت ضرورت تھی۔ اس بدقسمت گھوڑے کے سم جسپر میں سوار تھا ورم کر آئے تھے چنانچہ مینے اُس کے آرام کے خیال سے زوارہ تک سفر کا ۴/۵ حصہ پیدل طے کیا تھا لیکن مجھے بہت شبہ ہے کہ آیا اس تھکے ماندہ جانور کو منزل پر پہونچنے کے بعد مٹھی بھر دانہ دیا گیا ہو۔ گو دوسرے دن صبح خواب سے بیدار ہونے کے بعد چاروں کے راتب میں ایک دانہ بھی موجود نہ پایا گیا سب غائب تھا چنانچہ دریافت پر عرب سپاہی نے بیان کیا تھا کہ قیام گاہ پر پہونچکر سارا دانہ گھوڑوں کو کھلا دیا تھا تاہم مجھے یقین ہے کہ اس بدمعاش عرب نے

راتون رات خندق مین کسی اپنے ہی جیسے دوسرے بدوضع عرب کے ہاتھ
سارا راتب فروخت کردیا ہوگا۔ سپنے اور گازٹوٹ نے اس شخص کی شکایت
زاویہ مین محمد بے سے کی جس نے اُسے جلد ہی حراست مین لے لیا۔ نہ صرف
میرا گھوڑا بُری حالت مین تھا بلکہ گازٹوٹ کے گھوڑے کی حالت بھی کچھ اچھی
نہ تھی چنانچہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ بہت عرصہ بعد مستقبل زمانہ مین جب قومین
عقلمندی ترقی کرے گی اور مہذب دنیا سے تلوار کی احمقانہ مداخلت کو ترک
کردیا جاویگا تو اسوقت ماہرین علم اخلاق جب گذشتہ زمانہ کی وحشتناک
حماقت اور بدی پر پُرافسوس نظر ڈالکر اپنے سلسلہ خیالات مین وہ نکردہ تکالیف
بھی مناسب طور پر شامل کرین گے جو آج کل تقریباً ہر ایک جنگ مین بے زبان
جانورون کو پہونچتی ہین۔ زمانہ حال کی فوجی پیشقدمی کے آثار سینکڑون
مردہ اور قریب المرگ جانورون کی موجودگی سے ظاہر ہوتے ہین یلوم فونٹین
کیجانب پیشقدمی کی اثنا مین جانورون اور آدمیون کو کمی خوراک کی وجہ سے
یکسان تکلیف محسوس ہوئی تھی لیکن اس کے مقابلہ مین ایسے جانورون کو
جو عرب جیسی سنگدل قوم مین موجود ہون غیر ضروری بیرحمی و تشدد
برداشت کرنا ہوتی ہے۔

چونکہ آسمان ابر کی وجہ سے تاریک ہو رہا تھا لہذا سپنگ رائٹ نے
دوسرے دن بھی زوارہ ہی مین مقیم رہنے کا ارادہ کیا میرے دوست
اخبار نویس کی حالت جلد جلد روبہ صحت ہوتی جارہی تھی لہذا مجھے پوری
اُمید تھی کہ وہ اور اسکا وفادار ملازم ہمین بنی گردان مین جا ملین گے۔ اور
اس طرح مجھکو پھر اس کی ہمنشینی کا لطف حاصل ہوگا۔ لیکن سپنگ رائٹ
بنی گردان اسوقت پہونچا جبکہ مین اس مقام سے روانہ ہوچکا تھا موجود

حالت مین صرف یہی اُمید کرسکتا تھا کہ یہ تعویق عود مرض کے باعث نہوئی ہوگی۔

گو صوبہ طرابلس کے ساحل سمندر پر شہر طرابلس کے مغربی جانب پر ایک قصبہ ریت کے ٹیلون مین گھرا ہوا ہے لیکن عزیلات مین ان ٹیلونکی بہ نسبت اور مقامات کے زیادہ کثرت ہے جب مسافر اپنے طویل اور بے لطف سفر سے بالکل تھک جانے کے بعد بھی خود اور اپنی سواری کو ان ٹیلون کے عبور پر مجبور پاتا ہے تو اس کو بڑی پژمردگی طبیعت محسوس ہوتی ہے خصوصاً جبکہ ہوا چل رہی اور باریک ریت اُسکے چہرہ پر لگاتار برس رہی ہو ان ریتیلے ذرون سے آنکھ مین رہے یا کوئی دوسری تکلیف پیدا ہو جانیکا احتمال رہتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۸ع ابراہیم سے خوش شدہ مسافر کی یہ حالت تھی کہ اگر انکا ایک ذرہ بھی منہ مین پہونچ جاتا تھا تو گلے مین ورم پیدا ہو جاتا تھا

عزیلات مین ہمین اپنا قدیمی کمرۂ قیام کے لیے ملا جس مین ہمنے کھانا کھانیکا اہتمام شروع ہی کیا تھا کہ ایک سپاہی بڑی کشتی اپنے ساتھ لئے ہوے وارد ہوا جس مین بھنا ہوا گوشت انڈے اور چاول تھے ہمنے بلا دریافت کہ یہ کھانا کہان سے آیا تھا کھانا شروع کردیا۔ ابھی فراغت نپائی تھی کہ ایک اجنبی جرمنی کمرہ مین داخل ہوا اور ہمسے یہ اپنا تعارف پیدا کیا کہ وہ برلن کے ایک اخبار کا مصور نامہ نگار تھا اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ دو گھنٹے پیشتر ایک ترکی اسٹاف افسر علی فہمی بے کے ساتھ عزیلات مین وارد ہوا تھا اور ایک عرب کو دو فرانک تھوڑا سا گوشت خرید لانے کے لیے دئے تھے لیکن نہ تو عرب ہی واپس آیا اور نہ اُسکو گوشت ہی میسر ہوا تھا۔ اس شخص نے افسرون کے باورچیخانہ سے تھوڑی سی ترکاری لی تھی لیکن پھر بھی جیسا کہ اُسنے بیان

کیا اُس کو اشتہا باقی تھی - اس صورت میں ہمیں سوائے اسکے اور کوئی چارہ دکھائی نہیں دیتا تھا کہ اُسے اپنی لذیذ اور گرم کھانے میں شریک کریں چنانچہ کسیقدر سرد مہری سے اُسے مدعو کیا گیا ہمنے ابھی تک کچھ نہ کھایا تھا اور ہمارا کھانا چار بھوکے مسافروں کو بمشکل کفایت کر سکتا تھا تاہم مجبورًا اس ناخواندہ مہمان کی میزبانی کرنی پڑی کھانا کھانے کے بعد اُس نے بہت کچھ شکریہ ادا کیا اور مجھے باصرار سگریٹ کا ایک پیکیٹ دینے لگا -

ابتک جو نہایت خوش الحان انسانی آوازیں میںنے سُنی ہیں اُن میں عزیلات کے موذن کی آواز بھی شامل کرتا ہوں جس نے مجھے طلوع آفتاب سے پیشتر جگا دیا تھا - روانگی سے قبل ہم علی فہمی بے سے ملے - صرف یہی عرب ایک ایسا طرابلسی افسر تھا جو ترکی اشاعت میں شامل تھا اور صرف یہی ایک ایسا افسر تھا جو بد خلق اور بیمروت پایا گیا ہمنے علی فہمی بے سے زوارہ تک رہنمائی کے لیے ایک سپاہی طلب کیا لیکن اس شخص نے ہماری درخواست نفرت سے نہ صرف رد کر دی بلکہ کمانڈنٹ کو بکوشش جتلا دیا کہ ہمارے لیے بدرقہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے گارز لوٹ نے گذشتہ رات ایک بدمعاش عرب سپاہی کو چار فرانک گھوڑوں کا دانہ خریدنے کے لیے دئے تھے جس کے متعلق آج صبح معلوم ہوا کہ گھوڑوں کو دانہ کھلائے بغیر یہ شخص روانہ ہو گیا ہے چنانچہ ہمنے علی فہمی کو اس کیفیت سے آگاہ کر دیا لیکن اسپر بھی اس بدبخت افسر نے عرب چور کا نام نوٹ بک میں نہیں لکھا - جیسا کہ ایک ترکی افسر نے ایسی ہی چوری کی صورت میں کیا تھا بلکہ بظاہر گارزلوٹ کے دھوکا دئے جانے پر خوش معلوم ہوتا تھا - مختصر یہ کہ اس افسر کا برتاؤ قابل نفرت تھا اور اسکی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوئی تھی کہ وہ چڑچڑے پن کی حالت میں تھا اور افسر تو

کوشش کرکے دو مہینے پیشتر میدان جنگ میں پہونچ گئے تھے لیکن ان عرب صاحب نے حال ہی میں ورود مسعود کی تکلیف گوارا فرمائی۔ اگر ترکی محکمہ جنگ نے بجائے اجنبی منتخب کے علی فہمی کو اسٹاف کا اعلی افسر مقرر کیا ہوتا تو اول الذکر بے مثل افسر کی عدم موجودگی میں کس طرح عثمانی اشاعت عبیروں سے مختلف خدمات کی انجام وہی کا خواہشمند ہو سکتا تھا۔؟

اس دیسی افسر کے غیر مہذبانہ برتاؤ کے خلاف ہماری منصفانہ ناخوشی ایک نئی دریافت کے باعث کسیقدر کم ہوگئی اور وہ اس طرح کہ جب صبح روانگی کے لیے سوار ہو رہے تھے تو اسوقت ہمیں یہ معلوم ہوکر تعجب اور افسوس ہوا کہ گذشتہ رات ہمنے جو کھانا کھایا تھا اسکی قیمت جرمن مصور نے اپنی جیب سے ادا کی تھی۔ اس بات کو بالکل فراموش کرکے کہ اُسکے دو فرانک کا کیا حشر ہوا تھا مصور مذکور نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنے آپ کو اس کھانے میں شریک کیا جس کی قیمت وہ اپنی جیب سے ادا کر چکا تھا اور جب سگریٹ کا بکس میری نذر کرنے لگا تو میں قیاس کر رہا تھا کہ اس نذرانہ سے ہماری مہمان نوازی کا معاوضہ کیا جا رہا ہے چنانچہ اب روانگی کے وقت ان باتو نکا خیال کرکے ہم سب نے اُسے الوداع کہتے ہوئے دل کھول کر قہقہے لگائے۔

اطالیوں نے زنزور کے قریب سلسلہ تار قطع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ہم اپنی روانگی کی اطلاع زوارہ ارسال نکر سکے جہاں مقیم ہونا تھا جب ہم زوارہ پہونچ گئے اور ہماری آمد کی اطلاع قابل تعریف بمباشی موسی بے کو ہوئی اُس نے ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا بیچارہ حسن آفندی بیماری سے شفا پانے کے بعد اب پھر تین دن سے عود مرض کے باعث پیشتر سے زیادہ بیمار ہوگیا تھا اُس کے چہرہ سے مرض کی خوفناک ترقی کے آثار ظاہر تھے

اور نقاہت بہت بڑھ گئی تھی حسن آفندی کے ملازم ابراہیم نے جو یونانی
زبان میں ہم سے گفتگو کیا کرتا تھا ہمارے آرام و آسایش میں کسی قسم کی
فروگذاشت نہ ہونے دی۔ یہاں مجھے وہ نن کمیشند افسر بھی ملا جسکا
بھائی ہنکاگو میں رہتا تھا اور جس سے مجھے روانگی میدان جنگ کے اثنا میں
واقفیت حاصل ہوئی تھی اس شخص سے میرا پولینڈ ی دوست بہت دیر
گفتگو کرتا رہا۔ گاز ٹوٹ بار بار میرا بھائی کہکر اس افسر کو مخاطب کرتا تھا
چنانچہ ان دو لفظوں نے اسے گاز ٹوٹ کی مداحی میں بندہ بے دام بنا دیا
موسیو بے کی نشست کا کمرہ ہمیں شب خوابی کے لیے دیا گیا یہ وہی کمرہ تھا
جس میں ہمنے میدان جنگ کو جاتے ہوئے قیام کیا تھا لیکن موجودہ حالت
میں بہ نسبت گذشتہ ایام کے اس میں بہت کچھہ تبدیل و تغیر واقع ہوا تھا
گو وہ بڑا سوراخ جو اندرونی جانب اطالوی گولے نے پیدا کر دیا تھا ابھی تک
موجود تھا لیکن گولہ باری کی اور دیگر تمام علامات مٹا دیگئی تھیں۔ اور وہ
کمرہ جس میں ہمنے پچھلی مرتبہ پھٹنے والی گولیوں کے ٹکڑے جمع کئے تھے فی الحال
میزوں۔ کرسیوں۔ چٹائیوں پردوں وغیرہ وغیرہ سے آرام دہ طریقہ پر آراستہ
ہو رہا تھا۔ اس لائق افسر نے بہت انکساری سے اپنی کامیابی کا جو سیدی
سعید بن خشکی پر اترنے والی اطالوی فوج کے مقابلہ میں اسے حاصل ہوئی
تھی ذکر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ اس کی باقاعدہ سپاہ اور پرجوش عرب معاونین
بالکل تیار بیٹھے ہوئے ہیں اس لیے کہ اطالویوں نے زوارہ میں فوج
اتارنے کی جو دھمکی دے رکھی ہے اور جسکا ذکر اطالوی اخبارات مدت سے
کر رہے ہیں جلد عمل میں لائی جائے۔ ساحل سمندر کے اس حصہ کی جو
یہا شی کے زیر اثر ہے مسلح عرب اچھی طرح حفاظت کر رہے تھے یہ لوگ

دل سے چاہتے تھے کہ خشکی مین دشمن سے قریب ہو کر لڑنیکا موقع ہاتھ
لگے کیونکہ اطالوی سپاہی اپنے جنگی جہازون مین بالکل محفوظ ہو نے ہین
زوارہ مین ہر قسم یا گھوڑا یا خچر کی دستیابی ناممکن تھی بس بینے دو مجیدیہ
پر ایک اونٹ کرایہ کیا تاکہ جب ہم پیدل چلتے چلتے تھک جائین تو
اسپر باری باری سے سوار ہوتے رہین ۔ روانگی کے وقت ابراہیم درخت
سے ایک لکڑی میرے لیے کاٹ لایا تاکہ اونٹ کے ہانکنے مین اس سے
مدد ملے ۔ زوارہ سے روانہ ہوتے وقت ہمارا پختہ ارادہ تھا کہ رات شوشمہ
مین گذاری جائے ۔ لیکن یہ سفر بہت طویل تھا اور علاوہ ازین ایک
واقعہ نے جس کا ذکر آگے کیا جائیگا ہمین فرانسیسی سرحد پر پہونچنے سے
باز رکھا ۔ جب ہم قلعہ بوقماش کی خوبصورت دیوارون کی جانب بڑھے
چلے جاتے تھے تو ایک توپ چلنے کی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد
گولہ پھٹنے کا دھماکا ہوا یہ آوازین سنکر ہمنے سمندر کی جانب نظر دوڑائی
چنانچہ ہمین دو جنگی جہاز دکھائی دیئے جو چٹانون کی قطار کے بیرونی جانب
لنگر انداز اور کہنہ بلاک ہوس پر تیزی سے گولہ باری کر رہے تھے ۔
ان دونون جہازون سے جو توپین اسوقت چل رہی تھین وہ بظاہر مختلف
پیمانہ کی معلوم ہوتی تھین پھٹنے والے گولے توپ کی نال سے نکل کے ہوا
مین سائین سائین کرتے ہوئے ریت پر پہونچتے تھے جہان ان کے
پھٹنے سے انسان کو بہرہ بنا دینے والا شور پیدا ہوتا تھا ۔ اس دوسری مرتبہ کی
گولہ باری کا نتیجہ اسقدر بے اثر ثابت ہوا کہ اسپر اعتبار کرنا ایک مشکل امر ہے
یعنی تقریباً پچیس یا تیس گولے پھینکے گئے لیکن اس ساری گولہ باری سے قلعہ
کی کسی دیوار مین ذرا سی خراش بھی نہین آئی ۔ شام کے وقت ہم اس مقام

بھی دیکھا جہان ۶ - انچہ قطر کا ایک گولہ پھٹا تھا مجھے اُمید ہے کہ یہ گران قیمت
گولہ باریان اطالوی ٹیکس دہندہ کی خوب خبر لین گی چنانچہ اگر ہم اوسط
قیمت سے اس گولہ باری کے صرفہ کا اندازہ کرین تو ہمین کم از کم یہ معلوم ہوگا
کہ دو سو پونڈ کے گولے اس جگہ برباد کیے گئے ہین اس موقعہ پر اطالوی توپچیونکی
قادر اندازی کی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتا۔ اس بوقماش کے سفید رنگ
والے قلعہ پر جو بلندی پر واقع ہونے کے علاوہ توپون کی پوری زد اور جہازون سے
خوب صاف نظر آتا تھا آدھ گھنٹے متواتر گولہ باری کی گئی لیکن ایک گولہ بھی
قلعہ کی کسی دیوار سے نہین ٹکرایا۔ بوقماش یا زوارہ مین جو کچھ مینے اپنی آنکھون سے
دیکھا ہے یا جو بیانات مینے ایسے غیر جانب دار شاہدون سے سنے ہین جو
ایام جنگ مین شہر طرابلس مین موجود تھے اُن کی بنا پر مین صرف یہی کہہ سکتا
ہون کہ اطالوی توپخانہ کی نشانہ بازی اسدرجہ غلط اور بے نتیجہ ہے کہ اسکو
دیکھکر افسوس ہوتا ہے اور اس طرح ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے
جہازون مین بھی ایسے ہی نالائق ثابت ہوچکے ہین جیسے کہ اپنی خندقون مین۔
پانچ بجے شام کے جب تاریکی پھیلنی شروع ہوگئی تھی گولہ باری بند
کردی گئی لیکن جہازون کی روشنی سے اُنکی موجودگی کا پتہ چلتا تھا۔ اسوقت
قلعہ کی جانب ہم زیادہ احتیاط سے بڑھ رہے تھے کیونکہ ممکن تھا کہ اس مین چند
آدمی موجود ہون اور وہ ہمین رات کی تاریکی مین اطالوی سمجھکر کوئی ایسی حرکت
نہ کر بیٹھین جسکا نتیجہ ہمارے لیے ضرر رسان ثابت ہو۔ بی نے جسے جنوبی افریقہ
مین خدمت جاسوسی کی انجام دہی کا تجربہ حاصل تھا ہمسے آگے روانہ ہوکر
یہ دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا کہ قلعہ مین آیا ترکون یا عربون کی موجودگی کی کوئی
علامت پائی بھی جاتی ہے یا نہین۔ مینے اس تجویز کو پسند کیا کیونکہ مجھے

یہ معلوم نہیں تھا کہ لفظ جاسوسی جنوبی افریقہ میں کن معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے بہرحال بی نے اس موقعہ پہ جاسوسی کی خدمت جس طرح انجام دی اگر اُسے معیار قابلیت بنایا جاوے تو میری رائے میں جنوبی افریقہ میں جاسوسی کی خدمت ایک سخت نا عاقبت اندیشانہ کارروائی ہو سکتی ہے۔ سینئر مروجہ قواعد کا خیال کرتے ہوئے یقین کیا تھا کہ بی کسی بلندی پہ پہنچکر قلعہ سے تخمیناً دو فرلانگ فصل رکھتی ہو دوربین کے ذریعہ سے اسکی حالت کا اندازہ کر کے ہاپن سیٹی بجا کر اصلی حالت سے مطلع کریگا۔ لیکن ان حضرت نے ایک عجیب جدت اختیار کی جسکا ذکر آگے کیا جائیگا۔ الغرض بی ہمارے آگے آگے اور ہم بی سے دو سو قدم پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ تاریکی برابر بڑھتی چلی جارہی تھی۔ اسی اثنا میں ہمیں یکایک سامنے سے بہت سے آدمیوں کی آوازیں بلند ہوتی سنائی دین جن میں بی کی سیٹی بھی سنائی دی گاز ٹوٹ رہین۔ اور میرے ٹیونسی ہمراہی فوراً لپک کر بی کے پاس پہونچے جو بڑی خطرناک حالت میں پایا گیا۔ اُسنے بظاہر تہیہ کر لیا تھا کہ موقعہ جانچنے یا اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے بغیر بلاک ہاؤس کی دیواروں تک سیدھا بڑھا چلا جائے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ اسقدر خوفناک پیدا ہوتا کہ جسکا افسوس ناقابل تلافی ہوتا اندنون بوقماشش مین ایک ترکی سارجنٹ اور تقریباً بیس عرب مسکن گزین تھے یہ عرب بی کو دیواروں کے قریب آتا دیکھکر فوراً ہی قلعہ سے باہر نکل پڑے اور اُسکو گھیر کر چاقوؤں سے مار ڈالنا چاہتے تھے لیکن تُرکی سارجنٹ نے اسموقعہ پہ دخل دیکر بی کی جان بچالی۔ اسوقت یہ عرب تازہ ترین گولہ باری کے باعث غصہ میں بھرے ہوئے تھے اور ایک یوروپین کو دوسرے یوروپین سے بالکل شناخت نکر سکتے تھے۔ بی عربی کا ایک لفظ بھی نہ بول سکتا تھا علاوہ ازین

حال ہی مین اطالیون کی سیدی سیعد مین خشکی پر اُترنے سے یہ ریتیلے ٹیلون کے محافظ عرب اور بھی جو کنے ہو گئے تھے شفر برین بی سخت خطرناک حالت مین مبتلا ہو گیا تھا لیکن ہمنے جلد ہی موقعہ پہ پہونچکر اس کی صفائی پیش کر دی کی وہ ترکی سارجنٹ جس نے عین موقعہ پر پہونچکر اپنی مداخلت سے بی کی جان بچائی تھی ایک بہت خوبصورت خوش خلق و خوش لباس شخص صاف شفاف سفید کالر لگائے موجود تھا یہ شخص عربون پر اس طرح حکومت کرتا تھا جیسے کہ کوئی حکمران باپ اپنے بچون پر ۔ بی کے متعلق عربون کی رائے کا یہ خلاصہ کہ اس کی کارروائی بالکل احمقانہ لیکن دلاورانہ تھی بالکل صحیح تھا ہمنے اس اظہار حماقت پر بی کو بہت کچھہ لعن وطعن کی اور اُسے جتلا یا کہ اسکی حماقت کا کسقدر خطرناک نتیجہ پیدا ہونیوالا تھا نیز یہ کہ آئندہ مین کبھی اس کی جنوبی افریقہ والی جاسوسی کو ہرگز دیکھنا پسند نہ کرونگا ۔ بی مین باوجود بہت سی خوبیون کے بعض قابل گرفت باتین بھی موجود تھین اس شخص نے سوائے جنوبی افریقہ کے دنیا مین اور کچھہ نہ دیکھا تھا چنانچہ عام معلومات خصوصاً عربون کے متعلق اس کی جہالت بیہودگی کی حد تک پہونچی ہوئی تھی وہ ایسے آدمیون مین جو انگلستان کے باشندے ہون اور اُن باشندون مین جو گوری آبادی سے تعلق نہ رکھتے ہون کوئی خاص امتیاز نکر سکتا تھا ظاہرا اُسے قدرتی طور پر یہ دعوی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہ صرف دوسرون کے آرام کا خیال نہ رکھنے مین حق بجانب ہے بلکہ اُسے اُن عربون کو جسمانی سزا دینے کا حق بھی حاصل ہے جو اسکے تعمیل ارشاد مین سستی کرین یا اُسکی خواہش کو نہ سمجھہ سکین ہمنے اُسے جتا دیا تھا کہ ایک مذہبی مجنون عرب اور ایک شایستہ ہاٹن ٹاٹ مین بڑا فرق ہے نیز یہ کہ اپنے غلام کو اپنے ہاتھہ

زدوکوب کرنا ایک ایسا اصول ہے جو طرابلس مین ناقابل عمل ورآمد ہے چنانچہ
مینے ممانعت کردی تھی کہ وہ یا کوئی دوسرا شخص میرے ملازمون کو نہ مارے پیٹے
لیکن باوجود اس تمام آگاہی کے اسکی خود پسندی وجہالت نے اِس موقعہ
پر اس کی جان لے ہی لی ہوتی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ۳۱ دسمبر کے بعد
بلی کا زندہ رہنا ایک قسم کی کرامت تھی۔

ہمارے قلعہ مین داخل ہونے کے بعد سارجنٹ اور اُسکے رفقا نے
اطالویون کی بے سود گولہ باری پر فرمایشی قہقہے لگائے چونکہ اسوقت
چاند نکل آیا تھا مینے اس کی روشنی مین تھوڑی سی چہل قدمی اُن گولون
کے پھٹنے کے نشانات دیکھنے کی غرض سے کی چھین مین ایک میل سے
چلتے ہوئے دیکھ چکا تھا ایک تین سو گز کے دائرہ مین ادہراودہر گولون
کے گرنے اور پھٹ جانے کے آثار موجود تھے لیکن عملی طور پر کہا جا سکتا
ہے کہ یہ تماش کی دوبارہ گولہ باری بغیر کسی نقصان کے ایک تھیٹر مین دکھلائی
جا سکتی ہے۔ ۴ جنوری کے اخبار پاٹن مین اسواقعہ کی جو کیفیت شایع
ہوئی ہے وہ اطالوی نامہ نگاران جنگ کی دروغ بیانیون کا ایک نمونہ
ہے جسکو یہ لوگ یوروپ ارسال کیا کرتے ہین چنانچہ یہ تحریر بھی حسب معمول
غلطیون سے پُر ہے وہ کثیر التعداد مسلح جنگجو جنکا اِس واقعہ کے متعلق ذکر کیا
گیا ہے صرف ایک سارجنٹ اور بیس عرب تھے اور بجائے راہ گریز اختیار
کرنے کے جیسا کہ نامہ نگار نے ظاہر کیا ہے یہ مختصر جماعت چار دیواری
مین بیٹھی قہقہے لگاتی اور خوب غپ شپ کرتی رہی مگر جہازون کے
نالایق توپچی ان عربون کے پاس پاس گولے پھینک رہے تھے لیکن
یہ لوگ ابتدا گولہ باری سے اخیر تک اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہین

سے ہٹے۔ علاوہ ازین اس تحریر مین جن بعض سوارون کا ذکر کیا گیا ہے اس کی بنا غالباً ہمارے ہی اوپر رکھی گئی ہے کیونکہ ہینے اور بی اور گاڈ ٹوٹ سے معہ مین ملازمون اور دو شتربانون کے قلعہ مین صرف آدہ گھنٹے سستانے کے بعد چاندنی رات مین سرحد کی جانب سفر شروع کر دیا تہا چنانچہ غالباً ہماری اسی حالت کو شکست فاش کھا کر راہ فرار اختیار کرنا بیان کیا ہے لیکن مین ناظرین کو یقین دلاتا ہون کہ ہماری راہ فرار زیادہ سست رفتار تھی۔

قلعہ بو تماش مین ایک گھنٹہ آرام کرنے کے بعد ہم چاندنی رات مین پھر اپنے پُر تکلیف سفر پر روانہ ہوئے چاند مین اونٹ کے راستہ کا نشان اچھی طرح دکھائی دیتا تھا چنانچہ ہم گم شدگی راہ سے بےخوف ہو کر چلتے رہے دونون جنگی جہازون کی روشنی چٹانون کی لانبی قطار پر پہیلی ہوئی ہمین برابر دکھائی دے رہی تھی۔ ہم اس حالت مین ڈیڑھ گھنٹہ سفر کرتے رہے صبح کے آٹھ بجے روانہ ہو کر رات کے ۹ بجے تک سفر کرنا خالی از تکلیف نہ تھا گو اس عرصہ مین ہم باری باری ایک اونٹ پر جس کی سواری بجائے خود پریشان کن تھی سوار ہوتے رہے تاہم باوجود صعوبت سفر مین چاہتا تھا کہ ابھی اور آگے بڑھکر قیام کیا جائے لیکن بی نے اپنی گھائل ایڑی جس مین ریت کی رگڑ سے تکلیف پیدا ہو گئی تھی معذرت مین پیش کی اور گاڈ ٹوٹ نے آبادی مین مقیم ہونا بدینوجہ ناپسند کیا کہ وہ عربونکی دہوکہ بازی سے دق ہو رہا تھا۔ پس بیابان مین ہمنے رات کے نو بجے شب باشی کا تہیہ کر کے پانچ منٹ مین خیمہ استادہ کر لیا جس مین اگرچہ صرف ایک شخص بآرام و آسایش سو سکتا تہا لیکن اسوقت بحالت مجبوری ہم تین آدمیون نے اس چھوٹے سے ڈربے مین بند ہونا منظور کیا۔ ہمارے عرب ہمراہی خیمہ کے پہلوؤن یا اونٹون کے نزدیک اپنے لبادون مین گٹھریان

بنکر پڑ گئے - ان لوگون کو بوقماش سے ہماری روانگی ایک آنکھہ نہین بہائی
کیونکہ قلعہ مین سردی سے محفوظ ہوکر اپنے بھائی بندون سے
بوقماش کی تازہ ترین گولہ باری کے متعلق غپ شپ کا بہت اچھا موقع
ملسکتا تھا - غالبًا یہ لوگ اپنے دل مین خیال کرتے ہون گے کہ ہم یوروپین
کسقدر بیوقوف تھے کہ طلوع آفتاب کی سخت سردی اور رات کی کثرت
شبنم کو ایک محفوظ عمارت مین شب باشی پر ترجیح دی - مینے اسوقت
اپنے بستر پر لیٹے ہوے اُن نئے نئے تجربون کا خیال کیا جو مجھے ۱۹۱۱ء
مین دستیاب ہوے تھے بڑے دن کی شام ایک غیر آباد حرم مین اور
اس کی رات ایک خالی مقبرہ مین گذاری تھی فی الحال نئے سال کی رات
ایک چھوٹے سے ڈیرے مین گذارنے کے لیے آمادہ تھے جو سطِ بیابان مین
جنگلی درختون کے درمیان استادہ کیا تھا جسمانی تھکن کے باعث نیند
کا مجھپر اسقدر زیادہ غلبہ ہوا کہ ختم سال پر حسرت آمیز نظر ڈالنے کی مہلت
نہین ملسکی لیکن بی سے طعام شب اور ناچ کا ذکر کیے بغیر نہین رہا گیا چنانچہ
اُس نے اس سلسلہ بیان مین یہ بھی ظاہر کیا کہ آئندہ سال کے لیے
ان تفریحون مین اپنی شرکت کا وعدہ کیا تہا - وعدۂ شرکت کے متعلق مین
یہ خیال کرتے ہوے سو گیا کہ بی صرف اپنی خوش طالعی سے اسوقت
زندہ ہے ورنہ اسکا سر تن سے جدا اور جسم قلعہ بوقماش کی دیوارون کے
باہر موجود پایا جاتا -

میری سمجھہ مین نہین آتا کہ لوگ کیون ختم سال کو اظہار مسرت کا خاص
موقعہ قرار دیتے ہین - سر کانن ڈائل اپنے ناول مین ایک نئے شادی شدہ
جوڑے کا ایک خاص مقبرہ پر پہونچنا اور وہان ایک عورت کے مجسمہ

برعکس زمانہ مین خوبصورت تھی خاوند کا نظر ڈالنا اور پھر فوراً ہی اپنی محبوبہ بیوی
کو نظر بھر کر دیکھنا اور اس تمام خطرہ کو پوری طرح محسوس کر لینا جو انسانی زندگی
سے وابستہ ہے ایسی خوبی سے بیان کیا ہے کہ مین اس کی تطبیق اُن لی
جذبات سے کئے بغیر نہین رہ سکتا جو ہر ایک شخص کے دل مین خواہ وہ
کیسا ہی سنگدل کیون نہو ختم سال پر الخطاط عمر و نیز دیگر عبرت آمیز دہائی
سے پیدا ہوتے ہین لیکن بیابان مین تھکان کے باعث عالم تخیل مین
غوطہ خوری کا بہت کم موقعہ ملا ہم سب جلد ہی سو گئے۔ اور صبح ہی طلوع
آفتاب سے بیشتر بیدار ہو کر کڑکڑاتی ہوئی سردی مین ایک دوسرے کو
سال نو کی مبارکباد دی اطالوی جہاز ابھی تک ہماری نظر کے سامنے موجود
تھے چنانچہ کازٹوٹ نے مجھے رائے دی کہ اگر یہ جہاز ہماری جانب نشانہ بازی
شروع کرین تو مین وہ چھوٹا سا کپڑا جس پر یونین جیک کی علامت بنی ہوئی
تھی اور جس مین میرا اسٹیفر پستول لپٹا ہوا تھا کھجور کی اس لکڑی کے
سرے پر باندھکر جو میرے ہاتھ مین موجود تھی بلند کرون مجھے اچھی طرح
معلوم تھا کہ خود اطالیون کی قادر اندازی ہمارے لیے محافظت کا کام دیگی
البتہ مجھے صرف اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر وہ ہم پر آگ برسانے لگین تو
کہین قلعہ بوغماش کو کوئی نقصان نہ پہونچے ہماری یہ آخری منزل بہ نسبت
اور منازل کے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور طویل تھی۔ گو ساحل
سمندر والی تمام دوسری منزلون کو مین ہنسی خوشی طے کر چکا تھا تاہم یہ
ناممکن تھا کہ زندہ دلی اور خوش طبعی اس منزل کے اختتامی حصہ مین
بھی قائم رکھی جا سکتی ہم گیارہ بجے کے قریب سرحد پار پہونچ گئے
اور تقریباً ایک بجے شوشہ مین ایک دفعہ اور اپنے دوستون کے

درمیان شامل ہوئے یہاں عرب عمال میں سے ایک شخص مجھے پریشان کرتا رہا کیونکہ مین بی کے متعلق اس شخص کو کوئی بات بتانا نہیں چاہتا تھا۔ آخرکار مینے ہنی تھروان سے بذریعہ تار آگے بڑہنے کی اجازت حاصل کرلی - اور اُس کے ساتھ ہی سگریٹ وچا اور اِدہر اودہر کی غپ شپ سے سکون وآرام پاکر ایک بار اور سفر شروع کیا - یہاں تک تو سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ہمارے لیے دوسری دقتوں کی ابتدا ہوئی - یعنی اول تو ہمپر تیز و تند ہوا کا حملہ ہوا اور بعدازاں موسلہ دہار بارش شروع ہوگئی عرب لوگ گو اپنے جانوروں کی آڑ مین چھپتے رہے لیکن ایک لمحہ ہی مین پانی مین غرق ہوگئے - بی کی پرانی برساتی ایسی سخت بارش مین کام دینے کے لائق نہ تھی چنانچہ یہ بیچارہ بھی پانی مین تربتر ہوگیا گارٹوٹ نے بارش سے بچنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ اُس نے اپنا بڑا برساتی کوٹ مجھے پہننے کے لیے دیدیا چنانچہ ساری پارٹی مین اکیلا مین ہی بارش سے محفوظ رہ سکا اور وہ اسوجہ سے کہ مین علاوہ گارٹوٹ کے کوٹ کے اپنی برساتی بھی پہن رہا تھا خوش قسمتی سے عین اُسیوقت جبکہ بارش زور سے ہو رہی تھی اونٹ پہ میری سواری کی باری آپہونچی - عرب لوگ تو ہمیشہ کثرت باران مین بری طرح پریشان ہو جاتے ہین لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسوقت ہم مین سے کوئی خوش نہ تھا - کثرت بارش نے ہمارے راستہ مین جابجا پانی بھر دیا چنانچہ اونٹ نے جو بلّی کی طرح پانی سے نفرت کرتا ہے پھونک پھونک کر قدم رکھنا شروع کیا - قیاس چاہتا ہے کہ اونٹ کے پاؤن زیادہ دیر تک پانی مین بھیگے رہنے سے پھٹ جاتے ہون گے اور اسی باعث اسے پانی مین چلنے سے تکلیف ہوتی ہوگی بہرحال اگر ایسی حالت مین اس عجیب مخلوق کا

پاؤن رپٹ جاے تو اُس کے وزنی بوجھ یا مسافر کو زیادہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔

آخر کار بتی غردان کی بلندیان دکھائی دینی شروع ہوئین۔ ہمنے سفر واپسی کی اس منزل مین جو حد درجہ پریشان کن ثابت ہوئی تھی اپنے دلکو اِس خیال سے تسکین دی کہ عنقریب سونے کے لیے عمدہ بستر معہ چادر اور کھانے کے لیے لذیذ کھانا معہ شراب دستیاب ہو گا لیکن ہمارے قیاس کا پہلا جز غلط ثابت ہوا کیونکہ اس عجیب عمارت مین پہونچنے پر جو براہ تکلف ہوٹل کہلائی جاتی ہے ہمین یہ معلوم کرکے مایوسی ہوئی کہ کوئی بستر کثرت مسافرون کی دستبرد سے محفوظ رہکر اسوقت ہمارے لیے ممکن الحصول نہ تھا۔ غذا کے مقابلہ مین ہمین بسترون کی کچھہ زیادہ خواہش نہ تھی چنانچہ ہم بلا تامل کھانے کی جانب رجوع ہوے۔ ہمنے ہفتون ٹین مین بند کیا ہوا باسی گوشت کہایا تھا اور گندلا پانی جوش دیکر پیا تھا علاوہ ازین اور بیسیون چھوٹی بڑی تکالیف جنکا تعلق انسانی زندگی سے جدا نہین ہو سکتا تھا برداشت کی تہین لیکن صعوبات اب ختم ہو چکی تہین اسوقت میری نظر کے سامنے میز۔ کرسیان۔ ناپکین۔ انڈے۔ شراب۔ بہنا ہوا مرغ۔ شوربہ وغیرہ وغیرہ مشروبات و ماکولات ایسے آرام دہ طریقہ پر سجے سجاے موجود تھے کہ میرا دل خوشی سے بے قابو ہو گیا۔ ضروریات زندگی کے متعلق ایسی چھوٹی چھوٹی خوشیان جتنی کہ اسوقت مین محسوس کر رہا تھا ارسطو کے اصول کے مطابق اس دائرہ مین آسکتی ہین جو اس حکیم نے محسوس کی ہوئی خواہش کے بر آنے کے متعلق قائم کیا ہے اور اس قسم کی مسرتین فی الحقیقت بالکل سچی ہوا کرتی ہین خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ ایک مدت

"تکلیف مین گذاری ہوسے کارلٹن سولے پارٹنر کے ہوٹلون مین جو کھانے کھائے ہین وہ ہرگز اسقدر مرغوب الطبع نہین تھے جیسا اسوقت سینے بنی غزدان مین کھایا وہ کھانا جو مجکو رات کے وقت عدن مین سفو طرہ سے بحرہ ہند کو ایک دیسی کشتی مین عبور کرنے کے بعد دستیاب ہوا تھا۔

چونکہ بی یا گاز توٹ کے پاس کوئی ذریعہ کپڑے بدلنے یا انھین خشک کرنیکا موجود نہ تھا لہذا انھون نے بھیگے کپڑے پہنے ہوئے تناول کیا یہ ایک پرخطر عمل تھا جسکا نتیجہ علی الصباح ظاہر ہوا۔ ہم سب کی بڑی خوش قسمتی تھی بنی سلامہ یعنے وہ ملنسار ٹیونسی جو سفاکس کا باشندہ اور غزبریہ مین فوجی شفاخانہ کے ملازمون کو زخمیون کے میدان جنگ سے اٹھالانے وغیرہ کی تعلیم دیتا تھا اسوقت خلاف امید ہوٹل مین وارد ہوا چنانچہ ہمنے اسے اپنے ساتھ کھانے مین شریک کیا۔ بعد فراغت طعام بنی سلامہ ہمارے لیے مکان تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوا اور تھوڑی دیر بعد ہی واپس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ وہ اپنی جستجو مین کامیاب ہوگیا تاہم اسکی مہربانی کی تہ دل سے قدر کرتے ہوے اس کے ساتھ نئی فرودگاہ پہونچے جہان ہمین رات گذارنی تھی۔ بی نے یہان پہونچکر آخری مرتبہ اپنی انگیٹھی دہکائی اور گاز توٹ کے شریک حال ہوکر باہمی مدد سے جہانتک ہوسکا اپنے کپڑے سکھائے لیکن اسپر بھی آخر کار مجبوراً یہی کپڑے پہنے ہوے کمبل کوٹ برسانیان غرض جو کچھہ اُن کے ہاتھ لگا اسے اوڑھکر زمین پر ہی پڑرہے۔ لیکن کچھہ دیر بعد دونون کو جاڑے اور بخار نے آدبایا چنانچہ رات بھر انھین بہت کم نیند آئی مینے بطور حفظ ما تقدم دونون کو دس دس گرین کونین کھلادی تھی۔ اس سے گو بخار نہ رک سکا لیکن اتنا ضرور ہوا کہ وہ ہوپ

نکل آنے پر بیچارے مریضوں کا اعصابی درد اور بخار میں سورج کی رفتار کے ساتھ ساتھ بتدریج تخفیف ہونے لگی میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میرے دونوں رفیق گٹھیا یا کسی اور سخت مرض میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

بنی غردان میں ہمارے قیام کی پہلی رات بہ نسبت ترکی کیمپ یا طرابلس میں عام قیام کے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوئی میرے پاس ایک سفری بستر اور سونے کے لیے ایک بکس موجود تھا بس مجھے تو آرام ملا لیکن میرے رفقا نے بڑی تکلیف اٹھائی چنانچہ ہم نے دوسرے دن لفٹننٹ ڈیسی واکس سے جو ضلع بنی غردان کا فوجی کمانڈنٹ ہے ملاقات کر کے درخواست کی کہ ہمیں جلد زریس روانہ ہو جانے کی اجازت دیجائے۔ لیکن اس مہربان افسر نے جس سے مجھے روانگی طرابلس کے ایام میں تعارف حاصل ہو چکا تھا جواباً کہا کہ زریس پہونچکر جہاز پر سوار ہونا ہمارے لیے تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس قصبہ میں ہیضہ پھوٹ نکلنے کے باعث فوج کے ذریعہ سے لوگوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی تھی اس مایوس کن جواب کے ساتھ افسر موصوف نے براہ عنایت یہ بھی کہا کہ اگر ہم دو دن بنی غردان میں اور قیام کر کے براہ لبس بی نس روانہ ہو جائیں تو اس صورت میں وہ بڑی خوشی سے ایک کمرہ ہمارے قیام کے لیے دیگا۔ ہم نے اس تجویز کو جو سراسر مہربانی پر مبنی تھی سچی شکر گذاری سے منظور کیا۔ زمانہ آئندہ میں جب کبھی میں اس جنگ میں اپنی آوارہ گردی کا خیال اسی اطمینان کے ساتھ کرونگا جو ایک منزل رسیدہ اونٹ کو جگالی کے وقت میسر ہوتا ہے تو مجھے لازمی طور پر ترکی اور فرانسیسی افسروں اور سپاہیوں کی

یکسان عمدہ رفاقت اور بیغرضانہ خوش اخلاقی بار بار یاد آیا کرے گی -
حقیقت یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس نے اہل دنیا سے تنگ آ کر ان کی
نسبت بہت بری رائے قائم کر رکھی ہو مین مشورہ دونگا کہ وہ میرے
نقش قدم پر چلے - مجھے دعوی ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے سخت ترین
نفرت کرنیوالا بھی اس گرمجوشی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیگا جس کا
ذکر مین اوپر کر چکا ہون - قصہ مختصر بینے بنی غردان مین اپنے قیام کو طول
دینا منظور کیا ہمارے عنایت فرما فرانسیسی افسر نے قیام کے لیے کمرہ
دینے کے علاوہ ہمسے باصرار درخواست کی ہم لوگ فرانسیسی افسرون کے
ساتھ جو تعداد مین صرف تین تھے کھانا کھایا کرین ان تین افسرون مین
ایک صاحب تو ڈیسی واکس تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دوسرے صاحب
دومانشیر ڈی کرائیکس اور مانشیر لی کامٹی ڈی بلائس تھے - بنی غردان
جیسے سرحد کے دورافتادہ مقام مین یہ افسر بظاہر وطن سے علیحدگی کا
زیادہ خیال نکرتے تھے بلکہ خوش طبعی سے اپنے فرائض کے انجام دینے
مین مصروف اور کبھی کبھی تفریح طبع کی خاطر غزالہ یا تیتر بٹیر کا شکار
کیا کرتے تھے ابتدا ر جنگ سے بنی غردان کی رونق اور چہل پہل بہت ترقی
کر گئی ہے - کیونکہ صوبہ طرابلس مین داخل ہونے کے جو دو باب ہین
ان مین ایک بنی غردان بھی ہے - چونکہ یہان صرف ایک ہوٹل ہی قائم
ہے لہذا آج کل مسافرون کی کثرت کے باعث ایک ہفتہ مین اسقدر
کام کرنا پڑتا ہے جتنا کہ پہلے کبھی دو ماہ مین میسر ہوتا ہوگا سامان خوراک
بمقدار کثیر اس چھوٹے سے قصبہ سے گذرتا ہوا مشرق کی جانب لیجایا
جاتا تھا لہذا رسد رسانی کا مسئلہ فرانسیسی حکام کی پریشان اور تکلیف کا

باعث ہو رہا تھا - ان افسروں نے خوراک و دیگر ضروریات زندگی کے سرحد پر سے گذرنے کے متعلق بعض اوقات عجیب بے ڈھنگے طریقہ سے کام لیا ہے تمثیلاً عرض کرتا ہوں کہ جب مین سفر واپسی کے اثنا مین یونماش سے روانہ ہو چکا تھا تو بارش کی آمد سے تھوڑی ہی دیر بیشتر مینے ایک بہت بڑا کاروان غلہ سے لدا ہوا پہاڑی پر پہونچکر دیکھا جو باضابطہ سرحد کا کام دیتی ہے - اس کاروان مین بارہ سو چالیس اونٹ موجود تھے - اس سے زیادہ بڑا کاروان مینے کبھی نہین دیکھا تھا اور نہ آئندہ دیکھنے کی کوئی امید ہاز یہی تعزوان مین اس کاروان کو دو ہفتہ سے زیادہ روکدیا گیا اور پھر دفعتاً روانگی معہ بار غلہ کے جو تخمیناً ڈیڑھ سو ٹن تھا طرابلس کی اجازت دیدی گئی مین نہین چاہتا کہ اس نازک مسئلہ پر کوئی طولانی بحث کرون ہان البتہ یہ ضرور عرض کرون گا کہ قانون اسباب ممنوعہ جنگ جسے مدت سے عمل ورواج نے قائم کر رکھا ہے بہت سہل و آسان ہے مثلاً سامان خوراک کا جنگجویون کے نام بھیجا جانا ممنوع ہے لیکن اگر اشیا خورد و نوش کسی ملک مین بحالت جنگ ایسے سوداگرون کے نام بھیجی جائین جنسے عام آبادی کو ایسی اشیاء کی دستیابی کا موقعہ ملے تو اس صورت مین قانون سامان ممنوعہ جنگ کی کوئی خلاف ورزی نہین ہوسکتی - گو مین یہ بیان کرنے کے لیے تیار نہین ہون کہ ہمین راستہ مین غلہ کے جو کاروان ملے تھے ان کی اصلی منزل مقصود کون جگہ تھی تاہم یہ ظاہر ہے کہ صوبہ طرابلس مین ہر وقت لکھوکھا غیر جنگجو موجود رہتے ہین موجودہ حالت مین تمام عرب جنگ نہین کر رہے ہین بلکہ بہت کم علاوہ ازین عورتون بچون اور بوڑھون کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی موجود ہے جو محض بدینوجہ فاقہ کشی کے لیے چھوڑی نہین جاسکتی

اگر ایک غیر قوم نے ان کو تمام رسد سے محروم کر رکھا ہے جو سمندر سے پہونچائی جا سکتی ہے صوبہ ٹیونس سے شہر طرابلس کو ایسے جہازات روانہ ہو رہے ہین جن مین گوسفند یا گوشت کی ایک معقول تعداد یا مقدار بھیجی جاتی ہے. کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے بھی قیاس کر سکتا ہے کہ یہ سامان خوراک شہر طرابلس مین صرف ان لوگون کے لیے مخصوص کر دیا جائیگا جو غیر جنگجو ہین ؟ ـ بظاہر کوئی معقول شکایت اندرون ملک مین غلہ نہ بھیجے جانے کے متعلق اٹلی کو اسوقت تک پیدا نہین ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنی محصور فوجون کے لیے طرابلسی قصبات مین غیر ممالک کے بندرگاہون سے اسباب منگوا رہی ہے۔

اونٹون کا وہ بڑا کاروان جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایسے وقت بنی غردان سے روانہ ہوا تھا کہ اپنے سفر کا وہ حصہ جو اطالوی توپون کی زد مین تھا تاریکی شب مین طے کر لیا جاوے غالبا اطالوی جاسوسون نے کاروان کے روکے جانے اور عنقریب اسکو اجازت روانگی کے ملنے کی اطلاع اپنی ساحلی فوج کو دیدی تھی چنانچہ دو جنگی جہاز اس کاروان کے انتظار مین بلاشبہ ساحل پر موجود تھے تاکہ دو ہزار گز کے فاصلہ سے ایک دفعہ اور اپنی قادر اندازی کا امتحان کرین۔ بحالیکہ مطلع صاف ہوا اور چاندنی مین سرچ لائٹ کی مدد سے یہ قافلہ تھوڑا بہت دکھائی دے۔ جو لوگ اس کاروان کے نگران تھے وہ اس امر کے ذمہ وار تھے کہ اطالوی گولہ باری سے کاروان کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ یہ بہت ممکن تھا کہ ایک دور دراز راستہ سے یہ لوگ گولہ باری کے خطرہ سے محفوظ ہو کر طرابلس مین اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائین لیکن

ان کے دلون مین کوئی اندیشہ خشکی مین اطالوی فوج سے مڈبھیڑ کا معلوم نہ ہوتا تھا۔ اس بڑے کاروان کے شتربانون کو جو طرابلس سے صوبہ ٹیونس مین داخل ہوئے تھے اپنے تمام اسلحہ شوشہ مین باضابطہ داخل کرنے پڑے تھے چنانچہ جس کمرہ مین یہ اسلحہ رکھے تھے وہ ایک فوجی عجائب خانہ کیطرح گذشتہ زمانہ کی عجیب وغریب بندوقون اور زمانہ حال کی چند رائفلون سے پُر ہوگیا تھا واپسی پر ان شتربانون نے جو تعداد مین کم ازکم بارہ سو تھے اپنے اسلحہ واپس حاصل کرکے مسلح ہوگئے بس اس طرح یہ تعداد بزدل اطالیون کی خشکی پہ اُترنیوالی فوج کی مدافعت کے لئے کافی سے زیادہ معلوم ہوتی تھی۔

جسوقت بی میدان جنگ کو عجیب وغریب طرح سفر کرتا ہوا اپنی غردان مین پہونچا تو ایک مرفہ الحال عرب نے اس کے ساتھ بڑی کشادہ دلی و مہمان نوازی کا برتاؤ کیا تہا یہ عرب اُس قصبہ کے اطراف وجوانب مین ایک بڑی جائداد کا مالک تھا لیکن جب مینے اس شخص کا پتہ لگانا چاہا تاکہ بی اُس سے ملکر ایک دفعہ اور شکریہ ادا کرے تو مجھے معلوم ہوا کہ اُسکو گرفتار کرکے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا۔ بظاہر اس پر ایک ایسے جرم کا الزام لگایا تھا جس کی کوئی شرح معین نہین ہوسکتی البتہ قیاس چاہتا ہے کہ وہ سرحد کے پرے ممنوع سامان جنگ کے بھیجنے مین مشتبہ تھا۔ گو مجھے اسکے مقدمے کے حالات ٹھیک معلوم نہین ہوئے اور گو مین اس امر سے بھی خوب واقف ہون کہ جو شخص کوئی خطرناک کھیل کھیلے تو پہلے ہی اُسے خطرہ برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے تاہم مجھے ایک ناگوار تعجب اس علم سے محسوس ہوا کہ ایک تعلیم یافتہ وذی حیثیت عرب

کسیقدر سیاسی جرم کی خلاف ورزی کے باعث معمولی مزدورون کی طرح سڑکون وغیرہ پر محنت کرنے کے لیے مجبور کیا جاوے مجھے ایسے اشخاص سے جو بظاہر واقعات سے آگاہ اور راست گو دکھائی دیتے تھے معلوم ہوا کہ بنی غردان جیسے ملحقات مین جہان فوجی قانون جاری ہے عرب لوگ بالکل فوجی حکام پر چھوڑ دیے گئے ہین چنانچہ کوئی باقاعدہ مرافعہ کسی سزا کے خلاف خواہ وہ کیسی ہی نامناسب اور حد سے بڑھی ہوئی کیون نہو دائر نہین ہو سکتا ہے مجھے بعد مین یہ بھی مسموع ہوا کہ اس عرب امیر کو جس طرح یکایک بلا معقول تحقیقات کے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا اسی طرح دفعتاً بلا کسی اظہار وجہ کے رہا کر دیا گیا۔ جو کچھہ مینے سنا ہے اُس کی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ فرانس کے لیے اخلاقی نقطہ خیال سے علاوہ ہو کر بھی مناسب و سودمند معلوم ہوتا ہے کہ ٹیونسی باشندون کے مقدمات کی مختصر طریقہ کارروائی پر پورا غور و خوض کرکے ضروری اصلاحین عمل مین لائی جائین۔ عربون مین خود مختارانہ فیصلون اور غیر منصفانہ سزاؤن کی حکایات کے باعث جو اُن کے ہم مذہبون پر عائد کیے گئے ہین فرانس کے برخلاف تلخ ترین دشمنی پھیل رہی ہے۔

بنی غردان کی ساری سرزمین مین جاسوسی کی بدبو پھیلی ہوئی محسوس ہوتی تھی مجھسے مختلف لوگون نے بیان کیا کہ فلان فلان اشخاص جاسوس ہین لیکن جن لوگون کے متعلق جاسوسی کی افواہ مشہور تھی وہ اور آدمیون کو اس خدمت مین ملوث ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے یہان مینے ایک عجیب بات یہ دیکھی کہ طعن کے طور پر عرب لوگون نے بعض الفاظ کے معنی بالکل برعکس قرار دے رکھے ہین مثلاً دغا باز کو صادق یا وفادار

کو ئلہ کو عربیعیہ یعنی سفید وغیرہ وغیرہ ایسے الفاظ ہین جو آج کل بنی غردان مین
بکثرت برعکس مفہوم مین استعمال کئے جاتے ہین ہمنے ہوٹل مین آخری دفعہ
ناشتہ کھانے کے وقت ایک شخص کو دیکھا جو میلی کچیلی وضع مین ایک چھوٹی
سی برجیس اور چھوٹے سے کوٹ مین ملبوس اور خاکی رنگ کی پٹیان باندھے
ہوئے تھا یہ یار وضع شخص جس کی نسبت مجھے پہلے ہی سے اطالوی جاسوس
ہونے کی اطلاع تھی بڑا لسان تھا چنانچہ اس سے پیچھا چھڑانے مین دقت
محسوس ہوئی گو اثنا ر گفتگو مین اس شخص نے اپنے آپ کو مالٹا کا باشندہ
ظاہر کرکے فخریہ بیان کیا کہ تواریخ مین کوئی مثال اس وفادار ملک کے کسی
ایسے باشندے کی نہین پائی جاتی ہے جس نے برٹش شہریت ترک کردی ہو
تاہم اس شخص کا ہر ایک دیکھنے والا سمجھ سکتا تھا کہ ایسے لسان آدمی کو
پولیٹکل خیالات تبدیل کرانے کی خاطر کوئی بہت بڑی رقم دینے کی ضرورت
نہین ہوتی ہے۔

بنی غردان سے روانہ ہوکر ہمنے وہ راستہ ترک کردیا جدھر سے مین اس سے
پہلے سفر مین سرحد پہونچا تھا یس اس صورت سے سفاکس پہونچکر لسائی ہی
سے براہ سمندر حسب مشورہ فرانسیسی کمانڈنٹ روانگی کا ارادہ کیا اس اہتمام
سے راستہ مین روکے جانے کا کوئی اندیشہ نہ تھا بنی غردان سے مغرب
کی جانب معمولی مسافر گاڑیون مین سفر کرنا بہت تکلیف کا باعث ہوتا
ہے۔ یہ مسافر گاڑیان جو جنوبی ٹیونس مین عام طور سے رائج ہین بھدی
وضع کی ہوتی ہین ان مین بڑے بڑے پہیے لگے ہوتے ہین اور خچر جوتے
جاتے ہین۔ گو یہ گاڑیان اسباب لادنے کے لیے نہایت کارآمد و
موزون ہین۔ تاہم کمانی دار نہ ہونے کے باعث مسافرون کو ہچکولون سے

ناقابل برداشت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اور اگر کوئی مسافر ایسی حالت میں اونگھ رہا ہو تو زمین پر آ رہنے یا پہیے میں لپٹ کر کچل جانیکا خطرہ بعید از قیاس نہیں علاوہ ازیں ندیں سے جو مسافر گاڑیاں رات کے وقت روانہ ہوتی ہیں اُن میں ہوا کی آمد و رفت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اس مسافت کو بذریعہ موٹر کار طے کرے تو اس کا کرایہ بہت گران ہے۔ ان تمام دقتوں کے مقابلہ میں یہی بہتر ہے کہ لسبائی بنش سے سفاکس تک صرف ۱۳ فرانک کرایہ دیکر براہ سمندر جہازی راستہ ۹ گھنٹے میں طے کر لیا جائے۔

۴ جنوری کو بی اور میں اپنا اپنا اسباب ایک خچری گاڑی میں لادھکر پیدل لسبائی بنش کو روانہ ہو گئے گاز لوٹ ہمارے ساتھ شریک سفر نہو سکا کیونکہ بنی غردان میں اسے بعض کاشتکاری کی آمد کا انتظار تھا تاہم وہ بھی سامان ہمارے ساتھ آبادی کے کنارے تک الوداع کہنے کی غرض سے آئے تھے۔ مجھے حقیقت میں اس پولینڈ کے دوست سے جدا ہونیکا افسوس ہوا کیونکہ اس کی رفاقت نے میرے سفر واپسی کو بہت خوش گذران بنا دیا تھا بہرحال مجھے اُمید تھی کہ گاز لوٹ سے تیونس میں ملاقات کرنیکا موقعہ ملیگا۔ بنی گردان سے مرصد فرصہ تک صرف نو کیلو میٹر کا فاصلہ ہیں ہمیں پیدل طے کرنا تھا اور مجھ جیسے شخص کے لیے جس نے بسا اوقات دن بھر میں سے پچاس کیلو میٹر تک سفر کیا تھا یہ مختصر فاصلہ خاصی تفریح تھی۔ مرصد پہنچکر دیکھا کہ یہاں صرف ایک محصول خانہ اور ایک عمارت بندرگاہ کی موجود ہے۔ یہ مقام ایک سیع بحری جھیل کے جنوب میں واقع ہے جس کا عمق نہایت کم اور جو ہشتم قسم کی مچھلیوں سے معمورہ ہے

بانشہمین جو جہازران کمپنی کا ایک خلیق ایجنٹ ہے ہماری آمد کے تھوڑی دیر بعد ہی اسجگہ وارد ہوا زیادہ توقف کیے بغیر ہم دونوں بانشہمین کیساتھ ایک کشتی پر سوار ہوکر لسبائی بنس روانہ ہو گئے۔ پانی پرکشتی کی تیز روانی اور ہوا کی موافقت سے اس کی رفتار کو حواب آور و تسکین دہ بنا دیا اور سورج کی حرارت جون جون وہ بلند ہوتا جارہا تھا بڑی خوشگوار معلوم ہوتی تھی ہم کشتی مین سفر کرتے ہوئے ایک گھنٹے مین لسبائی بنس پہونچ گئے۔ یہ پر فضا مقام ایک تنہا جزیرہ کی شکل مین جو تنگ کھاڑیون کے باعث دولانبی چٹانون کی قطار سے پیدا ہوئی ہے واقع ہے یہ چٹانین زمین سے نکلتی ہوئی دونون جانب پھیلی ہوئی ہین چنانچہ سمندر کو ایک جھیل کی شکل مین گھیر رکھا ہے۔ یہان بانشہمین جہازرانی اور ماہی گیری کی حیثیت سے با اختیارات کامل سکونت رکھتے تھے چند عرب بھی جنھون نے ماہی گیری کے وسیع کاروبار کا ٹھیکہ گورنمنٹ فرانس سے لے رکھا تھا یہین بود و باش رکھتے تھے۔ یہان سمندر مین مختلف سمتون مین لکڑی وغیرہ کے انبار ایسے مقامات مین قائم کیے گئے ہین جہان کی گہرائی نہایت کم تھی اور اس سے مقصد یہ ہے کہ پانی کاٹ کر مچھلیون کو ایسی جگہ پہونچا دیا جائے جہان سے بآسانی پکڑی جا سکین ان انبارون پر سیکڑون ماہی خوار پرند موجود تھے جنھین بظاہر سمندر سے اپنا ٹکس وصول کرنے مین کسی طرح منع نہین کیا جاتا تھا۔ لسبائی بنس کے مغربی کنارہ پر مینے ایک بربادشدہ ہسپانوی قلعہ کے آثار موقعہ بہ پہونچکر دیکھے اس قلعہ کی دیوارون اور چبوترہ سے باوجود شکست و ریخت ظاہر ہوتا تھا کہ یہ عمارت فوجی استحکام کی نظر سے ایسی اعلی درجہ کی ہے

کہ غاریان کے دیکھنے کے بعد سے ایسی فوجی عمارت اور کہیں منظر نہیں آئی
اس قلعہ پر تین پرانی توپیں بھی دیکھیں جو قلعہ کی گذشتہ عظمت کی یادگار ہیں
مانشیر یمن اپنی تنہائی کا کچھ زیادہ شاکی دکھائی نہیں دیتا تھا علاوہ تین
کتوں کے ایک عمدہ کتب خانہ بھی مانشیر موصوف کی تنہائی کو خوش گذرا
بنانے کے لئے موجود تھا گو یہ صحیح ہے کہ کتابیں انسان کی اس
خواہش کو پوری نہیں کر سکتیں جو اس کے دل میں بالطبع اپنے ہمصروں
سے میل جول قائم کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہے تاہم تنہائی کی تکلیف مطالعہ
کتب سے کسقدر کم ضرور ہو جاتی ہے۔ مانشیرین کے کتب خانہ میں میز پر
میں نے کارن ٹوی اریچ کے فری کے دل خوش کن ظرافت آمیز نقاشی کے
نمونہ پائے الغرض ۱۰ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک ہم نے سالی بنس میں بڑی
تفریح سے جہاز کی آمد کے انتظار میں اپنا وقت گذارا آخرکار ایک چھوٹا اسٹیمر
آیا اور اس ٹاپو سے کشتی کی ایک گھنٹہ کی مسافت پر لنگر انداز ہوا کیونکہ اس جگہ
سمندر کی گہرائی بہت کم ہے چنانچہ ہم ایک کشتی پر سوار ہو کر جہاز پر جا پہنچے
جو بہت دیر قیام کرنے کے بعد چاندنی رات میں روانہ ہوا اسوقت وہ خوبصورت
دلدل جسمیں سے ہم گذر رہے تھے ہم پر بہت مہربان تھی۔ اس جہاز میں
ایک سپاہی سلنے سے اپنی رجمنٹ میں شریک ہونے کے لئے سفر کر رہا
تھا مجھسے بیان کیا کہ وہ بنی عروان سے کسقدر تنگ آگیا تھا بلکہ منظر
کی خوبصورتی سے جرأت پا کر یہ بھی کہہ بیٹھا کہ وہ کسقدر خوشی سے ٹیونس
پہونچکر اپنی منگیتر سے ملاقات کریگا۔ ہارریس کی طرح یہ شخص
بھی کسی پیاری دل لبھانے اور مسکرانے والی معشوقہ کے خیالات
میں غوطہ زنی کر رہا تھا۔

مین زرزیس جو ایک خوبصورت مقام ہے نہ جا سکا کیونکہ یہان سمندر کی گہرائی اسقدر کم ہے کہ خشکی سے ایک میل سے کم فاصلہ پر جہاز پہونچ نہین سکتا۔ علاوہ ازین یہ چھوٹا سا قصبہ فی الحال ہیضہ کے باعث ممنوع الدخل قرار دیدیا گیا تھا زرزیس کے بعد جہاز نے دجیربہ مین قیام کیا تاریکی شب کے باعث مین اسکے مقام کو بھی نہ دیکھ سکا۔ یہ دجیربہ وہی جزیرہ ہے جس مین ہومر نے اپنے خیالی کنول خور قائم کر رکھے تھے اور اس مشہور شاعر کے بعد بلبی نے بھی اس مقام کی مدح سرائی کی تھی۔ اس وقت رات کی تاریکی مین جہاز کی چھت پر سے دجیربہ دُھندلا دکھائی دے رہا تھا مجھے افسوس ہے کہ مینے قبل از وقت دلدل کو اہل جہاز کے لیے مہربان کیون ظاہر کیا۔؟ ان پایاب مقامات نے جنھین طوفان نے پیدا کر دیا تھا ہمارے جہاز کو اسقدر پریشان کرنا شروع کیا کہ اُن مسافرونکو بھی کھانا کھانا دوبھر ہوگیا جو جہازی سفر کے بہت زیادہ عادی تھے۔

اِسموقعہ پر مین کھانیکا مختصر حال بیان کرنا چاہتا ہون گو اس ادنی درجے کے جہاز مین رکھیرین باورچی خانہ وغیرہ غرض کوئی آرام دہ یا مروجہ چیز موجود تھی تاہم اس چارسوٹن وزنی جیسے حقیر جہاز کے کھانے کی فہرست لیکر اُس کا دوپہر یا رات کے کھانے سے مقابلہ کیجیے جو ہملوگون کو انگلش چینل کے تیز رفتار جہازون مین ملتا ہے تو دونون مین بہت بڑا فرق پایا جائیگا کیونکہ ہمین یہانکا کھانا علاوہ در حقیقت بہت اچھا تھا اور بڑے تکلف سے چنا گیا تھا ایک خوبصورت صاف میز پوش میز پر بچھا ہوا تھا جس پر نایکبین سُرخ و سفید شراب کی بوتلین عمدہ قہوہ اعلی درجہ کی نارنگیان انجیر اخروٹ کے علاوہ چھ قسم کا لذیذ کھانا موجود تھا ہماری باعظمت قوم در حقیقت

عمدہ خوراک تیار کرنے مین اور اقوام سے گری ہوئی ہے۔ جب کبھی مین
فرانسیسی کھانا خواہ وہ معمولی درجہ کا ہی کیون نہو کھاتا ہون تو مجھے
بے اختیار یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان مین مسافرون کے کھانیکا
انتظام کسقدر افسوس کے قابل ہے جنکو میز پوشون پر دہبون اور غذا کے
ریزون سے واسطہ رکہنا پڑتا ہے علاوہ ازین نا پکنون کا پتہ نہین ہوتا۔
گوشت بُری طرح پکایا جاتا ہے۔ اُبلے ہوے آلو کے ٹکڑے شلغم اور سیاہ تلخ چاے یہ اشیا خورد و
نوش کسی طرح بھی مرغوب طبع نہین ہوسکتین خصوصًا وہ چیز جسکو انگلستان
مین ریل کی ملازمہ مستورات براہ قدر افزائی قہوہ کہتی ہین مجھے تعجب ہوتا ہے
کہ برٹش عوام الناس کس طرح اپنے ملک مین ریلوے ہوٹلون اور جہاز کے کمرون
مین خوراک کے نامعقول اہتمام کو چپ چاپ برداشت کرتے ہین گو یہ ممکن
ہے کہ میرے ہم ملک اکل و شرب کے موجودہ انتظام کو پسند کرتے ہون
تاہم مجھے یہ دیکھہ کر کچھہ بھی تعجب نہین ہوتا کہ بعض اشخاص صرف ایک
بسکٹ کے ناکافی اور معمولی ذائقہ کے ناشتہ کو جو کی شراب یا ہسکی اور
سوڈے کے ساتھہ تناول کرنا زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اُس غذا کے
جو سفر مین عام طور پر دستیاب ہوتی ہے۔
مینے سفاکس مین بی کی آرام و آسایش کا کچھہ اہتمام کر دیا اس بیچارے
کی آخری درخواست مجھہ سے یہ تھی کہ ہوٹل کے مالک سے کہکر اس کے لیے
تھوڑا سا شوربہ منگوا دون بی فی الحقیقت ایک اچھا آدمی تھا اس نے
وہ کام کیا جس کی انجام دہی کا بہت کم اشخاص خیال کر سکتے اس شخص نے طرح طرح
کی دقتون پر غلبہ پایا تھا خواہ دوسرون کی آمد کے ذریعہ سے یا محض اپنی
زبردست طبیعت کے باعث لیکن جن لوگون نے بی کو مدد دی تھی۔

اونھوں نے اپنے اوپر اسکا غلبہ تسلیم کر لیا تھا چونکہ اس بھلے آدمی کے ارادے
بالکل غیر مستقل اور روزانہ تبدیل ہوا کرتے تھے پس میں خیال نہیں کر سکتا
کہ اس سے آئندہ پھر کبھی ملاقات کا موقع ملیگا بہر حال مجھے وہ خود غرضی
سے پاک کوششیں یاد آتی رہا کریں گی جو اُس سے میری راحت اور آسایش
کی خاطر عمل میں آئی تھیں اور سب سے زیادہ مجھے اس کی قابل تعریف قوت
برداشت و تحمل کا خیال آتا رہیگا خدا کرے کہ وہ ہمیشہ کامیاب اور خوش
وخرم رہے (انشاءاللہ)

ٹیونس میں داخل ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد میں نے اطالوی قونصل سے
ملاقات کی تاکہ شہر طرابلس کو دیکھنے کی اجازت اُس سے حاصل کروں گو میرے
پاس اخبار مانچسٹر گارڈن کی نامہ نگاری کا باضابطہ ثبوت موجود تھا اور میرے پروانہ
راہداری پر برٹش سفیر کی اجازت درج تھی تاہم قونصل مذکور نے ڈیکس پر سے
ایک کاغذ اٹھا کر جواب یہ بیان کیا کہ میرے لئے اطالویوں کے خلاف
مضامین لکھنے کے باعث ایسی اجازت ملنی ناممکن تھی یہ جواب سنکر میں نے
صاف دلی سے اقرار کیا کہ فی الحقیقت میں اطالیں گولہ باری پر جو انھوں نے
غیر محفوظ قصبات اور دیہات پر کی تھی سختی سے نکتہ چینی کر چکا تھا
اور اسی ضمن میں میں نے ترکی سپاہیوں کی قابلیت اور اطالوی افسروں کی
ذاتی جرات کا بھی ذکر کیا تھا اطالین سفیر نے میرے ساتھ
بڑا خوش خلقانہ برتاؤ کیا اور روما سے براہ مہربانی بذریعہ تار یہ دریافت
کرنیکا وعدہ کیا کہ آیا مجھے ممنوع الدخل شہر طرابلس میں داخل ہونے کی
اجازت دیجا سکتی ہے یا نہیں؟ اثناء گفتگو میں قونصل مذکور نے مجھسے
دریافت کیا کہ ایسی حالت میں جبکہ گورنمنٹ برطانیہ

کارویہ اٹلی کی جانب بالکل درست بلکہ ہمدردانہ ہے تو پھر کس طرح اخباروں
کا عام لہجہ اسکے ہموطنوں کی کھلے بندوں مخالفت کر رہا ہے میری طبیعت
چاہتی تھی کہ اُسے مُطلع کروں کہ (لیکن مینے اپنے خیالات اسپر ظاہر نہیں کیے)
ایک لبرل گورنمنٹ میں بھی فارن آفس کے رویہ اور اس پارٹی کے اعلیٰ محسوسات
میں بھی تفاوت پیدا ہو سکتا ہے جسکا ایک ممبر مسند وزارت پر متمکن ہو علاوہ
ازیں انگلستان میں بہ نسبت کسی اور ملک کے وزیر صیغہ خارجہ زیادہ خود مختار
حیثیت رکھتا ہے اسپر کوئی کمیٹی تعلقات خارجہ کے متعلق حکومت نہیں کرتی ہی
چنانچہ وہ اپنے فیصلے خود تیار کرتا اور اُنپر خود عمل درآمد کرتا ہے بغیر اس
امر کے کہ وہ رعایا کے انتخاب کردہ نائبوں سے کوئی مشورہ بھی لے۔ یہاں سینیر
بژوڈتی (اطالوی سفیر) کے عمدہ برتاو کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہوا۔
مجھے پیشتر سے ہی خیال تھا کہ روما سے بذریعہ تار جواب موصول ہوگا وہ مجھے شہر
طرابلس میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا میں ہفتوں اس شہر
سے چند میل کے فاصلہ پر مقیم رہا تھا میرے خیمہ میں اس شہر سے زوردار
سرچ لایٹ کی روشنی پہونچا کرتی تھی اور میری طبیعت چاہا کرتی تھی کہ شہر
مذکور کو اندر سے دیکھوں لیکن مجھے شہر طرابلس دیکھنے کی اجازت نہ ملنے کے باعث
اطالوی افسروں سے کوئی حق بجانب شکایت
پیدا نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ میں ابتداء جنگ
ہی سے ترکوں کے ساتھ پوری ہمدردی
اُس شاندار مدافعت کے ساتھ
رکھتا تھا جو انہوں نے اپنے ملک پر

ایک ناروا جیسی وستیز دکے مقابلہ مین شروع کردی تھی مین بالا پس وپیش اپنے خیالات کا اظہار اُن خطوط مین کرچکا ہون جو مینے مانچسٹر گارڈن کو لکھے تھے۔ اگرمین اطالوی افسرون کی جگہ تعیستات ہوتا تو میرا طرز عمل بھی اُنھین جیسا ہوتا کیونکہ مین معقولیت کے ساتھ یہ امید نہین کرسکتا تھا کہ خرگوش کے ساتھ بھاگتا بھی رہتا اور کتون کے ساتھ شکار بھی کھیلتا رہتا یہ تو صرف سادہ لوح ترک ہی ایک ایسا شخص ہے۔ جو نامہ نگارون بلکہ مشکوک الاعتبار اجنبیون کو بھی اپنے خطوط مدافعت کے ملاحظہ کی اجازت دیدیتا ہے اور علاوہ ازین اُن کے لیے بلا قیمت روٹی اور بلا کرایہ گھوڑے ایسی حالت مین مہیا کرتا ہے جبکہ وہ خود اپنی بیشمار ذاتی دقتون مین گرفتار ہو ہین آخر مین اطالوی محکمہ خبر رسانی کی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتا وہ اطالوی قونصل جس سے مین ملا تھا ملاقات سے قبل ہی میرے متعلق ہر ایک بات سے آگاہ تھا مثلاً یہ کہ مین ترکون کے ساتھ موجود تھا بنی غردان سے گذرا تھا طرابلس پیلس ہوٹل مین مقیم تھا وغیرہ وغیرہ ان سب واقعات کا اُسے علم تھا اس سفیر اور اس کی گورنمنٹ کی خدمت جاسوسون کی ایک بڑی جماعت خوب انجام دے رہی تھی جس مین سے مجھے ایک شخص کی نسبت معلوم تھا کہ وہ دو مہینے پہلے اپنے آپ کو ترکونکا زبردست حامی ظاہر کرتا تھا اور اطالیون کی علانیہ عیب جوئی کیا کرتا تھا۔

میرا دل اس بہادر فوج سے سچی ہمدردی رکھتا ہے جو اپنا تعلق دنیا کی مدد سے قطع ہو جانے کے باوجود بھی ایک کثیر التعداد دشمن

ادہم پاشا کمانڈر طبروق

ALHILAL PRESS.

کے مقابلہ مین مردانگی سے جنگ کر رہی ہے جن دوستون کو مینے اپنے پیچھے میدان جنگ مین چھوڑا ہے اُن سے جنگ کی سلون مزاجیون اور تباہ کن اثرات کے درمیان الوداع کہتا ہون اور امید رکہتا ہون کہ اپنے ترکی میزبانون کا لطف صحبت پُرامن حالات مین پھر کبھی اٹھاؤنگا اور اپنے خدا سے بھی یہی دعا کرتا ہون بہت سے مناظر جنمین سے میرا گذر ترکی اور انگریزی رفقا کے ساتھ ہوا ہے ہمیشہ میرے ذہن مین محفوظ رہینگے۔ اور بعض اوقات سکون اور اطمینان کی حالت مین مجھے خواہش پیدا ہوسکتی ہے کہ مین پھر زوارہ کے جھنڈون مین واپس جاؤن اور ان کھجورون کے درختون پر نظر ڈالون جنپر چاندنی بکھر رہی ہو اور ریت کے ٹیلون سے پرے سمندر کے بہنے کی آواز میرے کانون مین آرہی ہو۔